ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد 25 | جمعۃ المبارک 28 دسمبر 2018ء | 20 ربیع الثانی 1440 ہجری قمری ❁ 28 فتح 1397 ہجری شمسی | شمارہ 52

اللہ کی نظر دلوں پر ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری شکلیں دیکھتا ہے۔ اس کی نظر تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال پر ہوتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ باب تحریم ظلم المسلم)

دنیا کے امن کو قائم رکھنے کے لئے، انسان کو بااخلاق انسان بنانے کے لئے، انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بنانے کے لئے، انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کا حقیقی عبد بنانے کے لئے، عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ پر عمل انتہائی ضروری ہے۔ لیکن اس کے معیار اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتے جب تک کہ اخلاقی اور روحانی قدروں کے معیار بھی بلند نہ کئے جائیں۔ جب تک عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کسی ضابطے اور اصول کے اندر رہتے ہوئے نہ کئے جائیں۔

فحشاء اور مُنکر اور بَغی کے مختلف معانی کا تذکرہ اور اس پہلو سے فحشاء اور مُنکر اور بَغی سے بچنے اور دوسروں کو باز رکھنے کے حکم کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے نہایت دل آویز اور لطیف تفسیر اور احباب جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نہایت اہم نصائح۔

یہ سب برائیاں جب بڑھتی جائیں اور انسان ان کی اصلاح کی کوشش نہ کرے تو وہ بڑھ کر پھر ایسی بدیوں میں داخل ہوجاتی ہیں جو دوسروں کو بھی نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں اور یہ فحشاء میں شامل ہیں۔ مثلاً خیانت ہے۔ چاہے کام میں خیانت ہو یا مال میں خیانت ہو اس کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فحشاء کے بعد مُنکر سے منع فرمایا ہے۔ بے حیائی پیدا ہو تو عدل قائم نہیں ہوتا۔ اور جب اس بے حیائی کو اس حد تک لے جایا جائے کہ وہ مُنکر بن جائے تو ایسی غلط باتوں پر ضد کی جائے اور سچائی کو جھٹلایا جائے تو پھر ایسے شخص یا ایسے گروہ سے احسان کی امید نہیں کی جاسکتی۔ پس مُنکر وہ ہے جو نیکیوں سے دُور ہٹنے والے ہیں۔ نفس ان پر غالب ہے۔ خودغرضی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلانے والے ہیں اور ظلم کے ساتھ جھٹلانے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز اسے فحشاء اور منکر سے نہ روکے وہ اللہ تعالیٰ سے دُوری کے علاوہ کسی چیز میں نہیں بڑھتا۔

اس سال جلسہ میں 38510 افراد شامل ہوئے اور 115 ممالک کی نمائندگی ہے۔ پچھلے سال 114 ممالک کی نمائندگی تھی اور 37393 کی حاضری تھی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 05 اگست 2018ء بروز اتوار امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں اختتامی خطاب

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل:91)۔ یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقربا پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

یہ آیت جو تلاوت کی گئی ہے اس کے پہلے حصہ میں جن اوامر کا ذکر ہے جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ۔ ان کو میں اپنی گزشتہ سالوں کی تقریروں میں مختلف زاویوں سے بیان کر چکا ہوں گو کہ ابھی بھی بڑا وسیع مضمون ہے۔

دنیا کے امن کو قائم رکھنے کے لئے، انسان کو بااخلاق انسان بنانے کے لئے، انسان کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بنانے کے لئے، انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کا حقیقی عبد بنانے کے لئے، عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ پر عمل انتہائی ضروری ہے۔ لیکن اس کے معیار اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتے جب تک کہ اخلاقی اور روحانی قدروں کے معیار بھی بلند نہ کئے جائیں۔ جب تک عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کسی ضابطے اور

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

مورخہ 14 دسمبر تا 20 دسمبر 2018ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گونا گوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁...**14 دسمبر بروز جمعۃ المبارک:** (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں بدری صحابی حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ نیز واقعہ اِفک' پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

❁...**15 دسمبر بروز ہفتہ:** نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں ایک تقریب آمین کو رونق بخشی۔ حضور انور نے تقریب میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے والے 15 بچوں اور 15 بچیوں سے باری باری قرآن مجید کی ایک ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ سنا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

❁...**16 دسمبر بروز اتوار:** آج بھی نمازِ ظہر و عصر کے بعد مسجد فضل میں 15 بچوں اور 15 بچیوں کی تقریبِ آمین منعقد ہوئی۔ حضورِ انور نے تمام بچوں سے قرآن کریم کی ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ سنا۔ تقریب کے آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(بقیہ صفحہ 08 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁...خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 دسمبر 2018ء
❁...حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یوکے 2018ء سے اختتامی خطاب
❁...ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض
❁...حضورِ انور کا دورۂ امریکہ، اکتوبر، نومبر 2018ء
❁...شعائر اللہ اور شعائرِ اسلامی (عدالتی فیصلہ کا تجزیہ)
❁...سالِ نَو کا آغاز محاسبہ نفس سے کریں
❁...یادیں جلسہ سالانہ ربوہ کی
❁...قطعہ، عالمی جماعتی خبریں، الفضل ڈائجسٹ، شیڈیول ایم ٹی اے و دیگر

شعائر اللہ اور شعائرِ اسلامی

عدالتی فیصلے اور حقائق

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

کچھ ماہ قبل اسلام آباد ہائیکورٹ کے برطرف ہونے والے جج شوکت عزیز صدیقی صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک فیصلہ سنایا تھا۔ اس تفصیلی عدالتی فیصلے میں بہت سے تاریخی امور کا بھی ذکر تھا۔ ان کا تجزیہ پہلے الفضل انٹرنیشنل میں تیرہ اقساط میں شائع ہو چکا ہے۔ اس فیصلہ میں درج چند امور اسلام کے مخالفین کو مذہبِ فطرت 'اسلام' کے خلاف ناحق طور پر بہت سا 'مصالحہ' فراہم کرنے کے مترادف ہوگا جس کو پھر یہ طبقہ اپنی اسلام مخالف مہم میں استعمال کرسکتا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں حقائق کا جاننا اور ایسے امور کی مدلّل تردید کرنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔

اس عدالتی فیصلہ میں ایک اور پہلو کو بہت نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ احمدی شعائر اللہ یا شعائرِ اسلام استعمال کرتے ہیں اور اس طرح ان شعائر کی نہ صرف توہین ہوتی ہے بلکہ مسلمانوں کی دل آزاری بھی ہوتی ہے اور آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ فیصلہ کے اس پہلو کا تجزیہ کرنے سے پہلے یہ بات واضح کر دینا ضروری محسوس ہوتا ہے کہ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اسی لئے 'شعائر اللہ' اور 'شعائر اسلامی' کا ادب واحترام کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

اس عدالتی فیصلہ میں پہلے اس بارہ میں ماہرین کی آراء درج کی گئی ہیں اور جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کے اپنے تبصرے موجود ہیں۔ سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ اس معاملے میں عدالتی ماہرین کی جانب سے پیش کی جانے والی آراء کیا ہیں؟

عدالتی ماہرین کی آراء اور سابقہ عدالتی فیصلے

اس فیصلہ کے صفحہ 19 پر حافظ حسین احمد مدنی صاحب کی یہ رائے درج ہے کہ شعائر اللہ جو اسلام کی علامات ہیں ان کا احترام اور ان کی حفاظت ضروری ہے۔ قرآنِ کریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، اجماعِ صحابہ اور شروطِ عمریہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر مسلموں کو شعائر اللہ کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ شعائر اللہ کو غیر مسلموں کی دست برد سے بچائے اور احمدیوں کو تو بالکل شعائر اللہ کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ حسین مدنی صاحب نے یہاں کسی آیتِ قرآنی، حدیث یا صحابہ کے اجماع کا کوئی حوالہ پیش نہیں کیا۔ اسی طرح صفحہ 26 پر لکھا ہے کہ محمد حسین خلیل خیل صاحب نے بھی اس رائے کا اظہار کیا کہ غیر مسلموں کا مسلمانوں سے امتیاز بہت سی وجوہات کی بنا پر ضروری ہے۔ ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ تا کہ شعائر اللہ کے معاملے میں شریعت کی ہدایات پر عمل کیا جاسکے۔

اسی طرح صفحہ 85 پر ایک گذشتہ فیصلہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جب 1989ء میں اُس وقت کی پنجاب حکومت نے جماعتِ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات پر پابندی لگادی تو اُسے عدالت میں چیلنج کیا گیا۔ یہ مقدمہ Mirza Khurshid Ahmad and another Vs. Government of Punjab, Etc. (PLD 1992 Lahore 1) کے نام سے معروف ہے۔ اس مقدمہ پر آنے والے فیصلہ کے ایک حصے کا حوالہ اسلام آباد ہائیکورٹ کے عدالتی فیصلہ میں بھی دیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ یوں تو آئین میں اپنے مذہب کے اظہار اور اس پر عمل کرنے کی سب کو اجازت ہے لیکن مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور شعائرِ اسلام استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح صفحہ 88 اور 89 پر ایک اور عدالتی فیصلہ کا حوالہ دیا گیا ہے جو کہ پاکستان سپریم کورٹ کی جانب سے سنایا جانے والا ایک اکثریتی فیصلہ ہے۔ اور یہ فیصلہ پاکستان کی سپریم کورٹ کی جانب سے جنرل ضیاء صاحب کے جماعتِ احمدیہ کے خلاف نافذ کئے جانے والے بدنام زمانہ آرڈیننس 20 کو چیلنج کرنے پر سنایا گیا تھا۔ اس فیصلہ میں لکھا گیا تھا کہ احمدیوں کی طرف سے شعائرِ اسلام کے استعمال پر اصرار کیا جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ قادیانی جان بوجھ کر ایسا دوسروں کو دھوکہ دینے کے لئے کرتے ہیں۔ اس فیصلہ میں جسٹس عبدالقدیر چوہدری صاحب نے لکھا کہ قادیانیوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ شعائرِ اسلام کا استعمال کریں کیونکہ ان کا استعمال مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے۔ جسٹس عبدالقدیر چوہدری صاحب اس سے بھی ایک قدم آگے جا کر لکھتے ہیں:

"Again, if the appellants or their community have no designs to deceive, why do not they coin their own epithets etc.? Do not they realise that relying on the'Shaairs' and other exclusive signs, marks and practices of other religions will betray the hollowness of their own religion. It may mean in that event that their new religion cannot progress or expand on its own strength, worth and merit but has to rely on deception." (page 89 & 90)

ترجمہ: اگر درخواست گزار اور ان کے گروہ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو دھوکہ دیں وہ اپنے خطابات وضع کیوں نہیں کر لیتے۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ دوسرے مذاہب کے شعائر، علامات، نشانات اور طریقوں کو اپنانے سے ان کے اپنے مذہب کا کھوکلا پن ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا تو یہ مطلب نکل سکتا ہے کہ ان کے مذہب میں اپنے طور پر ترقی کرنے اور پھیلنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

عدالتی فیصلہ میں شعائر اللہ کی تعریف

اس ساری بحث کے بعد غالباً معزول جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کو یہ خیال آیا کہ یہ وضاحت تو ہوئی ہی نہیں کہ آخر شعائر اللہ یا شعائرِ اسلام کہتے کسے ہیں؟ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے انہوں نے مختلف مفسرین کے اقتباسات درج کئے ہیں۔ لیکن یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ انہوں نے سارے حوالے دورِ حاضر کے مفسرین کے پیش کئے ہیں۔ مثلاً جسٹس تقی عثمانی صاحب نے شعائر اللہ کا مطلب یہ بیان کیا کہ اس سے مراد شریعت کے وہ اظہار ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لازمی قرار دیا ہے۔ مثلاً حج کی ادائیگی کے لئے جن مقدّس مقامات پر جانا پڑتا ہے وہ شعائر اللہ ہیں۔ صلاح الدین یوسف صاحب نے شعائر اللہ کی یہ تعریف کی کہ اسلام کے وہ نمایاں اور منفرد احکامات جن کی وجہ سے مسلمانوں کا علیحدہ تشخص قائم ہوتا ہے۔ اسحاق مدنی صاحب نے یہ تعریف کی کہ اسلام کا ہر وہ حکم جسے اسلام کی علامت سمجھا جائے شعائر اللہ میں شمار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے لکھا کہ ہر وہ چیز جس سے اللہ کی یاد آئے شعائر اللہ ہے۔ اسی لئے صفا، مروہ اور بیت اللہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ حافظ عبدالسلام بٹالوی شعائر اللہ کی یہ تعریف کرتے ہیں کہ ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت کا عرفان پیدا کرنے کے لئے قائم کیا ہے شعائر اللہ کہلاتی ہے۔ جسٹس پیر کرم شاہ نے شعائر اللہ کی یہ تعریف کی کہ ہر وہ چیز جو کہ غلط اور صحیح میں فرق کرتی ہے شعائر اللہ کہلاتی ہے۔ (عدالتی فیصلہ صفحہ 130–133)

یہ ظاہر ہے کہ خود اس دور کے علماء بھی اس بات پر متفق نہیں ہیں کہ آخر شعائر اللہ کہتے کسے ہیں۔ آخری تین تعریفوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک شعائر اللہ سے مراد اسلام کی کوئی منفرد علامات نہیں ہیں بلکہ ہر وہ چیز جس سے اللہ کی یاد آئے یا صحیح اور غلط کا فرق ہو شعائر اللہ کہلاتی ہے۔ شوکت عزیز صدیقی صاحب نے اپنے مؤقف میں وزن پیدا کرنے کے لئے اس اصطلاح کی بہت سی تعریفیں درج کیں لیکن اسی رَو میں اپنے مؤقف کے خلاف ہی دلائل دے گئے۔ کیونکہ ان کے درج کئے گئے دلائل کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ یہ شعائر اسلام کی انفرادی علامات کی حیثیت رکھتے ہیں اور کسی اَور مذہب سے وابستہ شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ انہیں استعمال کرے۔

قرآنِ کریم میں شعائر اللہ کا ذکر

ان تعریفوں کو درج کرنے سے قبل اس عدالتی فیصلہ میں قرآنِ کریم کی وہ آیاتِ کریمہ درج کی گئی ہیں جن میں شعائر اللہ کا ذکر ہے اور صفحہ 129 پر یہ تنبیہ درج ہے کہ قرآنِ کریم میں ان شعائر اللہ کے احترام کا حکم دیا گیا ہے اور اگر اس بارے میں کوتاہی کی جائے تو نہ صرف ذاتی سطح پر بلکہ اجتماعی سطح پر بھی خدا کا قہر آسکتا ہے۔

اس عدالتی فیصلہ میں جو آراء درج ہیں، ان کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد کوئی رائے ظاہر کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ یہ جائزہ لیا جائے کہ اسلامی قوانین کی سب سے بڑی بنیاد یعنی قرآنِ کریم شعائرِ اسلام یا شعائر اللہ کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اور جیسا کہ اس مضمون کے آغاز میں Amicus Curiae یعنی حافظ حسین مدنی صاحب کی رائے درج کی جاچکی ہے کہ قرآنِ کریم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غیر مسلموں کو شعائر اللہ کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس بارے میں عرض ہے کہ شعائرِ اسلام کے الفاظ تو قرآنِ کریم میں کہیں مذکور نہیں۔ البتہ مندرجہ ذیل آیات میں 'شعائر اللہ' کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔

1-إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا (البقرۃ:159)

ترجمہ: یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔

2-يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا (المائدۃ:3)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اپنے ربّ کی طرف سے فضل اور رضوان کی تمنا رکھتے ہوئے حرمت والے گھر کا قصد کر چکے ہوں۔

3-ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (الحج:33)

ترجمہ: یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

4-وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ (الحج:37)

ترجمہ: اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔

یہ ہیں وہ آیاتِ کریمہ جن میں شعائر اللہ کا ذکر ہے۔ ان آیات میں صفا اور مروہ، حرمت والے مہینوں اور قربانی کے اونٹوں کو شعائر اللہ میں شامل کیا گیا ہے۔ اور ان سب شعائر اللہ کا تعلق حجِ بیت اللہ کے مناسک سے ہے۔ اور ان کی عظمت کا ذکر ہے۔ ان آیات میں یہ کہیں ذکر نہیں کہ ان شعائر اللہ کا اسلام سے پہلے کوئی وجود نہیں تھا۔ سورۃ المائدۃ میں ایمان لانے والوں کو حکم ہے کہ تم ان کی بے حرمتی نہ کرو۔ جیسا کہ ذکر ہے کہ صفا اور مروہ اور قربانی کے جانوروں اور حرمت والے مہینوں کو شعائر اللہ میں قرار دیا گیا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ان شعائر کا احترام اسلام کی آمد سے قبل ہی عرب میں موجود تھا۔ وہ قربانی کے جانوروں کو حج کے موقع پر مکہ لے کر جاتے اور ان کے گلے میں پٹا ڈال دیتے تھے اور پھر کوئی غیر بھی ان جانوروں کو کچھ نہیں کہتا تھا۔ اسی طرح صفا مروہ کے گرد "سعی" یعنی ان کے چکر لگانے کا بھی عرب میں اسلام کی آمد سے قبل رواج تھا۔ اور ان میں یہ رواج حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے چلے آرہے تھے۔ یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسلام کی آمد کے بعد مشرکین یہ اعتراض کرتے کہ یہ تو ہمارے شعائر ہیں اور اسلام کی آمد سے قبل ہی صدیوں سے ہم ان پر عمل کر رہے تھے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے علیحدہ شعائر بنائیں اور ہماری رسومات پر عمل نہ کریں اور ہمارے شعائر کی بے حرمتی نہ کریں تو کیا وہ حق بجانب ہوتے؟ مخالفینِ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اکثر وہ مؤقف اپنا لیتے ہیں جو کہ خود اسلام پر اعتراض پیدا کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ اگر مخالفین احمدیت کے نظریات کی طرف دیکھیں تو ان کی رو سے یہی نتیجہ نکلے گا کہ مشرکینِ مکہ مسلمانوں پر ان مظالم کو ڈھانے کا حق رکھتے تھے کیونکہ مسلمان ان کے قدیمی شعائر کو استعمال کر رہے تھے اور مشرکین کی اکثریت کو غصہ دلا رہے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی انصاف پسند اس موقف کی حمایت نہیں کرسکتا۔

(تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی جلد 2 ناشر فقہ الحدیث پبلیکیشنز مارچ 2009ء ص 332 + تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ از مولانا محمد جونا گڑھی جلد 1 ناشر فقہ الحدیث پبلیکیشنز مارچ 2009 ص 324 تا 327)

بحث یہ تھی کہ اذان، علیہ السلام، رضی اللہ عنہ، صحابہ، خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین جیسی اصطلاحات شعائر اللہ ہیں اور قرآنِ کریم کا یہ حکم ہے کہ شعائر اللہ کو غیر مسلموں کی دست برد سے بچاؤ۔ خلاصہ کلام یہ کہ قرآنِ کریم کی آیات میں کہیں اذان، علیہ السلام، رضی اللہ عنہ، صحابہ، خلیفۃ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض

(ترکی کی حالت زار پر تبصرہ اور مشورہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

قسط نمبر 4 (آخری)

خدا تعالیٰ نے تو مسلمانوں کا فرض مقرر کیا ہے کہ وہ اسلام کو چاروں کونوں میں پھیلائیں اور اس کے نور سے اندھوں کو بینائی بخشیں۔ مگر مسلمانوں نے سستی اختیار کی۔ پس جب مسلمانوں نے اسلام کی قدر نہ کی اور اسے ترک کر دیا تو خدا نے بھی ان کو ترک کر دیا۔ خدا تعالیٰ ظالم نہیں اس نے مسلمانوں کو صرف اسی لئے چنا تھا۔ کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (آل عمران:111) جب تک مسلمانوں نے اس حکم کو قبول اور اس پر عمل کیا اس نے ان کو ترقی پر ترقی دی اور اس وقت ان کو عذاب میں مبتلا کیا جب انہوں نے اپنے نفسوں کو بدل دیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ (الرعد:12) اللہ تعالیٰ کسی قوم پر جو نعمتیں کرتا ہے ان کو اس وقت تک واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے اندر تغیر پیدا کر کے نیکی کے راستہ کو چھوڑ نہ دے۔ مگر کسی وقت اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اب مسلمان اپنی غلطی سے تائب ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور خود اسلام کو سمجھیں اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کریں۔ تا کہ وہ نکبت وادبار جو اس وقت مسلمانوں پر آرہا ہے وہ دور ہو اور وہ پھر اپنے دولہا کے محبوب بنیں۔ اگر مذہب کی خاطر انہوں نے تبلیغ نہیں کی۔ اگر خدا کے حکم کے ماتحت انہوں نے اس بے نظیر تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ تو اب اپنی حیات کے قیام کے لئے ہی کچھ کوشش کریں۔ کیونکہ ان کی زندگی اور اسلام کی تبلیغ اب لازم وملزوم ہوگئے ہیں۔

اس مضمون پر مجھے خود کچھ زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔ میں ایک مشہور ہندوستانی کی جو آریہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ایک تازہ تحریر سے جو انہوں نے ’’لیڈر‘‘ الٰہ آباد میں شائع کرائی ہے ذیل میں اقتباس درج کر کے اس امر کی صداقت یا بطالت کا فیصلہ آپ لوگوں پر ہی چھوڑ دیتا ہوں۔ یہ آریہ صاحب لالہ لاجپت رائے ہیں۔ وہ اپنی ایک طویل چٹھی میں جو ’’لیڈر‘‘ الٰہ آباد میں شائع ہوئی ہے لکھتے ہیں۔

’’مجھے اپنے سفروں میں اس سے زیادہ کسی امر نے تکلیف نہیں دی جس قدر کہ اس گہری ناواقفیت اور سخت تعصب نے جو اسلام اور اسلامی ممالک کے متعلق امریکہ میں پھیل رہا ہے۔ ممالک متحدہ میں آپ کو چین، جاپان اور ہندوستان کے ہمدرد تو ملیں گے لیکن میں نے اپنے پانچ سالہ سفروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جو اسلام اور اسلامی ممالک کے متعلق کوئی کلمہ خیر مونہہ سے نکالتا ہو۔ ایک مسلمان دوست سمیت مجھے ایک مجلس میں جانے کا اتفاق ہوا جس میں ترکی حکومت کے مستقبل کے متعلق گفتگو تھی۔ ترکوں کی طرف سے ایک ترک ہی وکیل تھا لیکن جو لوگ اس کو جواب دینے کے لئے کھڑے ہوتے تھے انہوں نے ایسی ناواقفیت اور کھلی کھلی دشمنی اور تعصب کا ثبوت دیا کہ میرے لئے صبر کے ساتھ سننا مشکل ہوگیا۔ ترکی وکیل نے بہت بری طرح وکالت کی اور اپنے خلاف تعصب کا طوفان کھڑا کر لیا۔ ترکوں کو ایک ڈراؤنی شہرت حاصل ہے اور مسلمان اقوام کے معاملہ کو ایسی طرح پیش کرنے کے لئے کہ لوگوں کے دل میں ان سے ہمدردی پیدا ہو بڑی لیاقت، دانائی اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ آخر میرے دوست نے میرے کہنے پر اس تعصب کے کم کرنے کی کوشش کی مگر اس کی آواز اکیلی آواز تھی۔‘‘

’’مسلمانان ہند پر ان کے مذہب ان کے ہم مذہبوں اور خود اپنے نفسوں کی طرف سے یہ ذمہ داری عائد ہے کہ وہ چند لائق آدمی تمام ذونفوذ ممالک میں بطور اپنے وکلاء کے مقرر کریں یہ ایک ایسی ضرورت ہے جو فوری توجہ چاہتی ہے یہ تمام ہندوستان کا بلا تفریق مذہب فرض ہے کہ وہ اسلام کی عزت کو بدنامی کے صدمہ سے بچائیں۔ اور جب کبھی انہیں کسی مفید نتیجہ کی امید ہو مسلمانوں کے لئے بھی اس انصاف اور حق کا مطالبہ کریں جس کا مطالبہ دوسری اقوام کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ خود مسلمانوں پر ایک ایسی ذمہ داری ہے کہ جسے انہیں بغیر تاخیر اور بغیر پہلوتہی کے بجالانا چاہئے۔ اگر وہ اس ذمہ داری کے بجالانے سے غفلت کریں گے تو اس کا نقصان خود اٹھائیں گے۔‘‘

یہ ایک ہندو کی آواز ہے بلکہ ایک آریہ کی آواز ہے جو مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگاتی ہے۔ اسلام کی حالت ایسی گر گئی ہے کہ اس سے مذہبی مخالفت رکھنے والے لوگ اب اسے ہوشیار کرتے ہیں اور اس کی حالت ان کے رحم کو جذب کرتی ہے۔ بہت سا وقت ضائع ہو چکا ہے اور تھوڑا باقی ہے۔ اگر اب بھی سستی کی گئی تو کسی بہتری کی امید رکھنی فضول ہے۔ جب تک اسلام بہیمیت اور دنیا کے لئے مہلک بیماری کے رنگ میں دیکھا گیا اس وقت تک مغربی بِلاد سے کسی انصاف کی امید رکھنا ایک فضول امر ہے اور جب تک دوسرے بلاد خصوصاً امریکہ کی رائے انگلستان کے ساتھ نہ ہو، اس وقت تک برطانیہ کی آواز کے سنے جانے کا خیال بھی کرنا ایک وہم ہے۔ برطانیہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا برطانیہ کو کسی مددگار کی ضرورت ہے اور چونکہ یہ کام مسلمانوں کا ہے یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ برطانیہ کو ایسا مددگار تلاش کر کے دیں بلکہ خود برطانیہ کو بھی اسلام سے زیادہ واقف کریں میں کہہ چکا ہوں کہ اسلام کی تبلیغ ایک مذہبی فرض تھا ایک سخت ذمہ داری تھی ایک نازک معاہدہ تھا جو خدا اور اس کے رسول کے ساتھ مسلمانوں نے کیا تھا۔ مگر اس کو پورا کرنے کی طرف مسلمانوں نے توجہ نہیں کی۔ اگر پہلے مذہب کے حکم کے ماتحت انہوں نے اس کام سے غفلت برتی ہے۔ تو اب اپنی جان بچانے کے لئے عزت کی زندگی کے بسر کرنے کے لئے ان کو اس کام کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور سب ذرائع عارضی ہیں مگر یہ ذریعہ کامیابی مستقل ہے۔ جب کوئی شخص بیماریوں کا گھر بن جاتا ہے۔ تو طبیب سمجھ لیتا ہے کہ یہ سب کسی خاص سبب سے پیدا ہوئی ہیں اور وہ بجائے الگ الگ بیماریوں کا علاج کرنے کے اس جڑ کا علاج کرتا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے دنیاوی مصائب کا اصل سبب ان ممالک کا اسلام کے متعلق غلط واقفیت رکھنا ہے جن کو اس وقت غلبہ اور اقتدار حاصل ہے۔ پس فرداً فرداً ان مصائب کا علاج فضول ہے۔ جڑ کا علاج کرو اور مرض خود دور ہو جاوے گا۔ بے شک یہ بات درست ہے کہ ان ملکوں کو مسلمان کرنے کے لئے صدیاں چاہئیں۔ لیکن اس تعصب کو دور کرنے کے لئے جو ان ممالک میں پیدا ہے صدیوں کی ضرورت نہیں۔ ایک معقول تعداد اسلام سے واقف کار آدمیوں کی اگر امریکہ اور فرانس کی طرف فوراً نکل جاوے۔ تو چند ماہ میں بہت کچھ جہالت اور تعصب دور کر سکتی ہے۔ ہم نے انگلستان میں اس کا تجربہ کر لیا ہے اور وہ تجربہ کامیاب ہوا ہے۔ دو سو کے قریب تو اس وقت وہاں کے باشندے مسلمان ہو چکے ہیں۔ مگر ہزاروں لاکھوں آدمی اسلام سے واقف ہو کر اس سے تعصب چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پس جلدی کرو اور اس تجربہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ میرا ارادہ جلد ہی امریکہ میں بھی ایک مشن قائم کرنے کا تھا۔ مگر امریکہ سے اس غیر مذہب والے کی آواز نے مجھے اور بھی جلد اس کام کے کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مگر جس کام کو آپ لوگ چاہتے ہیں اس کے لئے اور بھی زیادہ جلدی اور زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کسی کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے تو اس طرح کہ چند آدمی اسلام کے واقف فرانس میں رکھے جاویں جو علاوہ اخباروں اور رسالوں کے ذریعے اسلام کی خوبیوں سے لوگوں کو واقف کرنے کے مختلف بلاد کے لیڈروں سے بھی ملیں اور ان کو بھی بتائیں کہ اسلام تہذیب و شائستگی کا قائم کرنے والا ایک ہی مذہب ہے نہ کہ اس کا مٹانے والا۔ اس طرح کچھ لوگ امریکہ جاویں اور وہاں اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ اسلام سے وہاں کے لوگوں کو واقف کرنے کے علاوہ ملک کے وسیع دورے کریں اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک وہاں کے باشندوں کو اسلام کی تعلیم سے آگاہ کریں۔ گو وہ فوراً اس کو قبول نہیں کر سکتے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ جلد اسلام کی دشمنی سے دست بردار ہو جاویں گے۔

اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ ایسے آدمی کہاں سے آویں۔ سو اس کا جواب میرے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا۔ حق چھپایا نہیں جا سکتا۔ اس وقت دنیا کی تباہی کو دیکھ کر اور اسلام کی موت کو مشاہدہ کر کے خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق اپنا ایک مرسل بھیجا ہے۔ جس نے باوجود ناواقفوں کی مخالفت اور دشمنی کے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے جو اسلام کے لئے فدا ہے اور اس کے انگریزی خوان اور عربی خوان افراد دونوں اسلام کے اصول سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ اس پر عملی طور پر کاربند بھی ہیں اور اسلام کی خدمت میں اپنی جانیں دینے سے بھی نہیں ڈرتے۔ وہ تعداد میں ابھی بہت تھوڑے ہیں اور غریب ہیں۔ مگر اب بھی مختلف بلاد میں ان کی طرف سے اسلام کی تبلیغ کے لئے آدمی مقرر ہیں اور ان کے سامنے مسیحی مشنری ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں ٹھہرتے اور خود ان کے دشمن اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ مسیحی مشنریوں کے بھگانے کے لئے وہ ایک حربہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہو انہوں نے اسلام کو اس کی اصل شکل میں دیکھا اور سمجھا ہے۔ انگلستان میں اس وقت اس جماعت کی طرف سے چار آدمی موجود ہیں اور میرا ارادہ ہے کہ بہت جلد وہاں پچاس تک آدمی بھیج دیئے جاویں۔ جب راستہ کی رکاوٹیں دور ہوں یہ لوگ روانہ ہونے شروع ہو جاویں گے۔ غرض اس جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کام کر سکتے ہیں اور جو اسلام سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے ہر ایک جگہ جانے کے لئے تیار ہیں اور میں ایسے آدمیوں کی ایک معقول تعداد اس کام کے لئے مہیا کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ سنجیدگی سے اس کام پر آمادہ ہوں تو لندن کے چار مشنریوں میں سے کم سے کم تین فوراً ہی امریکہ کے لئے فارغ کر سکتا ہوں۔ یہ لوگ فوراً امریکہ روانہ ہو جائیں اور اسلام سے وہاں کے لوگوں کو واقف کریں اور ساتھ اس امر کی طرف بھی توجہ دلائیں کہ ترکوں سے جو سلوک ہو رہا ہے وہ درست نہیں اور اس طرح میں اَور آدمی بھی دے سکتا ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اپنی اصلی شان میں نظر نہیں آسکتا جب تک وہ اس طرح لوگوں کے سامنے پیش نہ کیا جائے جس طرح اس زمانہ کے مصلح نے اسے پیش کیا ہے اور اس وقت تک اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں نہیں بیٹھ سکتی جب تک اس کے زندہ ہونے کا ثبوت زندہ نشانوں سے نہ دیا جائے۔ پس یہ لوگ اپنے عقائد کو نہیں چھپا سکتے مگر آپ لوگ اسلام کی عزت اور مسلمانوں کی بقاء کے لئے اگر اس بات کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں تو مجھے اس کام کے اہل لوگ مہیا کر دینے میں کوئی عذر نہیں۔ ان لوگوں میں سے کچھ امریکہ میں کام کریں اور کچھ فرانس میں۔ اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہے جب تک ترکوں سے معاہدہ طے ہو۔

میرے نزدیک ان تمام مشکلات کا حل صرف یہی ہے اور اگر اس دروازہ سے داخل ہو کر کامیابی حاصل نہ کرنی چاہی تو کامیابی کی امید رکھنی فضول ہے اور سب جلسے اور ریزولیوشن اور ڈیپوٹیشن صرف کھلونے ہیں جن سے بچے تو خوش ہو سکتے ہیں مگر صاحب تجربہ اور صاحب عقل کچھ امید نہیں رکھ سکتے۔ اگر آپ لوگوں کی سمجھ میں یہ نصائح آئیں تو آپ لوگ میرے قائم مقاموں سے اس کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے ارشاد کے ماتحت ہماری طرف سے تو دیر سے حجت پوری ہو چکی ہے۔ اب لالہ لاجپت صاحب کی قلم کے ذریعہ غیر مذہب والوں کی طرف سے بھی آپ پر حجت قائم ہوگئی ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

از قادیان 18۔ستمبر 1919ء

(الفضل 27 ستمبر 1919ء)

☆...☆...☆

قطعہ

(محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی وفات پر)

ناصرِ دیں کے وہ تھے لختِ جگر
خدمتِ دیں میں کمر بستہ رہے
آسمانوں سے بلاوا آ گیا
آہ مرزا ’’انس بھی رخصت ہوئے‘‘

1440ھ

(عبدالکریم قدسی)

اداریہ

سالِ نَو کا استقبال، ’محاسبہ نفس‘ سے کریں

سالِ نَو کی آمد پر خوشیاں منانا ایک رسم کی صورت اختیار کر چکا ہے اگرچہ ہر کسی کا انداز اپنا اپنا ہے۔ مذہب اسلام کی خوبی یہ ہے کہ اس کا ہر حکم، ہر ہدایت بامقصد اور پُرحکمت ہے۔ خوشی کے مواقع پر اسلام مناسب حال اظہار کی ممانعت نہیں کرتا لیکن ہر کام میں اللہ کی رضا، اس کی اطاعت اور مقصدِ حیات کو پیشِ نظر رکھنے کا ضرور عندیہ دیتا ہے۔

سالِ نَو کے آغاز پر ایک احمدی مسلمان کا وطیرہ کیا ہونا چاہئے؟ رہنمائی حاصل کرنے کے لئے جب ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب دیکھتے ہیں تو ہمیں حضور پرنور کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 30/دسمبر 2016ء نظر آتا ہے جس میں اس بارہ میں مشعل راہ ہدایات موجود ہیں۔

حضور پرنور نے ایک احمدی کو نئے سال کے آغاز پر محاسبہ نفس کا پروگرام عطا فرمایا اور فرمایا کہ ’’ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔‘‘ اور جس کی عاقبت سنور گئی اس کے لئے اس سے بڑی اور کامل خوشی کیا ہوسکتی ہے!

اس ارشاد کے ساتھ حضورِ انور نے محاسبہ نفس کے لئے بصیرت افروز انداز میں چند ضروری سوالات بیان فرمائے جو فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى کے ارشاد کے تحت بغرضِ یاددہانی ہدیہ قارئین ہیں۔

☆... کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا؟ ہمارے دل کی چُھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہوگئی تھیں؟

☆... کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟ یعنی ایسا موقع آنے پر جب سچائی کے اظہار سے اپنا نقصان ہو رہا ہو لیکن پھر بھی سچائی کو نہ چھوڑا جائے۔

☆... کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دُور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہوسکتے ہوں؟ یعنی آجکل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے۔ یا اس قسم کی چیزیں اور ان پر ایسے پروگرام جو خیالات کے گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں کیا ان سے ہم نے اپنے آپ کو بچایا؟ اگر ہم ان ذریعوں سے گندی فلمیں اور پروگرام دیکھ رہے ہیں تو ہم عہد بیعت سے دُور ہٹ گئے ہیں اور ہماری حالت قابل فکر ہے کیونکہ یہ باتیں ایک قسم کے زنا کی طرف لے جاتی ہیں۔

☆... کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں؟ کیونکہ بدنظری کا جہاں تک سوال ہے۔ اس میں یہ جو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور غضِّ بصر سے کام لو، یہ عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے ہے کیونکہ کھلی نظر سے دیکھنے سے (بدنظری کے) امکانات پیدا ہوسکتے ہیں۔

☆... کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔ سختی سے، لڑائی سے، جب لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اس وقت آدمی سخت الفاظ بھی کہہ دیتا ہے اور برے الفاظ بھی کہہ دیتا ہے اور ایک مومن دوسرے مومن سے جب یہ کر رہا ہو تو یہ فسق ہے بلکہ کسی سے بھی جب کر رہا ہو تو یہ فسق ہے۔

☆... کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے؟ یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی ایک ہاتھ زمین بھی دبا لینا۔ تھوڑی سی زمین بھی کسی کی دبا لینا یا کسی کا ایک کنکر جو چھوٹا سا پتھر جو ہے، کنکری، مٹی کا ٹکڑہ، وہ بھی غلط طریق سے لینا ظلم ہے۔

☆... کیا ہم نے ہر قسم کی خیانت سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے بھی خیانت نہیں کرنی جو تم سے خیانت کرتا ہے۔

☆... کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریر ترین لوگ فسادی ہیں اور یہ فسادی ہیں جو چغل خوری سے فساد پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کی بات وہاں لگائی، اِدھر سے اُدھر بات پھیلائی وہ لوگ فسادی ہیں۔ جو لوگ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرتے ہیں وہ فسادی ہیں۔ جو فرمانبردار ہیں، اطاعت کرنے والے ہیں، نظام کی ہر بات کو ماننے والے ہیں یا دین کی ہر بات کو ماننے والے ہیں انہیں کسی غلط کام میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا گناہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ فسادی ہیں۔

☆... کیا ہر قسم کے باغیانہ رویّے سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟

☆... کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟ آجکل کے زمانے میں جبکہ ہر طرف بے حیائی پھیلی ہوئی ہے ان نفسانی جوشوں سے بچنا بھی ایک جہاد ہے۔

☆... کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں، سال میں باقاعدگی سے پڑھتے رہے ہیں؟

☆... کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں ارشاد ہے کہ نماز تہجد کا التزام کرو، اس میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرو، یہ صالحین کا طریق ہے؟ فرمایا کہ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ فرمایا کہ اس کی عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

☆... کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں کہ یہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے خاص حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درود کے بغیر دعائیں ہیں تو یہ زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہر جاتی ہیں۔

☆... کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی باقاعدگی سے کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور ہر مشکل سے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

☆... کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جانے والا کام ناقص رہتا ہے، بے برکت ہوتا ہے، بے اثر ہوتا ہے؟

☆... کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟ کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں؟

☆... کیا ہم عفو اور درگذر سے کام لیتے رہے ہیں؟

☆... کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے؟

☆... کیا خوشی غمی تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا کہ میری دعائیں کیوں قبول نہیں کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا؟ اگر یہ شکوہ ہے تو کوئی انسان مومن نہیں رہ سکتا۔

☆... کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رسوم اور بدعات تمہیں گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں ان سے بچو۔

☆... کیا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟

☆... کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑی بلا تکبر اور نخوت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا اور تکبر یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

☆... کیا ہم نے خوش خُلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟

☆... کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو اپنانے کی کوشش کی ہے؟ مسکینوں کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کتنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ۔ مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں ہی اٹھانا۔

☆... کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت و عظمت قائم کرنے والا بنتا رہا ہے؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں رہا۔

☆... کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی، اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی، اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے اور اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو۔ دوسرے معبودوں سے دستکش ہو جاؤ۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔

☆... کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟

☆... اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

☆... کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں؟ ہم ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں۔ اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں۔

☆... کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق اخوّت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہے کہ باقی تمام دنیوی رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں، معمولی سمجھے جانے لگیں؟

☆... کیا ہم خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی دعا سال کے دوران کرتے رہے؟ کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟

☆... کیا خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے؟

اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا۔ جتنے سوال مَیں نے اٹھائے ہیں اگر زیادہ جواب نفی میں ہے تو پھر قابل فکر حالت ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے اور اس کا مداوا اسی طرح ہوسکتا ہے کہ ان راتوں میں یہ دعا کریں۔ آج کی رات بھی ہے اور کل آخری رات ہے۔ اور **مصمّم ارادہ کریں اور ایک عہد کریں اور خاص طور پر نئے سال کے آغاز میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری گزشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرمائے اور نئے سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پانے کی توفیق دے۔** ہم کھونے والے نہ ہوں اور ہم ان مومنین میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 30/جنوری 2016، بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20/جنوری 2017ء)

آئیے ہم سب اپنے آپ سے یہ سوالات پوچھیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی عملی تصویر بننے کی کوشش کریں کہ ’’چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

Morden Motor(UK)

Specialists in

Electrical & Mechanical

Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**

Contact: Nusrat Rai@ 07809119621

E: mordenmotor@yahoo.com

خطبہ جمعہ

’’ہمیشہ انجام بخیر ہونے کی دعا مانگنی چاہئے‘‘

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبید بن زید انصاری، حضرت زاھر بن حرام الاشجعی، حضرت زید بن خطاب، حضرت عبادہ بن خشخاش اور حضرت عبداللہ بن جدّ، حضرت حارث بن اوس بن معاذ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرِ مبارکہ کا تذکرہ

سلطنتِ اسلامیہ کے خلاف عہد شکنی، تحریکِ جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی، سازش قتل وغیرہ کی کارروائیوں میں ملوّث یہودی سردار کعب بن اشرف کے قتل کا تذکرہ اور معترضین کے اعتراضات کے جوابات

’’اللہ تعالیٰ اسلام کو ان فتنوں سے بچائے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کے لئے آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07؍دسمبر 2018ء بمطابق 07؍فتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج جن صحابہ کا ذکر ہوگا ان میں پہلا نام حضرت عبیدؓ بن زید انصاری کا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عجلان سے تھا اور غزوۂ بدر اور اُحد میں انہوں نے شرکت کی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 448 عبید بن زیدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت مُعاذ بن رِفَاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں اپنے بھائی حضرت خَلّاد بن رافع کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لاغر سے اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا۔ ہمارے ساتھ عُبید بن زید بھی تھے۔ یہاں تک کہ ہم بَرِید مقام پر پہنچے جو رَوْحَاء کے مقام سے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ پہلے بھی یہ کچھ واقعہ اس دوسرے صحابی کے واقعہ میں بیان ہو چکا ہے۔ تو کہتے ہیں ہمارا اونٹ بیٹھ گیا۔ مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ تیری خاطر نذر مانتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ پہنچ جائیں تو ہم اس کو قربان کر دیں گے۔ کہتے ہیں ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہمارے پاس سے ہوا۔ آپؐ نے ہم سے پوچھا کہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے ساری بات بتائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رکے۔ آپؐ نے وضو فرمایا اور پس خوردہ پانی میں لعابِ دہن ڈالا۔ پھر آپؐ کے حکم سے ہم نے اونٹ کا منہ کھول دیا۔ آپؐ نے اونٹ کے منہ میں کچھ پانی ڈالا پھر اس کے سر پر، اس کی گردن پر، اس کے شانے پر، اس کی کوہان پر، اس کی پیٹھ پر اور کچھ پانی اس کی دُم پر ڈالا۔ پھر آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! رافع اور خَلّاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے۔ ہم بھی چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مَنْصَف کے مقام کے شروع میں پالیا۔ وہاں پہنچ گئے اور اُن سے مل گئے۔ ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھا تو مسکرا دیئے۔ ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور بدر سے واپسی پر بھی کہتے ہیں کہ جب ہم مُصَلّٰی کے مقام پر پہنچے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا اور پھر میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ تو اس میں ان کے ساتھ حضرت عبید بن زید بھی شامل تھے۔

(اسد الغابہ جلد دوم صفحہ 181 معاذ بن رفاعہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

(امتاع الاسماع جلد اوّل صفحہ 93 باب خبر العیر الذی برک دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)

(کتاب المغازی للواقدی جلد اول صفحہ 39 بدر القتال مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2013ء)

حضرت زَاھِر بن حَرَام الاَشْجَعِیؓ ایک صحابی تھے۔ یہ بھی بدری صحابی ہیں۔ ان کا تعلق اَشْجَعْ قبیلہ سے تھا۔ غزوۂ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ بادیہ نشینوں میں یعنی گاؤں کے رہنے والے جو تھے ان میں ایک آدمی تھا جن کا نام زَاھِرؓ تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیہات کی سوغاتیں ساتھ لایا کرتے تھے اور جب وہ جانے لگتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو کافی مال و متاع دے کر روانہ فرماتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ کہ زَاھِرؓ ہمارے بادیہ نشین دوست ہیں اور ہم ان کے شہری دوست ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت رکھتے تھے۔ حضرت زاھرؓ معمولی شکل و صورت کے مالک تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ حضرت زاھرؓ بازار میں اپنا کچھ سامان فروخت کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پیچھے سے انہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آ کر ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت زاھرؓ حضور کو دیکھ نہیں پا رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ مجھے چھوڑ دو! لیکن جب انہوں نے مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ جب حضرت زاھرؓ نے آپؐ کو پہچان لیا، ذرا سا مڑ کے دیکھا تو جھلک نظر آ گئی ہوگی۔ پہچاننے کا یہ مطلب ہے کہ ذرا سا مڑ کے دیکھا تو احساس ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں تو اپنی کمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک سے ملنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاحاً کہنا شروع کر دیا کہ کون اس غلام کو خریدے گا۔ حضرت زاھرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تب تو آپؐ مجھے گھاٹے کا سودا پائیں گے۔ مجھے کس نے خریدنا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک تم گھاٹے کا سودا نہیں ہو۔ یا فرمایا کہ اللہ کے حضور تم بہت قیمتی ہو۔

(اسد الغابہ جلد نمبر 2 صفحہ 98)

(استیعاب جلد 2 صفحہ 509 زاھر بن حرامؓ دار الجیل بیروت 1992ء)

(الشمائل المحمدیہ للترمذی صفحہ 143 باب ما جاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلداری کا یہی واقعہ ایک جگہ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اسی طرح ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک غریب صحابی جو اتفاقی طور پر بدصورت بھی تھے سخت گرمی کے موسم میں اسباب اٹھا رہے ہیں اور ان کا تمام جسم پسینہ اور گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی سے ان کے پیچھے چلے گئے اور جس طرح بچے کھیل میں چوری چھپے دوسرے کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ وہ اندازہ سے بتائے کہ کس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا ہے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دئے۔ اس نے آپ کے ملائم ہاتھوں کو ٹٹول کر سمجھ لیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو محبت کے جوش میں اس نے اپنا پسینہ سے بھرا ہوا جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے ساتھ ملنا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے اور آخر آپ نے فرمایا۔ میرے پاس ایک غلام ہے کیا اس کا کوئی خریدار ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا خریدار دنیا میں کون ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ خدا کے حضور تمہاری بڑی قیمت ہے۔‘‘

(سیر روحانی صفحہ 489 مطبوعہ قادیان 2005ء)

بس عجیب قسم کی محبتوں کے فیض پائے ان لوگوں نے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اِنَّ لِكُلِّ حَاضِرَةٍ بَادِيَةٌ وَبَادِيَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ زَاهِرُ بْنُ الْحَرَامِ یعنی ہر شہری کا کوئی نہ کوئی دیہاتی تعلق دار ہوتا ہے اور آل محمد کے دیہاتی تعلق دار زاھر بن حرام ہیں۔ زاھر بن حرام بعد میں کوفہ منتقل ہو گئے تھے۔

(استیعاب جلد دوم صفحہ 509 زاھر بن الحرامؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت زید بن خطاب ہے۔ آپ حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی

تھے اور حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے سے قبل اسلام لے آئے تھے۔ یہ ابتدائی ہجرت کرنے والوں میں سے بھی تھے۔ غزوۂ بدر میں، احد میں، خندق میں، حدیبیہ میں اور بیعت رضوان سمیت غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مؤاخات حضرت مَعْن بن عَدِی کے ساتھ کروائی تھی۔ یہ دونوں اصحاب جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ288 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

(استیعاب جلد دوم صفحہ550 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت1992ء)

غزوۂ احد کے دن حضرت عمرؓ نے حضرت زیدؓ کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا (حضرت زیدؓ حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے، ان کو کہا) کہ میری زرہ پہن لو۔ حضرت زیدؓ نے کچھ دیر کے لئے زرہ پہن لی۔ جنگ کے وقت پھر اتار دی۔ حضرت عمرؓ نے زرہ اتارنے کی وجہ پوچھی تو حضرت زیدؓ نے جواب دیا کہ میں بھی اسی شہادت کا خواہش مند ہوں جس کی آپ کو تمنا ہے اور دونوں نے زرہ کو چھوڑ دیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ289 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

حضرت زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں اسی میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور انہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے جس پر تم ان کو معاف نہ کرنا چاہو تو اے اللہ کے بندو! انہیں بیچ دیا کرو اور انہیں سزا نہ دیا کرو۔ جنگ یمامہ میں جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑے تو حضرت زید بن خطاب بلند آواز میں پکارنے لگے، یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے پر معذرت کرتا ہوں اور مسیلمہ کذّاب اور مُحَکَّمْ بن طُفَیل نے جو کام کیا ہے اس سے تیرے حضور اپنی براءت ظاہر کرتا ہوں۔ پھر آپؓ جھنڈے کو مضبوطی سے پکڑ کر دشمن کی صفوں میں آگے بڑھ کر اپنی تلوار کے جوہر دکھانے لگے یہاں تک کہ آپؓ شہید ہو گئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ288 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

جب حضرت زیدؓ شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ زید پر رحم کرے۔ میرا بھائی دو نیکیوں میں مجھ پر سبقت لے گیا یعنی اسلام قبول کرنے میں بھی مجھ سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا اور شہید بھی مجھ سے پہلے ہو گیا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد4 صفحہ500 ذکر زید بن الخطّاب)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے مُتَمِّمْؓ بن نُوَیْرَۃ کو اپنے بھائی مالکؓ بن نُوَیْرَۃ کی یاد میں مرثیہ کہتے سنا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں بھی تمہاری طرح اچھے شعر کہتا ہوتا تو میں اپنے بھائی زیدؓ کی یاد میں ایسے ہی شعر کہتا جیسے تم نے اپنے بھائی کے لئے کہے ہیں تو مُتَمِّمْؓ بن نُوَیْرَۃ نے کہا کہ اگر میرا بھائی بھی اسی طرح دنیا سے گیا ہوتا جیسے آپ کا بھائی گیا تو مَیں کبھی اس پر غمگین نہ ہوتا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آج تک کبھی کسی نے مجھ سے ایسی تعزیت نہیں کی جیسی تم نے کی۔

(استیعاب جلد دوم صفحہ553 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت1992ء)

اس واقعہ کی ایک اور تفصیلی روایت بھی ملتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت مُتَمِّمْؓ بن نُوَیْرَۃ سے فرمایا کہ تمہیں اپنے بھائی کا کس قدر سخت رنج ہے۔ انہوں نے اپنی ایک آنکھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری یہ آنکھ اسی غم میں ضائع ہوئی ہے۔ مَیں اپنی صحیح آنکھ کے ساتھ اس قدر رویا کہ ضائع ہونے والی آنکھ نے بھی آنسو بہانے میں اس کی مدد کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا شدید رنج ہے کہ کسی نے اپنے ہلاک ہونے والے کے لئے اتنے شدید غم کا اظہار نہ کیا ہوگا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ زید بن خطاب پر رحمت کرے۔ اگر میں شعر کہنے کی طاقت رکھتا تو میں بھی ضرور حضرت زیدؓ پر اسی طرح روتا جس طرح تم اپنے بھائی پر روتے ہو۔ حضرت مُتَمِّمْؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! اگر میرا بھائی جنگِ یمامہ میں اسی طرح شہید ہوتا جس طرح آپ کے بھائی شہید ہوئے ہیں تو مَیں کبھی اس پر نہ روتا۔ یہ بات حضرت عمرؓ کے دل کو لگی اور اپنے بھائی کی طرف سے آپ کو تسلی ہو گئی۔ حضرت عمرؓ کو اپنے بھائی کی جدائی کا بہت غم تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب بادِ صبا چلتی ہے تو میرے پاس زیدؓ کی خوشبو لاتی ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ289 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

مسیلمہ کذّاب کے ساتھیوں میں سے رَجَّال بن عُنْفُوَۃ حضرت زَیدِ بِن خَطَّاب ہی کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ ایک روایت میں رَجَّال بن عُنْفُوَۃ کا نام نَہَار بھی آیا ہے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے اسلام قبول کیا۔ ہجرت کی اور قرآن کا قاری تھا۔ پھر مسیلمہ کے ساتھ شامل ہو گیا۔ (اس لئے ہمیشہ انجام بخیر ہونے کی دعا مانگنی چاہئے۔) اور اسے کہا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انہوں نے تمہیں نبوت میں شریک کر لیا ہے۔ یہ بَنُو حَنِیْفَہ کے لئے سب سے بڑا فتنہ تھا۔ حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی ہے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وفد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ہمارے ساتھ رَجَّال بن عُنْفُوَۃ بھی تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں ایک شخص ہے جس کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر آگ میں ہوگی یعنی کہ وہ آگ میں ہوگا۔ وہ ایک قوم کو گمراہ کرے گا۔ پھر میں اور رَجَّال بن عُنْفُوَۃ باقی بچے۔ میں ہمیشہ اس بارے میں ڈرتا تھا یہاں تک کہ رَجَّال بن عُنْفُوَۃ مُسَیْلِمَہ کذاب کے ساتھ نکلا اور اس نے اس کی نبوت کی گواہی دی۔ یہ رَجَّال بن عُنْفُوَۃ جنگِ یمامہ میں قتل ہوا اور حضرت زیدِ بِن خَطَّاب نے اسے قتل کیا۔

(استیعاب جلد دوم صفحہ551–552 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حضرت زیدِ بِن خَطَّاب کو ابو مریم الحنفی نے شہید کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ابو مریم سے جب اس نے اسلام قبول کر لیا تھا کہا کہ کیا تم نے زیدؓ کو شہید کیا تھا۔ اس نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے حضرت زیدؓ کو میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں رسوا نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے ابو مریم سے فرمایا کہ تمہاری رائے میں اس روز جنگ یمامہ میں مسلمانوں نے تمہارے کتنے آدمیوں کو قتل کیا تھا۔ ابو مریم نے کہا کہ چودہ سو یا کچھ زائد۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بِئْسَ الْقَتْلٰی۔ کہ یہ کیا ہی برے مقتولین ہیں۔ ابو مریم نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے باقی رکھا یہاں تک کہ میں نے اس دین کی طرف رجوع کیا جو اس نے اپنے نبی اور مسلمانوں کے لئے پسند فرمایا۔ حضرت عمرؓ، ابو مریم کی اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ ابو مریم بعد میں بصرہ کے قاضی بھی بنے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ جلد نمبر2 صفحہ121 ذکر زید بن الخطاب۔ دار الکتب العلمیہ بیروت2002ء)

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ288–289 زید بن الخطابؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش ہے۔ حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش کا نام واقدی نے عَبْدَہ بن حَسْحَاس بیان کیا ہے جبکہ ابنِ مَنْدَہ نے آپ کا نام عُبَادہؓ بن خَشْخَاش عَنْبَرِی بیان کیا ہے۔ بہرحال ان کا تعلق قبیلہ بَلِّی سے تھا۔ حضرت مُجَذَّرْ بن ذِیَاد کے چچا زاد بھائی تھے اور ان کی والدہ کی طرف سے بھی بھائی تھے۔ آپ بَنُو سَالِم کے حلیف تھے۔

(اسد الغابہ جلد نمبر3 صفحہ53 عُبَادہؓ بن خَشْخَاش)

حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ آپؓ نے قیس بن سائب کو غزوۂ بدر میں قید کیا تھا۔ حضرت عُبَادہؓ بن خَشْخَاش غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپؓ کو حضرت نُعمان بن مالک اور حضرت مُجَذَّر بن ذِیَاد کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا۔

(اسد الغابہ جلد3 صفحہ157 عبادہ بن الخشخاشؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت2003ء)

(اسد الغابہ جلد3 صفحہ513 عبدہ بن الحسحاسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت2003ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہوگا۔ ان کا نام حضرت عبداللہ بن جَدّ ہے۔ ان کے والد کا نام جدّ بن قیس تھا۔ ان کی کنیت ابو وَہب تھی۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو سلمہ سے تھا جو انصار کا ایک قبیلہ تھا۔ حضرت معاذ بن جبل والدہ کی طرف سے آپؓ کے بھائی تھے۔ حضرت عبداللہ بن جدّ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ430 عبداللہ بن الجدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

(اسد الغابہ جلد3 صفحہ196 عبداللہ بن الجدؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت2003ء)

غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جدّ کے والد ابو وہب سے کہا کہ ابو وہب کیا تم اس سال ہمارے ساتھ جنگ کے لئے نکلو گے؟ ابو وہب نے کہا کہ آپؐ مجھے اجازت دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کریں۔ مَیں نہیں جا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو اس نے بہانہ کیا، عجیب بہانہ ہے کہ میری قوم جانتی ہے کہ مَیں عورتوں کا بہت دلدادہ ہوں۔ اگر میں بنو اصفر یعنی رومیوں کی عورتوں کو دیکھوں گا تو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرتے ہوئے اسے اجازت دے دی۔ ٹھیک ہے، بہانہ بنا رہے ہو، چھٹی دے دی، نہ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن جدّ کو یہ پتہ لگا تو اپنے والد کے پاس آئے، اور ان سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا کیوں انکار کیا ہے؟ اللہ کی قسم آپ تو بنو سلمہ میں سب سے زیادہ مالدار ہیں اور آج موقع ہے کہ اس میں حصہ لیں۔ نہ آپ خود غزوہ کے لئے نکلتے ہیں نہ ہی کسی کو سواری مہیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے بیٹے! اب یہاں بیٹے کے سامنے ایک اور بہانہ ہے اور وہی حقیقت ہے کہ میرے بیٹے میں کیوں اس گرمی اور تنگی کے موسم میں بنو اصفر کی طرف نکلوں۔ اللہ کی قسم میں تو خُرْبیٰ (جہاں بنو سلمہ کے گھر تھے) میں موجود اپنے گھر میں بھی ان کے خوف سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ رومیوں کا بڑا خوف تھا، ڈر تھا۔ یہ بزدل آدمی تھے۔ تو کیا میں ان کے خلاف جاؤں اور ان کے خلاف جنگ میں شامل ہوں۔ اے بیٹے اللہ کی قسم! میں تو گردش زمانہ سے خوب آگاہ ہوں۔ مجھے پتہ ہے حالات کیا ہوتے ہیں، آج کچھ ہیں کل کچھ ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر حضرت عبداللہ اپنے والد سے سختی سے پیش آئے اور کہا کہ اللہ کی قسم آپ میں تو نفاق پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں نازل کرے گا جسے سب پڑھ لیں گے، اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ آپ منافقین میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہ کے والد نے اس پر اپنا جوتا اتار کر ان کے منہ پر مارا۔ عبداللہ وہاں سے چلے گئے اور اپنے والد سے بات نہیں کی۔

(کتاب المغازی للواقدی جلد دوم صفحہ381 غزوۂ تبوک دار الکتب بیروت2004ء)

(وفاء الوفاء جلد4 صفحہ67 مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ پشاور)

جَدّ بن قیس جو حضرت عبداللہ کے والد تھے، ایک جگہ اُسد الغابہ میں لکھا ہے کہ ان کے بارے میں

نفاق کا گمان کیا گیا ہے۔ یہ حدیبیہ میں شریک تھے مگر جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو اس وقت یہ بیعت میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعد میں انہوں نے توبہ کر لی تھی اور ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں ہوئی۔

(اسد الغابہ جلد1 صفحہ521 جد بن قیسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت2003ء)

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے یہ حضرت حارث بن اوس بن معاذ ہیں۔ آپؓ قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ کے بھتیجے تھے۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اٹھائیس سال کی عمر میں غزوۂ احد میں شہید ہوئے لیکن بعض دوسری روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپؓ غزوۂ احد میں شہید نہیں ہوئے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں غزوۂ خندق کے موقع پر لوگوں کے قدموں کی پیروی کرتے ہوئے نکلی۔ میں نے اپنے پیچھے سے زمین کی آہٹ سنی۔ پلٹ کر دیکھا تو حضرت سعد بن معاذ تھے اور آپ کا بھتیجا حارث بن اوس بھی ہمراہ تھا جو اپنی ڈھال اٹھائے ہوئے تھا۔ یہ روایت اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ آپ احد کے بعد بھی زندہ رہے۔

(اسد الغابہ جلد1 صفحہ589 حارث بن اوس بن معاذؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت2003ء)
(مسند احمد بن حنبل جلد8 صفحہ256 حدیث عائشہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت1998ء)

حضرت حارثؓ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپؓ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور اس حملے کے دوران آپ کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا۔ صحابہ آپ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف۔ حدیث نمبر4037)
(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ334 و ابن اخیھما الحارث بن اوسؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت1990ء)

کعب بن اشرف وہ شخص تھا جو مدینہ کے سرداروں میں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں شامل تھا لیکن معاہدہ کرکے بعد میں اس نے فتنہ پھیلانے کی کوشش کی اور اس کے قتل کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ بہرحال اس موقع پر ان کے زخمی ہونے کا جو واقعہ ہے اس کی شرح عمدة القاری میں مزید تفصیل یہ ہے کہ محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب کعب بن اشرف پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا تو ان کے ایک ساتھی حضرت حارث بن اوس کو تلوار کی نوک لگی اور وہ زخمی ہو گئے، اپنے ساتھیوں کی تلوار کی نوک سے زخمی ہوئے تھے۔ چنانچہ آپؓ کے ساتھی انہیں اٹھا کر تیزی سے مدینہ پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارث بن اوس کے زخم پر اپنا لعاب لگایا اور اس کے بعد انہیں تکلیف نہیں ہوئی۔

(عمدة القاری جلد17 صفحہ179 کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت2001ء)

کعب بن اشرف کا قتل کیوں کیا گیا، اس کی تھوڑی سی تفصیل ایک موقع پر پہلے بھی مَیں نے بیان کی تھی۔ مزید تفصیل جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھی ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ بعض باتیں وہی ہیں کہ کعب گو مذہباً یہودی تھا لیکن دراصل یہودی النسل نہ تھا، بلکہ عرب تھا۔ اس کا باپ اشرف بنو نَبْہان کا ایک ہوشیار اور چلتا پُرزہ آدمی تھا جس نے مدینہ میں آکر بنونضیر کے ساتھ تعلقات پیدا کئے پھر ان کا حلیف بن گیا۔ آخر اس نے اتنا اقتدار اور رسوخ پیدا کر لیا کہ قبیلہ بنونضیر کے بڑے رئیس ابورافع بن ابی الحُقَیق نے اپنی لڑکی اس کو رشتہ میں دے دی۔ اسی لڑکی کے بطن سے کعب پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنے باپ سے بھی بڑھ کر رتبہ حاصل کیا حتیٰ کہ بالآخر اسے یہ حیثیت حاصل ہو گئی کہ تمام عرب کے یہودی اسے اپنا سردار سمجھنے لگ گئے۔ کعب ایک وجیہہ اور شکیل شخص ہونے کے علاوہ قادر الکلام بھی تھا۔ بہت اچھی تقریر کر لیا کرتا تھا، بہت اچھا بولتا تھا۔ اور شاعر بھی تھا اور انتہائی دولت مند آدمی بھی تھا اور اپنی قوم کے علماء اور دوسرے ذی اثر لوگوں کو اپنی مالی فیاضی سے اپنے ہاتھ کے نیچے رکھتا تھا۔ مگر اخلاقی نقطۂ نگاہ سے وہ ایک نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا۔ خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے کمال حاصل تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ میں ہجرت کی تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدے میں شرکت اختیار کی۔ یہ لمبی تفصیل انہوں نے لکھی ہوئی ہے۔ میں بعض جگہ سے کچھ مختصر بیان کروں گا۔ بہرحال اس معاہدے میں شرکت کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن اور امان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا۔ مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض اور عداوت کی آگ سلگنے لگی۔ معاہدے میں شامل تو وہ ہو گیا لیکن دل میں اس کے فتور تھا، نفاق تھا اور دشمنی تھی، کینہ اور بغض تھا اور اس کی وجہ سے اس کی آگ میں وہ جل رہا تھا اور اس بغض اور کینہ کی وجہ سے اس نے خفیہ چالوں اور مخفی ساز باز سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کعب ہر سال یہودی علماء و مشائخ کو بہت سی خیرات دیا کرتا تھا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد یہ لوگ اپنے سالانہ وظائف لینے کے لئے اس کے پاس گئے تو اس نے باتوں باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اپنی مذہبی کتابوں کی بنا پر تمہاری کیا رائے ہے کہ یہ شخص سچا ہے کہ نہیں؟ انہوں نے کہا کہ بظاہر تو یہ وہی نبی معلوم ہوتا ہے جس کا ہمیں وعدہ دیا گیا ہے۔ اس جواب پر کعب جو بغض اور کینہ رکھتا تھا بگڑ گیا اور ان کو بڑا سخت برا بھلا کہا اور جو خیرات انہیں دیا کرتا تھا، جو وظیفہ لگایا ہوا تھا وہ نہ دیا۔ یہودی علماء کی جب روزی بند ہو گئی تو پھر یہ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ کعب کے پاس گئے اور کہا کہ ہمیں علامات کے سمجھنے میں غلطی لگ گئی تھی۔ ہم نے غور کیا ہے، اصل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا۔ بہرحال اس جواب سے کعب کا مطلب تو حل ہو گیا اور اس نے خوش ہو کر ان کو خیرات کر دی، اُن کا بھی مطلب حل ہو گیا۔ تو بہرحال یہ تو ایک مذہبی مخالفت تھی، حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نے صحیح لکھا ہے کہ مذہبی مخالفت تھی اور یہ مذہبی مخالفت کوئی ایسی قابل اعتراض بات نہیں ہے کہ جس پر کوئی انتہائی قدم اٹھایا جائے یا کعب کو زیر الزام سمجھا جائے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس کے بعد کعب کی مخالفت زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئی اور آخر جنگ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا اور مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک حالات پیدا ہو گئے تھے۔ پہلے تو کعب یہ سمجھتا تھا کہ مسلمان کا ایمان کا جوش یہ عارضی چیز ہے اور ختم ہو جائے گا اور وہ واپس اپنے مذہب کی طرف آ جائیں گے لیکن جب جنگ بدر میں غیر معمولی فتح نصیب ہوئی اور قریش کے اکثر سردار مارے گئے تو پھر اس کو فکر پیدا ہوئی اور پھر اس نے اپنی پوری کوشش اسلام کے مٹانے اور تباہ و برباد کرنے میں صرف کرنے کا تہیہ کیا۔ اس کے دلی بغض و حسد کا سب سے پہلا اظہار بدر کے موقع پر ہی ہوا جب لوگوں نے آ کر کہا کہ مکہ کے کفار پر ہماری فتح ہوئی ہے تو اس نے بڑا کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے اور یہ غلط خبر ہے۔ لیکن بہرحال جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ یہ خبر سچی ثابت ہونے کے بعد اس کا غیض و غضب اَور زیادہ بھڑک اٹھا۔ اس کے بعد جب جنگ بدر کی فتح کے بعد مسلمان واپس آ گئے تو اس نے مکہ کا سفر کیا اور وہاں جا کر مکہ والوں کو اپنی چرب زبانی، اپنی باتوں اور اپنی تقریروں اور شعروں کے ذریعہ سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ جو مسلمانوں کے خلاف تھی اس کو اَور تیز کیا اور بھڑکانے کی کوشش کی اور ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی۔ اور ان کے سینے جذبات اور انتقام سے سخت بھر دیئے۔ جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجہ کی تیزی پیدا ہو گئی، بجلی پیدا ہو گئی تو اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر کعبہ کے پردے ان کے ہاتھ میں دے دیئے اور ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ملیا میٹ نہ کر دیں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ کہتے ہیں کہ اس کی ان باتوں سے مکہ میں آتش فشاں کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ پھر اس نے دوسرے قبائل کا رخ کیا اور ہر قوم میں جا کے مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا اور مسلمان خواتین پر بھی تشبیب کی یعنی اپنے جوش دلانے والے اشعار میں نہایت گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا حتیٰ کہ خاندان نبوت کی مستورات کو بھی ان اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنایا اور اپنے شعروں کا بڑا چرچا کروایا۔ آخر اس نے انتہا یہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کی اور آپؐ کو کسی دعوت وغیرہ کے بہانے سے اپنے مکان پر بلا کر چند نوجوان یہودیوں سے آپؐ کو قتل کروانے کا منصوبہ بنایا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے وقت پر اطلاع ہو گئی اور یہ سازش کامیاب نہیں ہوئی۔

جب نوبت یہاں تک آ گئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازش قتل کے الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بین الاقوام معاہدہ کی رو سے جو آپؐ کے مدینہ میں تشریف لانے کے بعد مدینہ کے لوگوں میں ہوا تھا، مدینہ کی جمہوری سلطنت قائم ہوئی تھی اور آپؐ اس کے صدر اور حاکمِ اعلیٰ بنے تھے۔ آپؐ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اپنے صحابیوں کو ارشاد فرمایا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ لیکن چونکہ اس وقت کعب کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے مدینہ کی فضا ایسی ہو رہی تھی کہ اگر اس کے خلاف باضابطہ طور پر اعلان کر کے اسے قتل کیا جاتا تو خطرہ تھا کہ مدینہ میں خانہ جنگی نہ شروع ہو جائے اور پھر پتہ نہیں کتنا کشت و خون ہو اور اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ اور فتنے اور فساد اور کشت و خون کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ خاموش طریقے سے اس کا قتل کیا جائے اور اس کے لئے آپؐ نے یہ ڈیوٹی قبیلہ اَوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں یہ بھی تاکید فرمائی کہ جو بھی طریق اختیار کریں قبیلہ اَوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے اس پر عمل کریں۔ تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خاموشی سے قتل کرنے کے لئے تو کوئی بات عذر وغیرہ بنانا پڑے گا جس کی مدد سے کعب کو اس کے گھر سے نکال کر قتل کیا جا سکے تو آپؐ نے فرمایا اچھا، (ٹھیک ہے۔ جو بھی تم نے طریق اختیار کرنا ہے کرو۔) چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور ان سے کہا کہ ہمارے صاحب یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ مانگا ہے۔ آجکل ہم تنگ حال ہیں تم ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو؟ یہ سن کے وہ بڑا خوش ہوا اور کہنے لگا کہ وہ دن دور نہیں کہ جب تم اس شخص سے بیزار ہو جاؤ گے اور اسے چھوڑ دو گے۔ تو محمد نے جواب دیا کہ خیر ہم تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار کر چکے ہیں، اور اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلہ کا انجام کیا ہوتا ہے۔ مگر تم بتاؤ کہ قرض دو گے کہ نہیں؟ کعب نے کہا ہاں میں دے دوں گا مگر کچھ چیز رہن رکھو۔ انہوں نے کہا کیا چیز؟ تو اس بدبخت نے پہلی بات یہ کہی کہ اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو۔ ان کو غصّہ تو بہت آیا کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس

ہم اپنی عورتیں رکھ دیں۔ اس نے کہا اچھا پھر بیٹے دے دو۔ انہوں نے کہا یہ بھی ممکن نہیں ہے۔ ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے۔ اگر تم مہربانی کرو تو اپنے ہتھیار تمہارے پاس رہن رکھ دیتے ہیں۔ تو کعب اس پر راضی ہو گیا۔ محمد بن مسلمہ اور اس کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے گئے اور جب رات ہوئی تو یہ لوگ کھلے طور پر اپنے ہتھیار لے کر آئے۔ اس کو بلایا، گھر سے باہر لے کر آئے، اس پر قابو پالیا اور پھر انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ جب قتل کیا تو اس وقت حضرت حارث کا جوذکر آ رہا ہے وہ زخمی ہو گئے تھے، ان کو اپنے لوگوں کی تلوار لگ گئی تھی۔ اور پھر جب اس کو قتل کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس قتل کی اطلاع دی۔

جب صبح اس کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں بڑی سنسنی پھیل گئی۔ سب یہودی جوش میں آ گئے۔ دوسرے دن یعنی اگلے دن صبح یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا، انکار نہیں کیا نہ یہ کہا کہ اچھا مجھے نہیں پتہ، کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ پھر آپؐ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی، تحریک جنگ، فتنہ انگیزی، فحش گوئی، سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے۔ تب ان کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ ان کو پتہ لگ گیا کہ ہاں بات تو حقیقت ہے اور یہی اس کی سزا ہونی چاہئے تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم از کم آئندہ کے لئے امن اور تعاون کا معاہدہ کرو اور عداوت اور فتنہ وفساد کا بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا از سرِ نو وعدہ کیا اور یہ عہد نامہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپردگی میں دے دیا گیا۔ تاریخ میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں کہ اس کے بعد یہودیوں نے کبھی کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کر کے مسلمانوں پر الزام عائد کیا ہو کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ مغربی مؤرخین بعد میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ناجائز قتل کروایا اور یہ غلط چیز تھی۔ تو وہ لکھتے ہیں کہ یہ ناجائز قتل نہیں تھا۔ کیونکہ کعب بن اشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقاعدہ امن کا معاہدہ کر چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا تو درکنار رہا اس نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ ہر بیرونی دشمن کے خلاف مسلمانوں کی مدد کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ اس نے اس معاہدے کی رو سے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ جو رنگ مدینہ میں جمہوری سلطنت کا قائم کیا گیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدر ہوں گے اور ہر قسم کے تنازعات وغیرہ میں آپؐ کا فیصلہ سب کے لئے واجب القبول ہو گا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسی معاہدے کے ماتحت یہودی لوگ اپنے مقدمات وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور آپؐ ان میں احکام جاری فرماتے تھے۔ اب ان حالات کے ہوتے ہوئے کعب نے تمام عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھا، پیچھے کر دیا، چھوڑ دیا۔ مسلمانوں سے بلکہ حق یہ ہے کہ حکومت وقت سے غداری کی۔ یہاں مسلمانوں سے غداری کا سوال نہیں اس نے حکومت وقت سے غداری کی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سربراہ حکومت تھے اور مدینہ میں فتنہ وفساد کا بیج بویا اور ملک میں جنگ کی آگ مشتعل کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کے خلاف قبائل عرب کو خطرناک طور پر ابھارا اور مسلمانوں کی عورتوں پر اپنے جوش دلانے والے اشعار میں تشبیب بھی کہی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے کئے۔ یہ سب کچھ ایسی حالت میں کیا کہ مسلمان پہلے سے ہی جو چاروں طرف سے مصائب میں گرفتار تھے ان کے لئے سخت مشکل حالات پیدا کر دیئے اور ان حالات میں کعب کا جرم بلکہ بہت سے جرموں کا مجموعہ ایسا نہ تھا کہ اس کے خلاف کوئی تعزیری قدم نہ اٹھایا جائے۔ چنانچہ یہ قدم اٹھایا گیا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ آجکل مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعال جنگ اور سازش قتل کے جرموں میں مجرموں کو قتل کی سزا دی جاتی ہے پھر اعتراض کس چیز کا۔

اور پھر دوسرا سوال قتل کے طریق کا ہے کہ اس کو خاموشی سے کیوں رات کو مارا گیا؟ تو اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہیں تھی۔ ایک سربراہ تو مقرر کر لیا تھا، لیکن صرف اسی کا فیصلہ نہیں ہوتا تھا بلکہ اگر اپنے فیصلے کرنا چاہے تو ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خود مختار بھی تھا۔ مجموعی طور پر مشترکہ فیصلے ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور اگر اپنے طور پر قبیلوں نے کرنے ہوتے تو وہ بھی ہوتے تھے۔ تو ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا۔ کیا یہود کے پاس شکایت کی جاتی جن کا وہ سردار تھا اور جو خود مسلمانوں سے غداری کر چکے تھے، آئے دن فتنے کھڑے کرتے رہتے تھے؟ اس لئے یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ یہود کے پاس جایا جاتا۔ قبائل سُلَیم اور غطفان سے دادرسی چاہی جاتی جو گزشتہ چند ماہ میں تین چار دفعہ مدینہ پر چھاپہ مارنے کی تیاری کر چکے تھے؟ وہ بھی ان کے قبیلے تھے تو ظاہر ہے کہ ان سے بھی کوئی انصاف نہیں ملنا تھا۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اس وقت کی حالت پر غور کرو اور پھر سوچو کہ مسلمانوں کے لئے سوائے اس کے وہ کون سا راستہ کھلا تھا کہ جب ایک شخص کی اشتعال انگیزی اور تحریک جنگ اور فتنہ پردازی اور سازش قتل کی وجہ سے اس کی زندگی کو اپنے لئے اور ملک کے امن کے لئے خطرہ پاتے ہوئے خود حفاظتی کے خیال سے موقع پا کر اسے قتل کر دیتے کیونکہ یہ بہت بہتر ہے کہ ایک شریر اور مفسد آدمی قتل ہو جاوے بجائے اس کے کہ بہت سے پُرامن شہریوں کی جان خطرے میں پڑے اور ملک کا امن برباد ہو۔ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے کہ فتنہ جو ہے وہ قتل سے بڑا ہے۔

بہرحال اس معاہدے کی رو سے جو ہجرت کے بعد مسلمانوں اور یہود کے درمیان ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک معمولی شہری کی حیثیت حاصل نہیں تھی بلکہ آپؐ اس جمہوری سلطنت کے صدر قرار پائے تھے جو مدینہ میں قائم ہوئی تھی اور آپؐ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جملہ تنازعات اور امور سیاسی میں جو فیصلہ مناسب خیال کریں صادر فرمائیں۔ پس اگر آپؐ نے ملک کے امن کے مفاد میں کعب کی فتنہ پردازی کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی اس لئے تیرہ سو سال کے بعد اسلام پر اعتراض کرنے والوں کا یہ اعتراض جو ہے بالکل بودا ہے کیونکہ اس وقت تو یہودیوں نے آپؐ کی بات سن کے اس پہ کوئی اعتراض نہیں کیا اور کبھی بھی اعتراض نہیں کیا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 467 تا 473)

تو یہ تھی اس کی حالت اور بہرحال یہ ذکر ہوا تھا حضرت حارث بن اوس بن معاذؓ کا کہ یہ بھی اس قتل میں شامل تھے، اس ٹیم میں جو اس کے قتل کے لئے بھیجی گئی تھی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا اسلام پر شدت پسندی کے الزامات لگتے ہیں وہ سب الزامات بھی غلط تھے۔ وہ اس بات کا حقدار تھا کہ اس کو سزا دی جاتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سربراہ حکومت کی حیثیت سے اسے سزا دی۔ آج انہی کے واقعات پہ ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ اسلام کو بھی ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آجکل مسلمانوں کی یہی حالت ہے کہ بجائے اس کے کہ ان پرانی باتوں سے تاریخ سے سبق لیں خود فتنوں میں پڑے ہوئے ہیں اور خود فتنوں کی وجہ بن رہے ہیں حکومتوں کے اندر بھی اور مسلمان حکومتیں بھی۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان فتنوں سے بچائے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہادی کو جو اسلام کی احیائے نو کے لئے آیا ہے ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: حضورِ انور ایدہ اللہ کی مصروفیات

.... از صفحہ 1

آج شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد مکرم محبوب الرحمان صاحب کی صاحبزادی عزیزہ عالیہ رحمان صاحبہ کی تقریبِ رخصتانہ کو برکت بخشنے کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ عزیزہ کی شادی مکرم مبارک وسیم ابن مکرم کلیم وسیم صاحب (مرحوم) کے ساتھ قرار پائی تھی۔ حضورِ انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھا کر شادی کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

❁...17/دسمبر بروز سوموار: شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد حضور انور مکرم مبارک وسیم صاحب ابن مکرم کلیم وسیم صاحب (مرحوم) اور عزیزہ عالیہ رحمان بنت مکرم محبوب الرحمان صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضورِ انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھائی اور دعوتِ ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

❁...18/ دسمبر بروز منگل: آج صبح East Hampshire District Council کے چیئرمین کونسلر انتھنی ولیمز (Cllr Anthony Williams) اور سینئر کونسلر فیرِس کاؤپر (Cllr Ferris Cowper) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ یہ ملاقات تقریباً بیس منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات میں معزز کونسلرز نے جماعت احمدیہ کے منظم ہونے کی تعریف کی اور اس کے خدمتِ خلق کے کاموں کو سراہا۔ انہوں نے حضورِ انور سے ملاقات کو اپنے لئے باعثِ فخر قرار دیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے آج اس ملاقات کے بعد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہونے والی نئی تعمیرات کا معائنہ فرمانے اور ہدایات عطا فرمانے کی غرض سے سفر اختیار فرمایا۔ حضورِ انور نے اسلام آباد میں قائم عارضی مسجد میں نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں جس کے بعد لندن واپسی ہوئی۔

❁...20/دسمبر بروز جمعرات: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر وعصر سے قبل مکرم سید نعیم احمد شاہ ابن مکرم سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم (Kingston) اور مکرم حبیب الرحمان صاحب (Luton) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 7 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور نے ایک نکاح کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھایا جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کے اختتام پر دعا کروائی۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے پانچ روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، بعض ممالک کے امراء وسیکرٹریان امورِ خارجہ، ذیلی تنظیموں کے صدور، بعض حکومتی انتظامیہ کے نمائندگان اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 121/فیملیز اور 50/احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ ان احبابِ جماعت کا تعلق 17/ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جرمنی، سویڈن، ناروے، بیلجیم، سوئٹزرلینڈ، ماریشس، انڈیا، پاکستان، یوکے اور بعض عرب ممالک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

یادیں جلسہ سالانہ ربوہ کی

حمید اللہ ظفر۔ جرمنی

رات چپکے سے دسمبر نے یہ سرگوشی کی
پھر سے اک بار رلاؤں تجھے جاتے جاتے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی اور پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ 27؍دسمبر 1891ء کو قادیان دارالامان میں منعقد ہوا۔ جس میں 75 خوش قسمت مخلصین سلسلہ نے شرکت کی۔ پھر ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری جماعت کو اطلاع دی کہ ہر سال 29,28,27 دسمبر کی تاریخوں میں جلسہ منعقد ہوا کرے گا۔

شروع شروع میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام شاملین جلسہ کے لئے کھانے اور رہائش وغیرہ کا خود انتظام کرتے تھے۔ بلکہ بعض ایسے مستحقین تھے جن کو آمدورفت کے لئے بھی مدد دی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اکثر ایسے غرباء فقراء دور دراز ملکوں کے ہوتے ہیں کہ جو جاتے وقت ان کو زادراہ دے کر رخصت کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے اہتمام میں مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب بدل و جان کوشش کر رہے ہیں۔ اکثر دور کے مسافروں کو اپنے پاس سے زادراہ دیتے ہیں چنانچہ بعض کو تیس تیس یا چالیس چالیس روپیہ دینے کا اتفاق ہوا ہے۔
(کتابچہ جلسہ سالانہ شائع کردہ جماعت احمدیہ برطانیہ صفحہ 33)

ایک موقع پر تو گھر کے سارے بستر مہمانوں کو دے دیئے گئے۔ پھر خادم آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ مہمان بہت زیادہ آگئے ہیں اور بستر ختم ہو گئے ہیں۔ آپؑ نے اپنا بستر بھی مہمانوں کے لئے بھجوا دیا۔ اس وقت حضرت مصلح موعودؓ جو چھوٹے بچے تھے آپؑ کے پاس تھے۔ آپؑ نے انہیں گود میں لیا اور اوپر کمبل ڈال دیا۔ فرمایا کہ ہمارا کیا ہے ہم اسی طرح رات گزار لیں گے۔ اللہ اللہ حضور علیہ السلام کس قدر اپنے مہمانوں کا خیال رکھتے تھے۔

جلسہ سالانہ کا مستقل انعقاد دسمبر میں قادیان میں ہونا شروع ہوا۔ 27؍دسمبر 1893ء کا جلسہ بوجوہ ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن بعد میں دسمبر میں جلسہ کا انعقاد مستقل ہو گیا۔ 1946ء تک قادیان میں جلسہ سالانہ ہوتا رہا۔ تقسیم ہند کے بعد 1947ء اور 1948ء کو دو سال جلسہ سالانہ منعقد نہ ہو سکا۔

1949ء کو نئے مرکز ربوہ میں 15؍اپریل تا 17؍اپریل جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ 1966ء کو رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ 26 تا 28؍مارچ 1967ء ربوہ میں منعقد ہوا۔ اسی طرح 1967ء کا جلسہ 11 تا 13؍جنوری 1968ء منعقد ہوا۔ پھر 1968ء میں دسمبر میں 26 تا 28؍دسمبر منعقد ہوا۔ گویا اس سال 2 مرتبہ جلسہ منعقد ہوا۔ پھر 1971ء میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان ہونے والی جنگ کے باعث جلسہ سالانہ نہیں ہو سکا۔

1983ء تک ربوہ میں سالانہ جلسے ہوتے رہے۔ 1984ء میں ایک ظالمانہ آرڈیننس کی وجہ سے ربوہ میں جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔ 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ہجرت کے بعد 1985ء سے برطانیہ میں جلسے منعقد ہونا شروع ہو گئے۔ 2001ء میں جرمنی میں پہلا عالمی جلسہ من ہائم (Mannheim) کے مقام پر ہوا۔ اس سال برطانیہ میں 'منہ کھر' پھیلنے کی وجہ سے جلسہ نہیں ہو سکا تھا۔

1984ء میں ربوہ میں جلسہ سالانہ تو بند کر دیا گیا لیکن آہستہ آہستہ ملک ملک جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن قادیان اور ربوہ کے جلسوں کی یادیں ہمیشہ قلب و ذہن پر مستقل نقش ہو گئیں۔

تقسیم ہند سے پہلے لوگ دور نزدیک سے پیدل میلوں سفر طے کر کے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوتے تھے۔ میرے والد صاحب اکثر بتایا کرتے تھے کہ ہم کچھ احمدی اکٹھے ہو کر داتہ زید کا (سیالکوٹ) سے بدوملہی اور وہاں سے پھر دریائے راوی کو جو سردیوں میں خشک ہو

جلسہ سالانہ ربوہ 1983ء

جاتا تھا اور کہیں کہیں تھوڑا پانی کھڑا ہوتا تھا عبور کر کے بستی بستی گزر کر قادیان جلسہ پر پہنچا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دعا کا ایک اسی سفر کے دوران ہر سال پیش آنے والا واقعہ بڑے مزے سے سنایا کرتے تھے کہ ایک جگہ سے جب ہم گزرتے تو وہاں ایک سکھ بیٹھے ہوتے تھے۔ ساتھ ان کے کھیت تھے جہاں گنا کاٹ کر اس کا ویلنے پر رس نکالا جا رہا ہوتا اور وہ ہر جلسہ پر جانے والے کو روکتے اور کہتے یہ گنے کا رس پی کر جائیں۔ ایک دفعہ ان سے پوچھا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ تو بتایا کہ میرے والد کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ شادی کو ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا۔ کسی نے میرے والد کو کہا کہ تم مرزا قایان والے کے پاس جاؤ ان سے دعا کرواؤ تو اللہ تمہیں اولاد دے دے گا۔ چنانچہ میرے والد مرزا صاحب کے پاس قادیان گئے اور دعا کے لئے کہا۔ مرزا صاحب نے دعا کا وعدہ کیا اور فرمایا میرا اللہ تمہیں اولاد عطا فرمائے گا۔ چنانچہ مرزا صاحب کی دعا قبول ہوئی اور اللہ نے میرے والد کو بیٹا دیا۔ وہ بیٹا مَیں ہوں۔ میں مرزا صاحب کی دعا سے پیدا ہوا۔ اب میرا اتنا تو فرض ہے کہ میں ان کے مریدوں کی یہ تھوڑی سی خدمت کروں۔

قادیان دارالامان کی تو بے شمار برکات ہیں اور آج قادیان کا نام دنیا بھر میں گونج رہا ہے۔ خاکسار راقم نے تو وہ زمانہ نہیں دیکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ گزر جانے کے ایک عرصہ بعد میری پیدائش ہوئی لیکن مجھے اس طرح قادیان کی برکت کا تجربہ ہوا کہ 1987ء میں خاکسار پاکستان ایئرفورس میں ملازمت کے سلسلہ میں کراچی ڈرگ روڈ متعین تھا ان دنوں میری رہائش بیت المبارک ڈرگ روڈ کے ساتھ جماعتی گیسٹ ہاؤس میں تھی۔ اللہ نے مجھے دو بچیاں جڑواں عطا فرمائی تھیں۔ وہ بیمار تھیں ڈاکٹر نے ہدایت دی کہ انہیں گائے کا دودھ پلایا جائے۔ چنانچہ وہاں ایک آدمی کا باڑا تھا جہاں وہ بھینسوں اور گائے کا دودھ فروخت کرتا تھا۔ پہلے دن میں وہاں سے دودھ لینے گیا۔ علی ا↗ وہ دودھ دھو لیتے تھے۔ میں تاخیر سے پہنچا۔ پتہ چلا وہ دودھ بیچ کر گھر چلا گیا ہے اور بچا ہوا دودھ گھر لے گیا ہے۔ مجھے اس کے گھر کا پتہ تھا وہاں پہنچا دروازہ کھٹکھٹایا وہ باہر آیا۔ میں نے کہا مجھے گائے کا دودھ چاہئے۔ کہنے لگے دودھ تو ختم ہو گیا ہے۔ میں واپس مڑا تو پیچھے سے انہوں نے آواز دی کہ ٹھہرو تم کہاں رہتے ہو۔ میں نے کہا بیت المبارک کے سامنے گیسٹ ہاؤس میں۔ پوچھا آپ احمدی ہیں؟ میں نے کہا جی میں احمدی ہوں کہنے لگے یہ برتن مجھے دو اور اندر سے گائے کا دودھ لے آیا۔ مجھے اس پر تعجب ہوا کہ پہلے انکار کیا پھر دودھ دے دیا، راز کیا ہے؟ میرے پوچھنے پر بتایا کہ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ احمدی ہیں تو انکار نہیں کر سکا کیونکہ میرا گاؤں قادیان سے آگے تھا۔ جب کبھی دیر ہوتی اور بٹالہ سے چل کر رات پڑ جاتی تو ہم مرزا صاحب کے لنگر خانے میں رات گزارتے تھے۔ وہاں مجھے گرم گرم تازہ کھانا اور سردیوں کی یخ بستہ راتوں میں گرم بستر بھی ملتا تھا۔ تو میرا بھی فرض ہے کہ میں مرزا صاحب کے مرید کو خالی ہاتھ نہ لٹاؤں۔ پھر کہا یہ اوقات ہیں آپ اس دوران آ کر دودھ لے جایا کریں یا مجھے بتا دیں کتنا دودھ روزانہ چاہئے اتنا میں ہر دن علیحدہ کر کے رکھ لیا کروں گا جب آئیں لے جائیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

قادیان جلسہ سالانہ پر پیدل جانے کی بات ہو رہی تھی۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ایسے مخلصین سلسلہ تھے جو پیسے بچا کر جلسہ کے لئے آمدورفت کا خرچہ جمع کر کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوتے تھے۔ ان میں سے اپنے گاؤں داتہ زید کا کے اس درویش صفت بزرگ چودھری سید احمد باجوہ مرحوم کو جانتا ہوں جو مرغی کے انڈوں پر بھی چندہ دیا کرتے تھے۔ اکثر وہ گھی بیچ کر جلسہ سالانہ پر جانے کا کرایہ جمع کر لیتے لیکن ایسا بھی ہوا اور اکثر ہوا کہ جب پیسے پاس نہیں ہوتے تھے تو وہ جلسہ سالانہ ربوہ پر داتہ زید کا سے پیدل دو تین دن کا سفر طَے کر کے جایا کرتے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر پاتے کہ ان کی نسل کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے نوازا ہے اور وہ ملکوں ملکوں دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ اور میرے اس محترم بزرگ کے ایک پوتے کو اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی انتظامیہ میں خدمت کی سعادت و خدمت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

میں بچہ تھا۔ ہم داتہ زید کا جلسہ کی تیاری میں مصروف ہیں، نئے کپڑے سلوا رہے ہیں، خوشی کا عجیب سماں ہے۔ جوں جوں جلسہ کے دن قریب آتے عجیب روحانی سرور بڑھتا جاتا۔ آخر صبح جانے کے لئے والدہ سحری کو اُٹھتیں۔ راستے کے لئے پراٹھے تیار کرتیں مولی کے، آلو کے اور کبھی انڈے پراٹھے۔ صبح کی نماز کے بعد سفر شروع ہوتا۔ گاؤں سے تین چار میل پیدل منگلا نہر کے پل تک شدید سردی میں چلنا ہوتا۔ اور جب زیادہ سردی محسوس ہوتی کھیتوں سے پرالی اکٹھی کرتے اور آگ جلا کر جسم کو گرم کر لیتے اور پھر سفر شروع ہوتا۔ آخر منگلا پل پر پہنچتے تو وہاں تانگے انتظار کر رہے ہوتے تا کہ مہتہ سوجا جائیں۔ اور وہاں سے سپیشل ٹرین سے ربوہ پہنچیں۔ کچھ مرد اور کچھ خواتین بدوملہی رات مسجد میں گزار کر اگلے دن سپیشل ٹرین سے ربوہ جاتے۔ بدوملہی کی جماعت ان سب کی خوب تواضع کرتی۔ ہم مہتہ سوجا اسٹیشن پر سپیشل ٹرین کا انتظار کرتے۔ گاڑی آتی اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھتی۔ گاڑی جگہ جگہ ٹھہرتی۔ نعرے لگتے رہتے۔ گاڑی اپنی منزلیں طَے کرتی چلتی جاتی۔ شاہدرہ اسٹیشن پر دوپہر کا کھانا ہوتا۔ بلکہ 'کلو جمیعًا' کا منظر ہوتا۔ ایسے لگتا جیسے ایک ہی خاندان کے افراد اس ٹرین پر سفر کر رہے ہوں۔ ہر کوئی اپنے گھر سے ساتھ رکھے پکے کھانے نکال کر خلوص اور محبت و پیار کے ساتھ ایک دوسرے کو پیش کر رہا ہوتا۔ ایسا منظر کہیں دنیا نے کہاں دیکھا ہو گا! وہاں سے گاڑی پھر ربوہ کی طرف چلتی جاتی۔ جوں جوں ربوہ قریب آتا جاتا عجیب روحانی کیفیت طاری ہوتی جاتی۔ ٹرین کے اس سفر میں جلسہ پر جانے کا بہت سرور آتا۔ ہمارے امیر جماعت میاں جی چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب بھی ہمارے ساتھ ہوتے۔ آپ حضرت چودھری ظفر اللہ خاںؓ مرحوم کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ نارووال کی اسپیشل ٹرین کے امیر قافلہ بھی ہوتے۔ چنیوٹ آتا تو دل کی کیفیت بیان کرنا مشکل ہے۔

آخر ربوہ آجاتا! نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں میں استقبالیہ خیمہ سے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا جاتا۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت میں اھلاً و سھلاً و مرحبا اور السلام علیکم و رحمۃ اللہ کی روح آفریں صداؤں سے استقبال کیا جاتا۔ خدام احمدیت سامان اٹھا لیتے اور قیام گاہوں میں پہنچا دیتے۔ اگلے دن علی ا↗ احباب نماز تہجد کے لئے مسجد مبارک کی طرف رواں دواں ہوتے تا کہ نماز فجر اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں ادا کرنے کا شرف حاصل کر سکیں۔ ناشتہ مٹی کی بنی پیالیوں میں دال روٹی کا ہوتا۔ وہ دال بھی عجیب مزہ رکھتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت لنگر خانہ کی یہ دال لوگ پانی کی طرح پینا پسند کرتے تھے۔ شام کو آلو گوشت کا سالن مزہ دوبالا کر رہا ہوتا تھا۔

صبح جلسہ کا افتتاحی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں اکثر حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودھا کی وجد آفریں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوتا اور چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم کے بعد ہمارے دل و جان سے پیارے آقا کا دلآویز خطاب ہوتا جس سے پیاسی روحیں اپنی طراوت کا سامان کرتیں۔ علمائے احمدیت کی تقاریر، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ، مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ، مولانا محمد نذیر صاحب لائلپوری، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، کیا کیا نام لوں کہ ان میں حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحبؓ صدر عالمی عدالت انصاف پھر برصغیر کے نامور شاعر، شاعر احمدیت ثاقب زیروی صاحب کی شرکت اور موخر الذکر کی ولولہ انگیز نظمیں روح میں اتر جایا کرتی تھیں۔ ادھر جلسہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد بازار میں جدھر جائیں حضرت امیر المومنین کی تقاریر کی ریکارڈنگ کیسٹ پر چل

رہی ہوتی۔ اور کہیں ثاقب زیروی صاحب کی نظموں کی کیسٹ سے لوگ لطف اندوز ہو رہے ہوتے۔ جلسہ کے یہ تین دن بھی عجیب دن ہوتے۔ سال بھر ان کا انتظار رہتا اور ان کے گزرنے کا پتہ ہی نہ چلتا۔ ربوہ کے مکینوں کو دیکھیں تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتے! کیسے خوش نہ ہوتے، اپنے گھروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو ٹھہرانے کا انتظام جو کرتے تھے۔ ان کے لئے غریب دلہن کی طرح قیام گاہوں کو سجاتے۔ مہمان زیادہ ہوجاتے اور گھروں میں جگہ کم پڑ جاتی، لیکن دل کشادہ ہی رہتے، چنانچہ گھروں کے کمروں میں کسیر جسے ہم پرالی کہتے ہیں ڈال کر مہمانوں کو اپنے کمروں میں جگہ دے دیتے۔ اور خود اپنے ہی آنگن میں خیمے لگا کر ان میں منتقل ہوجاتے۔ جاڑے کے سخت موسم میں ان دیوانوں کی اپنے مہمانوں کے تواضع اور خدمت کرنے کا روحانی لطف تو وہی جانتے ہوں گے!

وہ لوگ آئے ہیں آنکھوں میں شمع شوق لئے
جنہیں نہ پوچھا کبھی کم نگاہ دنیا نے

اور پھر ایسا ہوتا کہ روحانی سرور سے پُر یہ تین دن گزر جاتے۔ جہاں مسیح موعود کے مہمانوں کا جھرمٹ ہوتا وہاں اداسی بسیرا کرنے لگتی اور خوشی خوشی آنے والے قافلے بوجھل دلوں کے ساتھ پھر اگلے سال انہی دنوں کے دیکھنے کی تمنا لئے اپنے گھروں کو روانہ ہوجاتے۔ ربوہ اور اہالیان ربوہ کچھ دن اداسی میں گزارتے اور پھر اگلے سال اپنے معزز مہمانوں کی خدمت کی تمنا لئے اپنے روزمرہ کے کاموں میں بادل نخواستہ ہی سہی، لیکن مصروف ہوجاتے:

یہ تین دن بھی عجب رحمتوں کے دن ہوں گے
کھِلیں گے دیدۂ و دل میں گلوں کے پیمانے
شراب نور سے دھو لو دل و نظر ثاقب
نصیب ہوں کہ نہ ہوں پھر یہ دن خدا جانے

جلسہ کی یادیں لکھتے وقت بار بار آنکھیں پرنم ہوجاتی رہیں۔ بارگاہ رب العزت میں یہ التجا لئے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ کرے کہ یہ سیاہ رات جلد ختم ہو اور ہمارے پیارے ربوہ کی رونقیں لوٹ آئیں۔ اللہ ہمیں پھر ایسے ہی نظارے دیکھنے نصیب فرمائے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: شعائر اللہ اور شعائر اسلامی
.........از صفحہ 2

المسلمین، امیر المومنین جیسی اصطلاحات کو ''شعائر اللہ'' قرار نہیں دیا گیا اور نہ ہی یہ حکم مذکور ہے کہ ان کو غیر مسلموں کی دست برد سے بچاؤ۔ اس لئے عدالتی فیصلہ میں یہ دعویٰ غلط ہے کہ قرآنِ کریم ان کے مؤقف کی تائید کر رہا ہے۔

شعائرِ اسلامی کی اصطلاح اور احادیث

شعائر اللہ کے بارے میں کچھ مختصر حقائق پیش کرنے کے بعد شعائرِ اسلامی کی اصطلاح کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ الزام بار بار لگایا جاتا ہے کہ احمدی مسلمان ''شعائر اسلامی'' استعمال کرتے ہیں اور اس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ پہلے یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ قرآنِ کریم میں کہیں پر بھی ''شعائر اِسلامی'' کی اصطلاح موجود نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کے بعد جائزہ لیتے ہیں کہ احادیثِ نبویہ میں اس بارے میں کیا راہنمائی پائی جاتی ہے۔

احادیث کی کتب میں سب سے اہم اور سب سے زیادہ معتبر احادیث کی وہ چھ کتب ہیں جو ''صحاح ستہ'' کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ صحاح ستہ میں ''شعائرِ اسلامی'' کا ذکر کہاں پر آتا ہے۔ تو یہ بات یقیناً قارئین کے لئے حیران کن ہوگی کہ صحاح ستہ میں بھی کہیں پر ''شعائرِ اسلامی'' کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ البتہ تفسیر کی کتاب درِّ منثور میں سورۃ مائدہ آیت 3 کی تفسیر میں یہ روایت درج ہے:

''ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ اور حاکم نے (حاکم نے اسے صحیح قرار دیا) ابوامامہؓ سے روایت نقل کی کہ مجھ کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی قوم کے پاس بھیجا کہ میں ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلاؤں اور ان پر شعائر اسلام کو پیش کروں۔''

اس کے بعد جو اشیاء کھانے کی اجازت نہیں ہے اور حرام قرار دی گئی ہیں ان کا ذکر شروع ہوجاتا ہے۔ اس روایت میں بھی اس بات کا کہیں ذکر نہیں کہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال غیر مسلموں کے لئے ممنوع ہے۔ یا یہ کہ ریاست کا یہ کام ہے کہ غیر مسلموں کو اس بات سے روکے کہ وہ اسلامی اصطلاحات کا استعمال کریں۔ چنانچہ یہ حقائق اس بات کو ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ دعویٰ کہ حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غیر مسلم 'شعائر اللہ' یا 'شعائرِ اسلامی' استعمال نہیں کر سکتے اور اسلامی ریاست کا یہ فرض ہے کہ انہیں ایسا کرنے سے روکے غلط ثابت ہوجاتا ہے۔

کیا ایک مذہب کے لوگ دوسرے مذاہب کے طریقِ عبادت کو اپنا سکتے ہیں؟

آخر میں اس بنیادی سوال کا جائزہ لینا ضروری ہے کہ کیا ایک مذہب یا عقیدہ سے وابستہ لوگ دوسرے مذہب یا عقیدہ کے شعائر یا رسومات یا روایات کو اپنا سکتے ہیں کہ نہیں؟ صحیح بخاری میں حضرت براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے کے بعد بھی سولہ یا سترہ ماہ کے لئے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ اور بیت المقدس یہود کا مقدس مقام اور قبلہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے حکم کے تحت آپ نے خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی شروع کی۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ۔ باب قول اللہ عزّ وجلّ واتخذوا من مقام ابراھیم مصّلی)

یہ تو سب جانتے ہیں کہ اسلام کے ظہور سے بھی بہت پہلے بیت المقدس یہود کا مقدس مقام اور قبلہ چلا آرہا تھا۔ کیا اُس وقت یہود اعتراض کر سکتے تھے کہ یہ قبلہ تو ہمارے شعائر میں سے ہے مسلمانوں کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں؟ کیا یہود اب بھی تاریخِ اسلام کے اس دَور پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ اسلام نے بڑا ظلم کیا جو ہمارے قبلہ کو اور ہمارے شعائر کو استعمال کیا۔

اب صحیح بخاری سے ہی دو روایات پیش ہیں:

1۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ یہودی عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمن سے نجات دلائی تھی۔ اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔

2۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاشورا کے دن کو یہودی عید اور خوشی کا دن سمجھتے تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔ رمضان کی فرضیت کے بعد جس کا جی چاہتا تھا وہ یہ روزہ رکھتا تھا اور جس کا جی چاہتا تھا وہ چھوڑ دیتا تھا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب صیام یوم عاشوراء)

کیا یہود اس بات پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ یہ تو ہمارے شعائر میں سے ہے اور یہ ہمارا روزہ تھا، مسلمانوں نے اس دن روزہ کیوں رکھا؟ اسلام علیحدہ مذہب ہے۔ مسلمان ہمارے شعائر کو کیوں اپناتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ انہیں اس اعتراض کا حق نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ سے محبت دونوں مذاہب میں مشترک ہے اور اسی محبت کی وجہ سے دونوں اس دن کو روزہ رکھ سکتے ہیں۔ لیکن اسی طرح کسی اور مسلک یا عقیدہ سے وابستہ افراد کو یہ حق نہیں کہ اس بات پر پابندی عائد کریں کہ جو ان سے مختلف مسلک سے تعلق رکھتا ہے وہ ان کے طریقِ عبادت کو یا کسی اور طریق کو اپنائیں۔

جہاں تک اصطلاحات کا تعلق ہے تو اسلام کے بابرکت ظہور سے دو ہزار سال قبل سے یہود کے لٹریچر میں ''نبی'' کی اصطلاح استعمال ہوتی تھی۔ کیا یہود یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ مسلمان یہ اصطلاح استعمال نہیں کر سکتے، یہ تو ہماری اصطلاح ہے۔ یا اگر اسرائیل میں کوئی متعصب یہ اعتراض کر دے کہ ختنہ تو ہماری رسم ہے اور اسلام کے ظہور سے بہت قبل یہ رسم ہمارے میں رائج تھی۔ اور ثبوت کے طور پر بائبل کی کتاب ''پیدائش'' کے باب 17 کی عبارت پیش کرے کہ یہ تو اُس عہد کی نشانی ہے جو خدا نے ہمارے ساتھ اور صرف بنی اسرائیل کے ساتھ کیا تھا۔ اس لئے اسرائیل میں مسلمانوں پر فوری پابندی لگا دی جائے کہ وہ اپنے بچوں کا ختنہ نہ کریں۔ تو کیا کوئی ذی عقل اس فرمائش کو معقول مطالبہ سمجھ سکتا ہے؟

☆...☆...☆ (جاری ہے)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ
.........از صفحہ 18

☆ دنیا کا دوسرا بڑا دریا۔ دریائے ایمیزون
☆ جنرل اختر ملک صاحب کی یاد میں جنرل عبدالعلی ملک صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''شفقت تھی بے مثال، قیادت میں فرد تھا''
☆ مکرم اعظم نوید صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''یکتائے روزگار ہیں ماں کی محبتیں''
☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''ہیں اس کی محبت میں سب اپنی مناجاتیں''

14/ستمبر 2018ء - شمارہ 37

☆ مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کی شہادت
☆ محترم نواب دین صاحب آف تہال (کشمیر)
ازمکرم ظفر احمد ظفر صاحب
☆ عبدالقدوس شہید کے بارہ میں مکرم ابن کریم صاحب کی نظم:
''گالیوں اور سختیوں پر شیوۂ صبر و رضا''

21/ستمبر 2018ء - شمارہ 38

☆ محترم عبدالرشید ملک صاحب شہید ازمکرمہ الف۔ وسیم صاحبہ
☆ مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب
ازمکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب
☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''کریں گے رخشاں تر اپنی زمینوں کو آسمانوں کو''

28/ستمبر 2018ء - شمارہ 39

☆ حضرت قاری غلام حٰم صاحبؓ ازمکرم غلام مصباح صاحب
☆ مکرم محمد نواز صاحب کی کراچی میں شہادت
☆ اکاشی کیکیو برِج۔ جاپان
☆ مکرم مبارک احمد ظفؔر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''اللہ کے فضلوں کا مورد جو بنی ہوگی''

5/اکتوبر 2018ء - شمارہ 40

☆ حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب سیالکوٹیؓ
ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
☆ مکرم مبارک محمود صاحب ازمکرم مظفر احمد درّانی صاحب
☆ مکرم مبارک احمد ظفؔر صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''جب صداقت کا کبھی اونچا عَلَم ہونے لگے''

12/اکتوبر 2018ء - شمارہ 41

☆ مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب ازمکرمہ ب۔ ودود صاحبہ
☆ مکرم محمد احمد صدیقی صاحب آف کراچی کی شہادت
☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی نظم میں سے انتخاب:
''آج ہے آزادیٔ نسواں کا چرچا ہر طرف''

19/اکتوبر 2018ء - شمارہ 42

☆ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ کی وفات
☆ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی وفات
☆ مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:
''ان کے کوچہ میں ہے جانے کا ارادہ میرا''

26/اکتوبر 2018ء - شمارہ 43

☆ مکرم آفتاب احمد خان صاحب ازڈاکٹر عبدالباری ملک صاحب
☆ تبّت۔ دنیا کی چھت
☆ مکرم محمود الحسن صاحب کی ایک غزل میں سے انتخاب:
''لب پر کوئی شکوہ نہ شکایت نہ گلہ ہے''

2/نومبر 2018ء - شمارہ 44

☆ محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب ازمکرم شریف بانی صاحب
☆ مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:
''دعا کے خزینے مَیں پانے چلا ہوں''

9/نومبر 2018ء - شمارہ 45

☆ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ
ازمکرم خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب
☆ مکرم چودھری محمد علی مضطؔر صاحب کا نعتیہ کلام:
''سوچتا ہوں کہ کوئی تجھؐ سے بڑا کیا ہوگا''

16/نومبر 2018ء - شمارہ 46

☆ شمائلِ نبوی ﷺ کی جھلک ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ رسول اللہ ﷺ کی خوراک
☆ مکرم عبدالسلام صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''محمدؐ کی جو بھی جبیں دیکھتے ہیں''
☆ مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نعت سے انتخاب:
''ہے خدا سب کے لئے نُورِ خدا سب کے لئے''

23/نومبر 2018ء - شمارہ 47

☆ آنحضرت ﷺ کا حُسنِ مزاح ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب
☆ مکرم طاہر محمود احمد صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''چمن میں ذکرِ محمدؐ سے یوں بہار آئے''
☆ مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''مَیں اپنے حوالے سے تیرے لئے کیا لکھوں''

30/نومبر 2018ء - شمارہ 48

☆ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ازمکرم بشیر احمد رفیق صاحب
☆ مکرم چودھری محمد علی صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:
''آؤ حُسنِ یار کی باتیں کریں''

7/دسمبر 2018ء - شمارہ 49

☆ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب ازمکرم زبیر احمد صاحب
☆ مکرم نوید احمد صاحب آف کراچی کی شہادت
☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا قطعہ 'ٹوٹے ہوئے کتبے':
''بزورِ ظلم و استبداد دل جیتے نہیں جاتے''

14/دسمبر 2018ء - شمارہ 50

☆ گھانا سے غلاموں کی تجارت ازمکرم فرید احمد نوید صاحب

21/دسمبر 2018ء - شمارہ 51

☆ مکرم سعد فاروق صاحب آف کراچی کی شہادت
☆ مکرم چودھری نصرت محمود صاحب کی کراچی میں شہادت
☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی غزل میں سے انتخاب:
''محبت کی زمانے سے جُدا تفسیر کرتے ہیں''

28/دسمبر 2018ء - شمارہ 52

☆ 2018ء کے الفضل انٹرنیشنل کے شماروں میں ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

...❁...❁...❁...

بقیہ: حضورِ انور کا دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا 2018ء .... از صفحہ 20

جماعت کو دیکھ رہا ہوں اور یہ مسلسل محبت، پیار اور امن کا پرچار کر رہے ہیں۔ آج پہلی مرتبہ میں نے آپ کے امام سے بھی یہی باتیں سنی ہیں اور مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اصل پیغام کا منبع کیا ہے۔ آپ کے امام کی عظیم شخصیت سے یہ اچھائیاں نکلتی ہیں اور پھر ہر جگہ نچلی سطح پر ایک ایک احمدی میں سرایت کرتی ہیں اور پھر ہر ایک ان پر عمل کر کے دکھاتا ہے۔ آپ کی یہاں آمد بہت ہی مفید ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے یہاں کے حالات کچھ خراب رہے ہیں اور امن قائم کرنے والے اداروں کو بعض کمیونٹیز سے چیلنجز کا سامنا رہا ہے۔ خوشی ہے کہ اتنی بڑی شخصیت یہاں آئی ہیں اور سب کو امن کا پیغام دیا ہے اور ساتھ لے کر چلنے کی بات کی ہے۔ **حضورِ انور کی ذات کی نمایاں خصوصیت حضور کی عاجزی اور انکساری ہے۔**

☆... **ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** مجھے اس پروگرام سے پہلے بھی حضورِ انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ میں نے حضور کی ذات میں عاجزی دیکھی ہے۔ جیسے ہی حضورِ انور تشریف لائے، مجھے آپ کی شخصیت بارُعب اور باوقار محسوس ہوئی۔ آپ ہر ایک کی بات سننے والے ہیں۔ **آپ سے مل کر محسوس ہوتا ہے کہ آپ بنی نوع انسان کا حقیقی درد رکھتے ہیں۔**

☆... **ایک خاتون نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں حضورِ انور کے قریب نہ تھی اور سکرین پر حضورِ انور کو پہلی مرتبہ دیکھا۔ **آپ کو دیکھتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسا کہ آپ کی ذات سے خدا تعالیٰ کا نور نکل رہا ہے۔** میں نے بہت سے لوگوں کو یہ تبصرہ کرتے دیکھا ہے اور میں خود اس کی گواہ ہوں۔ آپ کی موجودگی میں خدائی نور نازل ہوتا محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

☆... **Mr. Chuck Hart (سارجنٹ بالٹی مور کاؤنٹی) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب نہایت ہی مدلّل اور طاقتور خطاب تھا جس میں انہوں نے یکجہتی اور معاشرہ میں امن کے قیام اور مسلمانوں کی مسجد کی اصل غرض پر روشنی ڈالی۔ خلیفہ نے اُن اعتراضات اور غلط فہمیوں کے بھی جوابات دیئے جو آج کل کے معاشرہ میں مسلمانوں کے بارہ میں پھیلائے جاتے ہیں۔ **خلیفہ کے خطاب سے مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ واقعۃً علم ہی حقیقی طاقت ہے جس سے جہالت دُور ہوتی ہے۔**

☆... **Ms. Marie Marucci نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں آپ کی جماعت کے شعبہ تعلیم کے لئے اعزازی شیلڈز تیار کرتی ہوں۔ لہٰذا میرا جماعت کے ساتھ پہلے سے ایک تعارف ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو بذریعہ MTA تو دیکھا ہوا تھا لیکن آج پہلی بار خلیفۃ المسیح کو بنفس نفیس دیکھ کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ حضور نے جو پیغام اپنے خطاب کے ذریعہ ہم تک پہنچایا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت اور اس نازک وقت کے عین مطابق ہے۔

☆... **Mr. Russ Edwards (Government I.T. Contractor) نے بیان کیا:** آج مَیں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے فنکشن میں شرکت کی ہے۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت پسند آیا جس میں انہوں نے غیر مسلم افراد کو تسلّی دلائی ہے کہ جماعت احمدیہ کی یہ مسجد اس شہر میں امن کا ایک گہوارہ ثابت ہوگی۔

☆... **Ms. Grace Byerly نے کہا:** میں ایک ریٹائرڈ پروفیسر ہوں اور تیس سال یہودیوں اور مسلمانوں کے ساتھ کام کر چکی ہوں۔ آج خلیفۂ اسلام کو دیکھ کر اور اُن کے خطاب کو سُن کر یوں محسوس ہوا جیسے ہماری کیتھولک کمیونٹی کے مذہبی رہنما پوپ ہم سے مخاطب ہوں۔ خلیفہ کا خطاب یوں معلوم ہوتا تھا جیسے ظلمت کے پردے چاق کر رہا ہو۔ پس میں اُمید کرتی ہوں کہ لوگ خلیفہ کے خطاب کو سُن کر جہالت کو ترک کر کے روشنی کے اس نئے دَور میں داخل ہوں گے۔

☆... **Ms. Ann Hp (Nurse) نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** آپ کے خلیفہ کا خطاب سننے سے پہلے میں اُن کی پروفائل انٹرنیٹ پر پڑھ چکی تھی۔ لہٰذا بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں کہ واقعۃً جیسا خلیفہ صاحب کی شخصیت کے بارہ میں انٹرنیٹ پر پڑھا ہے ٹھیک ویسا ہی اُن کی شخصیت کو نہایت نرم خُو اور خوب سیرت پایا۔ **خلیفہ صاحب کا خطاب سمجھنے میں آسان لیکن دلوں پر ایک خاص اثر کرنے والا تھا۔** جو پیغام انہوں نے اپنے خطاب سے ہم تک پہنچایا ہے اگر اُس پر عمل کیا جائے تو یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے شہر اور تمام معاشرہ میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

☆... **Mr. Bill Millen (Retired Presbyterian پادری) نے بیان کیا:** آج کی تقریب میں آپ کی جماعت کی طرف سے مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر سن کر بہت اچھا لگا کہ آپ لوگ مذہب کو لے کر کھلے دل کے ساتھ بات کرنے کو تیار ہیں۔ نیز خطاب میں خلیفہ صاحب نے اُن مسائل کا بھی ذکر کیا جو مسلم دنیا میں آج مسلمانوں کو درپیش ہیں۔ **تقریر کے آخر پر خلیفہ صاحب کا یہ پیغام کہ ہمیں مل کر اپنے عمل اور دعا کے ذریعہ سے ایک ہوکر امن کے قیام کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے ایک ایسا اہم پیغام ہے جس میں ہماری دنیا کی بقا کے سامان ہیں۔**

☆... **Ms. Elaine Crawford (ریٹائرڈ ہائی سکول ٹیچر) نے اپنے تأثرات ان الفاظ میں بیان کئے:** خلیفہ صاحب کو دیکھ کر مَیں وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہوں کہ اُن کی شخصیت کی طرح اُن کا پیغام بھی اخلاص سے پُر ہے۔ خلیفہ کی اس دنیا میں امن کے قیام کی کوششیں ہم سب کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ ایک بات جس سے میں رنجیدہ ہوئی ہوں وہ یہ بات ہے کہ خلیفہ صاحب کو غیر مسلم احباب کو خاص طور پر یہ تسلّی دینی پڑی ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور یہ کہ ہمیں اسلام اور مسلمانوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن میں یہ بھی امید کرتی ہوں کہ حضور اس بات سے آگاہ ہیں کہ ہماری اکثریت اسلام کو پُرامن مذہب ہی سمجھتی ہے۔

☆... **Ms. Carol Rice بیان کرتی ہیں:** آج اسلام کے خلیفہ کا خطاب سن کر اور ان کو دیکھ کر ایک خاص اعزاز محسوس کر رہی ہوں کہ خدا کا ایک پیارا بندہ ہے جس نے ہم سے آج خطاب فرمایا ہے جو محض امن کی تعلیم دیتا ہے۔

☆... **Ms. Mary Ellen Vanni نے بیان کیا:** آج کے اس پروگرام سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسلام واقعۃً اپنے نام کی طرح امن پسند مذہب ہے۔ اسلام کے خلیفہ جس طرز پر خطاب کرتے ہیں اور لوگوں سے ملتے ہیں اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت ہی صاف دل شخصیت کے مالک ہیں۔ خلیفہ صاحب کی باتیں دلوں پر ایک خاص اثر کرتی ہیں جو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ مَیں امید کرتی ہوں کہ ہمارے بالٹی مور شہر میں آپ کی اس مسجد بیت الصمد کے ذریعہ سے اُمید اور امن کی ایک نئی کرن جنم لے گی۔

☆... **Ms. Barbara Baum اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں:** میں آپ کی مسجد میں آچکی ہوں۔ بہت خوبصورت عمارت ہے۔ آپ کے خلیفہ نے جو پیغام آج ہمارے شہر کے لوگوں کو دیا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت پیغام ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب کے ذریعہ سے اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں جو غلط تأثرات معاشرہ میں پھیلائے گئے ہیں اُن کا نہایت خوبصورت طریق پر جواب دیا ہے۔ **اگر ہم اُن کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں تو مَیں یقین رکھتی ہوں کہ دنیا ایک ایسے گھر کی مانند ہوجائے گی جہاں ہم سب برابر اور ایک ہوں گے۔**

☆... **Rabbi Andrew Busch نے بیان کیا:** جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی شخصیت نہایت خوبصورت اور پُروقار ہے جو فوراً دل پر اثر کرتی ہے۔ خلیفہ کی امن کے قیام کے لئے جو ایک انتھک کوشش ہے مَیں اُس کو دل کی گہرائیوں سے سراہتا ہوں۔

... ...

21ر اکتوبر 2018ء بروز اتوار

... ...

(واشنگٹن سے روانگی اور ہیوسٹن میں ورود مسعود)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق واشنگٹن سے ہیوسٹن (Houston) کے لئے روانگی تھی۔ بارہ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اِس موقع پر احباب جماعت مردوخواتین حضورِ انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضورِ انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعدازاں قافلہ واشنگٹن کے Dulles ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

بارہ بج کر 45 منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ یونائیٹڈ ایئر لائن کے سینئر سٹاف نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور حضورِ انور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ دو بجے جہاز میں بورڈنگ ہوئی اور دو بج کر پینتیس منٹ پر یونائیٹڈ ایئر لائن کی پرواز UA 484 واشنگٹن کے Dulles ایئر پورٹ سے ہیوسٹن کے جارج بُش انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

جہاز کی روانگی کے کچھ دیر بعد پائلٹ کیبن سے یہ اعلان ہوا کہ حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے جہاز میں سفر کر رہے ہیں اور ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضورِ انور کا تعارف کرواتے ہوئے کہا گیا کہ حضور ایک امن کے ایک عالمی سفیر (World Ambassador of Peace) ہیں اور دنیا میں مذہبی آزادی، رواداری اور امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

قریباً تین گھنٹے پندرہ منٹ کے سفر کے بعد جہاز ہیوسٹن کے مقامی ایئر پورٹ پر اُترا۔ ہیوسٹن کا وقت واشنگٹن کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یوایس اے اور مکرم ڈاکٹر عطاء الرب صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ ہیوسٹن نے حضورِ انور کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی۔ ہیوسٹن شہر کے میئر کا نمائندہ بھی حضورِ انور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

بعدازاں ایک سپیشل پروٹوکول کے تحت حضورِ انور ایئر پورٹ سے باہر تشریف لائے اور پانچ بج کر پندرہ منٹ پر جماعت کے سینٹر مسجد بیت السمیع کے لئے روانگی ہوئی۔

دورانِ سفر پولیس کے چھ موٹر سائیکل سوار قافلہ کو Escort کر رہے تھے جو قافلہ کے آگے چلتے ہوئے موٹروے کو کلیئر کرنے کے ساتھ ساتھ موٹروے کی طرف آنے والے تمام راستے بھی وقتی طور پر بلاک کرتے رہے۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت السمیع ہیوسٹن تشریف آوری ہوئی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے ہیوسٹن کی مقامی جماعت کے ممبران کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں Austin، Tennessee، Baltimore، Bay Point، Boston، Dallas، Chicago، Georgia، Forth Worth، Kentucky، Los Angeles، Miami، Laurel اور Silver Spring سے بھی احباب مردوخواتین بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچے تھے۔

Tennessee سے آنے والے احباب جماعت 830 میل کا سفر بارہ گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے جبکہ Georgia سٹیٹ سے آنے والے احباب 850 میل کا سفر 13 گھنٹے میں اور Kentucky جماعت سے آنے والے احباب 1050 میل کا سفر بذریعہ کار 16 گھنٹے میں طے کر کے پہنچے تھے۔

بالٹی مور (Baltimore) سے بذریعہ جہاز آنے والے احباب ساڑھے تین گھنٹے اور Bay Point اور بوسٹن سے بذریعہ جہاز آنے والے چار گھنٹے کی فلائٹ لے کر یہاں پہنچے تھے۔

اسی طرح میامی (Miami) لاس اینجلیز، Laurel، سلور سپرنگ اور واشنگٹن سے آنے والے احباب اور فیملیز ساڑھے تین گھنٹے بذریعہ جہاز سفر کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ہیوسٹن پہنچے تھے۔

مزید برآں کینیڈا اور جرمنی سے بھی بعض احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے ہیوسٹن پہنچ چکے تھے۔ اپنے آقا کا استقبال کرنے والوں کی تعداد سات صد سے زائد تھی۔

جونہی حضورِ انور کی گاڑی مسجد بیت السمیع کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی، ان تمام احباب مردوخواتین نے بڑے پرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر ایک اپنے ہاتھ

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

اُٹھائے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ بہت ہی خوشی کا سماں تھا۔ اس جماعت کے لئے یہ بہت ہی مبارک اور بابرکت دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت قدم ہیوسٹن کی سرزمین پر پہلی بار پڑے تھے۔ ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا اور کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ ہیوسٹن کے اس کمپلیکس کا کل رقبہ جس میں مسجد بیت السمیع واقع ہے، پانچ ایکڑ ہے۔ 1996ء میں یہ قطعہ زمین یہاں کے ایک مخلص دوست مکرم محمد یونس قریشی صاحب نے اڑھائی لاکھ امریکی ڈالر میں خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا۔

30؍جون 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے دورہ کے دوران اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

اس کمپلیکس کے پہلے phase کے طور پر 2001ء میں پانچ لاکھ ڈالرز کی لاگت سے دو ہال اور ایک مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ ان دونوں ہالوں میں نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔

پھر 2003ء میں محمد یونس قریشی صاحب نے ایک ملین ڈالرز خرچ کرکے مسجد بیت السمیع تعمیر کی اور یہ مسجد جماعت کو پیش کردی۔ مسجد کے ہال میں ساڑھے پانچ صد افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اب پہلے سے تعمیر شدہ ہال شعبہ ضیافت کے تحت کھانا کھانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور ان میں بعض دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔

سال 2013ء میں تین لاکھ ڈالرز کے اخراجات سے ایک گیسٹ ہاؤس اور ایک لنگر خانہ تعمیر کیا گیا۔

مسجد میں 80 گاڑیوں کو پارک کرنے کے لئے باقاعدہ پکّا احاطہ ہے۔ اس کے علاوہ مزید 160 گاڑیوں کے پارک کرنے کی گنجائش بھی موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس دورہ کے دوران یہاں وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے گئے ہیں۔

مسجد کے ساتھ مردوں کے لئے Overflow کے لئے ایک مارکی نصب کی گئی ہے۔ جس میں مزید 250 افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔

ضیافت ہال والی بلڈنگ خواتین کے نماز پڑھنے کے لئے استعمال ہورہی ہے۔ جس میں 280 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے لئے ایک مارکی بھی لگائی گئی ہے جس میں 200 خواتین کی نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

مردوں اور عورتوں کے کھانا کھانے کے لئے دو مارکیاں علیحدہ علیحدہ لگائی گئی ہیں جن میں چھ صد افراد کھانا کھاسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک مارکی شعبہ خدمت خلق کے لئے ہے۔ ایک مارکی شعبہ رجسٹریشن اور سیکیورٹی چیک کے لئے ہے جس کا ایک حصہ مردوں کے پاس اور ایک حصہ عورتوں کے پاس ہے۔ ایک مارکی فرسٹ ایڈ کے لئے ہے۔

مسجد کے اندرونی احاطہ میں پارکنگ صرف permit کے ساتھ محدود طور پر رکھی گئی ہے۔ مسجد کی زمین کے ساتھ ایک چرچ کی بلڈنگ ہے جس کی پارکنگ استعمال کرنے کی جماعت کو اجازت دی گئی ہے۔ تقریباً 30 گاڑیاں وہاں پارک ہوجاتی ہیں۔

ہیوسٹن شہر کی میٹرو کی طرف سے اُن کی پارکنگ لاٹ میں جو کہ ہماری مسجد سے دس منٹ کے فاصلہ پر ہے جماعت کے استعمال کے لئے چار صد پارکنگ سپاٹس City کی طرف سے فراہم کئے گئے ہیں جہاں سے شٹل سروسز کے ذریعہ خدام احباب کو لے کر مسجد آتے ہیں۔

مسجد بیت السمیع ہیوسٹن

مسجد، اُس کے مینار اور گنبد کو نیز اس کے سارے کمپلیکس کو بڑی خوبصورت رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔

درختوں، پودوں اور مختلف باڑوں وغیرہ پر اس طرح رنگ برنگی روشنیاں لگائی گئی ہیں کہ رات کو ان کا نظارہ بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اس کمپلیکس میں کھجور کے درخت بھی ہیں۔ ان کے تنوں کو زمین سے لے کر بلندی تک اس طریق سے رنگ برنگی بجلی کے قمقموں کی لڑیوں سے لپیٹا گیا ہے کہ وہ روشن جگمگاتے ہوئے بلند ستون نظر آتے ہیں۔ غرض یہ سارا علاقہ، یہ سارا ماحول رات بھر بڑا خوبصورت اور دل کو لبھانے والا منظر پیش کرتا ہے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب نماز مغرب و عشاء کے لئے تشریف لائے تو مسجد سے باہر درج ذیل افراد حضور انور سے ملنے کے لئے کھڑے تھے۔

1.Captain David Escabor with Precint 4 Constable Office. 2.Nasir Abbasi Deputy Sheriff Hariss County. 3.Samantha Huges Deputy Sheriff Hariss County

ان سب نے حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کی رہائش اسی کمپلیکس کے ایک حصہ میں ہے۔

... ...

22؍اکتوبر 2018ء بروز سوموار

... ...

ہیوسٹن سے روانگی اور گوئٹے مالا میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت السمیع میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ہیوسٹن سے وسطی امریکہ کے ملک گوئٹے مالا (Guatemala) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کسی بھی وسطی امریکہ کے ملک کے لئے یہ پہلا سفر تھا۔

سات بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مرد و خواتین مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ ہیوسٹن ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ ایئرپورٹ پر یونائیٹڈ ایئرلائن کے سینئر سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پروٹوکول کے تحت امیگریشن کی کارروائی کے بعد سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔ یونائیٹڈ ایئرلائن کی پرواز UA 1751 دس بج کر چالیس منٹ پر ہیوسٹن سے گوئٹے مالا کے "Guatemala City Airport" کے لئے روانہ ہوئی۔

جہاز کے روانہ ہونے کے بعد پائلٹ کیپٹن نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے جہاز پر حضرت مرزا مسرور احمد سفر کررہے ہیں۔ آپ امریکہ کے دورہ پر ہیں۔ ہم حضور کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ حضور انور امریکہ میں سینیٹرز اور کانگرس مین سے ملیں گے۔ حضور انور چیمپئن آف پیس ہیں۔ حضور گوئٹے مالا بھی جارہے ہیں۔

قریباً اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد گوئٹے مالا کے مقامی وقت کے مطابق بارہ بج کر دس منٹ پر جہاز گوئٹے مالا سٹی ایئرپورٹ پر اترا۔ گوئٹے مالا کا وقت ہیوسٹن (امریکہ) کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو مکرم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب نے حضور انور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ موصوف کی نگرانی میں ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کے تحت "ناصر ہسپتال" کی تعمیر مکمل ہوئی ہے جس کا اس سفر میں افتتاح کا پروگرام ہے۔

بعد ازاں مکرم عبدالستار خان صاحب امیر و مبلغ انچارج گوئٹے مالا اور مکرم David Gonzales جنرل سیکرٹری جماعت گوئٹے مالا نے حضور انور کا استقبال کیا۔

اس کے بعد ایک خصوصی انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے اور Hotel Porta کے لئے روانگی ہوئی۔ یہ ہوٹل ایئرپورٹ سے 40 کلومیٹر کے فاصلہ پر Antigua شہر میں واقع ہے۔ ملک کا دارالحکومت گوئٹے مالا سٹی اور Antigua قریباً جڑواں شہر ہیں۔ پولیس کی گاڑی اور موٹرسائیکل سواروں نے قافلہ کو Escort کیا۔

حضور انور کی گاڑی کے پیچھے بھی سیکیورٹی کی گاڑی تھی۔ اس سیکیورٹی اسکواڈ کا انچارج گوئٹے مالا آرمی کا ایک ریٹائرڈ جنرل تھا۔

قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد دو بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Porta آمد ہوئی جہاں احباب جماعت مرد و خواتین، بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بھرپور استقبال کیا۔ احباب نے نعرے بلند کئے۔ بچیاں اپنی لوکل زبان میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کررہی تھیں۔

استقبال کرنے والوں میں گوئٹے مالا کے مقامی احباب اور نومبائعین کے علاوہ میکسیکو، ایکواڈور، ہنڈوروس، پانامہ، کوسٹاریکا، ایل سلواڈور، پیراگوئے اور بیلیز سے آنے والے نومبائعین بھی شامل تھے۔

اس کے علاوہ امریکہ اور کینیڈا سے بھی ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت گوئٹے مالا پہنچے تھے۔ یہ سب بھی حضور انور کے استقبال کے لئے وہاں موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل کے اندر تشریف لے گئے۔

ہوٹل میں ایک ہال نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چار بج کر پچاس منٹ پر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے مسجد بیت الاوّل (گوئٹے مالا) کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد پانچ بج کر پچاس منٹ پر بیت الاوّل تشریف آوری ہوئی۔ جہاں گوئٹے مالا کے احباب کے علاوہ وسطی اور جنوبی امریکہ کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود نے حضور انور کا بھرپور استقبال کیا اور بچیوں نے اپنی لوکل زبان میں خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے آئے۔

بعد ازاں حضور انور نے مسجد اور مشن ہاؤس کی عمارت کا معائنہ فرمایا اور رہائشی حصہ بھی دیکھا۔ مسجد کے بیرونی حصہ میں مارکی لگا کر خواتین اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا اور ان کے لئے وہاں بیٹھنے کی جگہ تیار کی گئی تھی۔ حضور انور نے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔

مسجد کے بیرونی ایریا میں مزید تعمیرات کے حوالہ سے حضور انور نے جائزہ لیا۔ امیر صاحب گوئٹے مالا نے عرض کیا کہ نچلے حصہ میں سابقہ کلینک کو گیسٹ روم میں تبدیل کیا گیا ہے۔ تجویز ہے کہ یہاں پر باقاعدہ تین رہائشی اپارٹمنٹس، جن میں سے ایک اپارٹمنٹ سنگل بیڈ روم جبکہ دو عدد ڈبل بیڈ روم تعمیر کئے جائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ٹھیک ہے، اس کا جائزہ لے لیا جائے کہ جو سابقہ تعمیر ہے اس کو گرا کر بنانا ہے یا اس کو رکھ کر اس کی ہی renovation کرکے بنانے ہیں۔ لندن سے فائز صاحب آکر جائزہ لے لیں گے۔

(جاری ہے)...............

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان سے براہ راست اختتامی خطاب

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز **مؤرخہ 30؍دسمبر بروز اتوار** جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمائیں گے۔

یہ خطاب ’’مسجد بیت الفتوح لندن‘‘ سے (لندن وقت کے مطابق) **صبح 10:30 بجے** مسلم ٹیلی وژن احمدیہ انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ **براہ راست** نشر کیا جائے گا۔

احباب جماعت احمدیہ اس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں۔

(ادارہ الفضل انٹرنیشنل)

﴿انڈیا﴾

ہندوستان کے صوبہ اڈیشہ کے دارالحکومت بھوبنیشور میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

(رپورٹ: شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 23؍ستمبر 2018ء کو ہندوستان کے صوبہ اڈیشہ کے شہر بھوبنیشور کے ساوستی

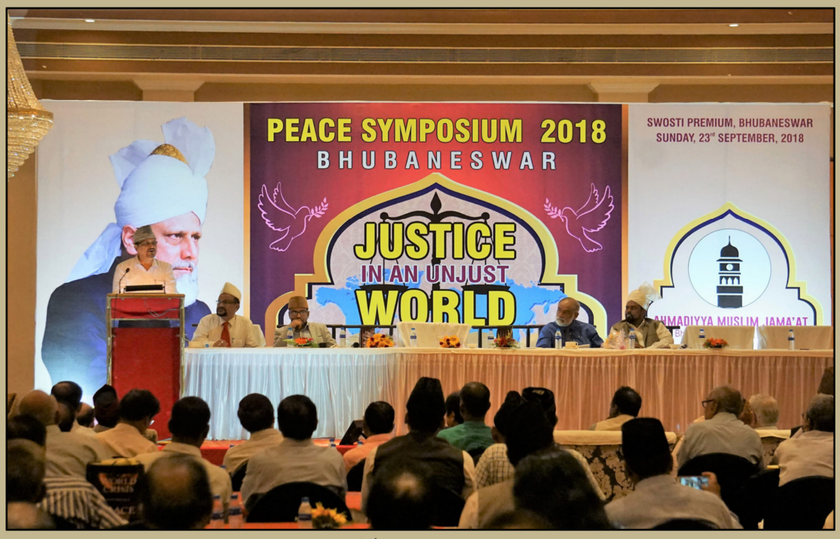

پیس سمپوزیم جماعت احمدیہ بھوبنیشور 2018ء

ہوٹل کے ہال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیس سمپوزیم بعنوان Justice in an Unjust World کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔

یہ پیس سمپوزیم مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع نیا گڑھ وخوردہ صوبہ اڈیشہ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ مہمانان خصوصی کے طور پر شری نیرنجن رتھ صاحب چیف ایڈیٹر اخبار سماج، پروفیسر پربھن کمار پٹنائک نیشنل انسٹیٹیوٹ آف لاء، شری منوج کمار مہاپترا ایڈیٹر اخبار نتی دن، شری سنتوش سنگھ سالوجا سابق ایم ایل اے نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد جماعت احمدیہ کا تعارف اور پیس سمپوزیم کے انعقاد کا مقصد بیان کرتے ہوئے مہمانان کرام کا خیر مقدم کیا گیا۔ اس کے بعد مختلف مہمانان کرام نے مرکزی موضوع سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر شاملین کو خصوصی ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی جس میں York University میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے منتخب حصے بھی شامل تھے۔

اس پروگرام میں تقریباً 200؍افراد نے شرکت کی جن میں علاقہ کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے معززین، یونیورسٹی و کالج کے وائس چانسلر، پروفیسر، لیکچرار، سکالر، ڈاکٹر، سرکاری افسران، سیاسی لیڈرران، وکلا، پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان وغیرہ بھی شامل تھے۔

اس پیس سمپوزیم کے موقع پر خصوصی بُک سٹال بھی لگایا گیا جس کے ذریعہ 200 لیف لیٹس، World Crisis and the Pathway to Peace کے 60 نسخے اور کتاب ’’نبیوں کا سردار‘‘ 70 نسخے مہمانان کرام کو تحفۃً دی گئیں۔ اس پیس سمپوزیم کی خبریں صوبہ اڈیشہ کے 10 صوبائی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ شامل ہونے والے افراد نے جماعت کے ساتھ اپنے نیک تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام امن کی کاوشوں کو سراہا۔

☆...☆...☆

﴿سویڈن﴾

سویڈن کے ایک سکول Ädelfors Folkhögskola میں تبلیغی پروگرام کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: چوہدری عطاء الرحمٰن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سویڈن کو بھی مختلف تبلیغی پروگرامز منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے جن میں بُک سٹالز، ٹی وی پروگرامز کے علاوہ تبلیغی نشستیں بھی شامل ہیں۔ اسی طرح کی ایک تبلیغی نشست مورخہ 22 نومبر 2018ء بروز اتوار سویڈن کے ایک سکول Ädelfors Folkhögskola میں منعقد ہوئی۔ اس پروگرام کا مقصد مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جمع کر کے جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرنا تھا اور ان اقوام کے مابین ہم آہنگی اور پُرامن میل جول پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ سویڈش لوگوں کے علاوہ عرب ممالک، ایران، ترکی، افغانستان وغیرہ سے تعلق رکھنے والے لوگ پروگرام میں شامل ہوئے۔ خاکسار چونکہ حال ہی میں سویڈن آیا ہے اس لئے خاکسار مع فیملی پاکستان کی نمائندگی کررہا تھا۔

تلاوت قرآن کریم مع سویڈش ترجمہ کے بعد مختلف اقوام کے لوگوں نے اپنے اپنے ملک کا تعارف پیش کیا۔ خاکسار نے پاکستان کے تعارف پر مبنی اپنی تقریر میں دیگر اہم شخصیات کے علاوہ محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بھی ذکر کیا۔ جس کے ساتھ ساتھ خاکسار کے بیٹے نے پروجیکٹر کے ذریعہ سکرین پر تصاویر بھی دکھائیں۔

پروگرام کے مطابق خاکسار کی اہلیہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعتیہ فارسی منظوم کلام ’’جان ودلم فدائے جمال محمد است‘‘ ترنم کے ساتھ پڑھنے کی توفیق پائی۔ یہ کلام مسلمان حاضرین کے دلوں پر اتنا اثر انداز ہوا کہ انہوں نے نظم کے الفاظ ’’جمال محمدؐ، آل محمدؐ، جلال محمدؐ، کمال محمدؐ وغیرہ ساتھ ساتھ دہرائے۔ حاضرین میں ایک بہت بڑی تعداد نے اس نعتیہ کلام کی بہت تعریف کی اور اپنے تأثرات وجذبات کا اظہار کیا۔

☆...ایک ایرانی دوست نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی اعلیٰ نعت پڑھی ہے۔

☆...ایک افغانی خاتون نے بطورِ خاص مبارکباد دی کہ آپ نے یہ نعتیہ کلام بہت اچھے پیرایہ میں پیش کیا۔

☆...شام سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی جانے والی نعت کو بہت سراہا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب اور بابرکت رہا جس کے ذریعہ سے اسلام احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام مختلف اقوام تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کی حاضری تقریباً 200 رہی۔

خدا کرے کہ ہم ممبران جماعت احمدیہ سویڈن کو اسلام احمدیت اور حضرت اقدس مسیح موعود ومہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام کما حقہ لوگوں تک پہنچانے کی توفیق نصیب ہو۔ آمین۔

☆...☆...☆

﴿ساؤٹومے اینڈ پرنسپ﴾

(وسطی افریقہ)

(رپورٹ مکرم انصر عباس۔ مبلغ انچارج وصدر جماعت ساؤٹومے اینڈ پرنسپ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرنسپ جزیرے میں 21 اور 22؍نومبر 2018ء کو دو روزہ فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے دو ڈاکٹر صاحبان نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اس کیمپ کے دوران 170 مریضوں کو مفت کنسلٹیشن اور ادویات کی سہولت فراہم کی گئی۔ یہ میڈیکل کیمپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

☆...☆...☆

ساؤٹومے اینڈ پرنسپ میں میڈیکل کیمپ کے دوران بچے کا معائنہ کرتے ہوئے

پیس سمپوزیم جماعت احمدیہ بھوبنیشور، حاضرین کا منظر

بقیہ: اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2018ء

.........از صفحہ 1

اصول کے اندر رہتے ہوئے نہ کئے جائیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو انسانی نفسیات کو سب سے زیادہ جانتا ہے کرنے والے احکام کے ساتھ، نہ کرنے والے احکامات کا بھی ذکر کر دیا اور فرمایا کہ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ۔ اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے۔

ان کرنے والی باتوں اور احکامات اور نہ کرنے والی باتوں اور احکامات کے ایک دوسرے سے تعلق کیا ہیں؟ اور اس کی حکمت اور فلسفہ کیا ہے؟ بظاہر نظر دیکھنے سے تو یہی لگتا ہے کہ جب عدل قائم ہو گیا، احسان کا سلوک آپس کے تعلقات میں ہو، ایتاء ذی القربیٰ کے سلوک جیسا سلوک ہو تو پھر برائی کس طرح رہے گی۔ اور جب یہ نہیں تو پھر نہ کرنے والی باتوں کے بیان کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کرنے والے احکامات اور نہ کرنے والے احکامات کے آپس کے تعلق اور حکمت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہوں گی تو پھر یہ بدیاں ہو جائیں گی۔ بجائے عدل فحشاء بن جائے گا۔ یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے۔ اور ایسا ہی بجائے احسان کے منکر کی صورت نکل آئے گی یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے۔ اور بجائے ایتاء ذی القربی کے بَغْیٌ بن جائے گا۔ یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا" فرمایا کہ "اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے اور یا حق واجب ..." میں کمی رکھنے کو بھی بغی کہتے ہیں۔ "اور یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی" زیادہ ہونا بھی "بغی ہے۔" بغی میں شمار ہوتا ہے۔ "غرض ان تینوں میں سے جو محل پر صادر نہیں ہو گا وہی خراب سیرت ہو جائے گی۔ اسی لئے ان تینوں کے ساتھ موقع اور محل کی شرط لگا دی ہے۔" فرمایا "اس جگہ یاد رہے کہ مجرد عدل یا احسان یا ہمدردیٔ ذی القربیٰ کو خُلق نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ انسان میں یہ سب طبعی حالتیں اور طبعی قوتیں ہیں کہ جو بچوں میں بھی وجود عقل سے پہلے پائی جاتی ہیں۔ مگر خُلق کے لئے عقل شرط ہے۔ اور نیز یہ شرط ہے کہ ہر ایک طبعی قوت محل اور موقع پر استعمال ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 354)

پس اسلام نے اپنے تمام احکامات کا ایک ضابطہ اور دائرہ رکھا ہے اس سے باہر نکلنا فساد کی وجہ بن جاتا ہے۔

اب میں ان نواہی کے بارے میں قرآن اور حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے باتیں بیان کروں گا۔ یہ ہماری اخلاقی اور روحانی بہتری کے لئے کس قدر اہم ہیں۔ ان کے مضمون کیا ہیں۔ ان کے معنی کیا ہیں۔ کچھ حد تک باتیں سامنے آجائیں گی۔ فحش کیا ہے؟ اردو میں ہم اس کا ترجمہ بے حیائی کر دیتے ہیں لیکن اس سے اس کی وسعت کا پتہ نہیں چلتا جو اس کے معنوں میں ہے۔

اہل لغت کے نزدیک ہر وہ چیز جو اپنی حد سے تجاوز کرے وہ فحش ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ شیطان تمہیں غریبی سے ڈراتا ہے اور فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ مفسّرین کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ شیطان تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم صدقہ نہ کرو۔

(تفسیر طبری جزء 3 صفحہ 105 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

اور بعض کے نزدیک یہاں پر فحشاء سے مراد بخل ہے اور عرب بخیل کو فاحش کہتے تھے۔ لسان العرب میں ہے کہ فاحش سے مراد وہ شخص ہے جو اخلاق میں برا، متشدد ہو اور سخت بخیل ہو۔ (لسان العرب زیر مادہ فحش)

فحشاء اور فاحشہ سے مراد سخت برائی والا گناہ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں بخل کرنا ہے۔

(تفسیر مظہری جلد اوّل صفحہ 373 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2007ء)

اور بعض کے نزدیک ہر وہ کام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہو۔ فحش اور فحشاء اور فاحشہ سے ہر ایسا قول یا فعل مراد ہے جو بہت ہی برا ہو۔ ایک پرانے مفسر علّامہ اسماعیل الحقی ہیں وہ کہتے ہیں کہ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ ایسے گناہ جو قولی اور فعلی طور پر قباحت میں بڑھے ہوئے ہوں۔ جیسا کہ جھوٹ، بہتان، شریعت کو حقیر سمجھنا، زنا اور لواطت وغیرہ ہے۔ اور ہر وہ چیز جو تجھے اللہ تعالیٰ سے روکے۔ اور اس سے تیرے تعلق کو خواہ کچھ عرصہ کے لئے ہی ختم کرے چاہے وہ مال ہو یا اولاد ہو یا ان جیسی کوئی چیز ہو وہ فحشاء میں سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے انقطاع سے زیادہ کوئی بھی چیز قبیح نہیں ہے اور اس کے اسباب بھی اسی میں شامل ہیں۔

(تفسیر روح البیان جلد 5 صفحہ 73 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پس جو چیز بھی قُبح کی طرف لے جاتی ہے وہ بھی قبیح ہے۔

پس ان معنوں سے یہ ظاہر ہوا کہ فحش اور فحشاء سے ہر ایسا قول اور فعل مراد ہے جو برا ہے، برائی کی طرف لے جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے روکنے والا ہے۔ ایک بدمذہب یا لامذہب بھی کچھ حد تک دنیاوی معاملات میں عدل کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے یا بعض معاملات میں انصاف کر سکتا ہے، انصاف کے تقاضے مکمل طور پر پورے نہ کر سکتا ہو تب بھی اپنی سوچ کے مطابق کچھ نہ کچھ انصاف کر سکتا ہے۔ لیکن اگر اس میں اخلاقی برائیاں ہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو وہ پہلے ہی نہیں مانتا تو ایسے شخص کو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کے عدل کے معیار وہ ہیں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک مومن سے چاہتا ہے کہ اس کی ظاہری نیکیاں حقیقی نیکیاں بنیں اور حقیقی نیکیاں اس وقت تک نہیں بن سکتیں جب تک اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل نہ ہو اور تقویٰ کا وہ معیار نہ ہو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ پس فحشاء سے بچتے ہوئے ایک مومن کا عدل کا معیار بھی اس سے بہت بلند ہے جو ایک دنیا دار کا ہے۔ ایک دنیادار دنیاوی معاملات میں تو جیسا کہ میں نے کہا کچھ حد تک انصاف کر سکتا ہے لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والا نہیں ہے اس لئے اس کا عدل، احسان اور اگر ایتاء ذی القربی کا سلوک بھی ہے تو وہ روحانی لحاظ سے خالی ہو گا۔ اور جب روحانیت سے خالی ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں وہ نکھار نہیں پیدا ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آئے اور انہوں نے کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ یعنی تم پر ہلاکت ہو۔ تو اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے اور اللہ تم پر غضب کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ! ٹھہرو نرمی اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے پرہیز کرو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے وہ نہیں سنا جو مَیں نے جواب دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ان پر ان کی بات واپس کر دی اور میری ان کے متعلق بات سنی جائے گی اور ان کی میرے متعلق نہیں سنی جائے گی۔

> **فُحش اور فحشاء سے ہر ایسا قول اور فعل مراد ہے جو برا ہے، برائی کی طرف لے جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے روکنے والا ہے۔**

(صحیح البخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی ﷺ فاحشا ولا متفاحشا حدیث 6030)

یہ ہے فحشاء سے بچنے کا معیار کہ دشمن کے غلط الفاظ استہزاء یا گالی پر بھی اپنے اخلاق کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ حضرت عائشہؓ نے جو جواب فرمایا تھا وہ بھی انصاف کے دائرے سے باہر نہیں تھا۔ لیکن اس میں دلی رنجش بھی شامل ہو گئی تھی اور جب یہ شامل ہو جائے تو پھر عدل کا اعلیٰ معیار نہیں رہتا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فُحش سے، بدزبانی سے پرہیز کرو۔ اس کے لئے آپ نے فُحش کا لفظ استعمال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عدل تب حقیقی طور پر قائم ہو گا جب فحشاء سے پرہیز ہو گا اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو گا۔ عَلَيْكُمْ کہہ کر اس کے الفاظ کو اس پر الٹا دیا تو یہی کافی ہے۔ پس یہ ہے وہ اُسوہ جو اس معیار کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ فاحش سے مراد وہ شخص بھی ہے جو اخلاق میں برا ہے۔ لیکن ایسے شخص سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رویّہ کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا اچھا اس برے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب وہ اندر آیا تو آپ نے بڑی نرمی سے اور اخلاق سے اس سے باتیں کیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ شخص برا آدمی ہے۔ پھر آپ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں عائشہ یہ بات ہے کہ بیشک وہ شخص بہت برا ہے جسے لوگ اس کی سخت کلامی کے ڈر سے چھوڑ دیں وہ بھی فاحش کے زمرہ میں آئے گا۔ جس کی بدکلامی زیادہ ہو، اخلاق اچھے نہ ہوں اور لوگ اس سے بچتے ہوں اور چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ شخص برا ہے کیونکہ اس کی بداخلاقی سے لوگ ڈرتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا جو الفاظ آپ نے استعمال فرمائے وہ ہیں اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب ما یجوز من اغتیاب اهل الفساد والریب حدیث 6054)۔ کہ لوگ ڈرتے ہیں اس سے اور بچتے ہیں اس کی بداخلاقی سے اور فُحش باتوں سے۔ فُحش باتیں وہی ہیں جو وہ بداخلاقی کرتا ہے اور اس کے قریب نہیں جاتے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور روایت میں فرمایا کہ میرے اپنے اخلاق ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تم نے کبھی کسی سے بداخلاقی کرتے ہوئے دیکھا ہے

(صحیح البخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی ﷺ فاحشا ولا متفاحشا حدیث 6032) جو اس برے آدمی سے بداخلاقی کروں جو میرے گھر آیا۔ پس یہ باریکی ہے اعلیٰ اخلاق کی اور جب یہ ہو تو پھر ہی حقیقی انصاف بھی قائم ہو سکتا ہے ورنہ تو دوسرے کے رویّے سے جو انصاف ہے اس پر اثر پڑ سکتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ حضرت انس سے یہ روایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز میں بے حیائی ہوتی ہے وہ اسے عیب دار کر دیتی ہے اور جس چیز میں حیا ہوتی ہے وہ اسے زینت بخشتی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی الفحش حدیث 1974)

یہاں فاحش کے مقابلے پر حیا کو رکھا ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اگر انسان حیا سے پرے ہوتا جائے تو پھر یہ دوری فاحش کی طرف لے کر جاتی ہے۔ جو مرد و عورت حیا کے پردے نہیں رکھتے وہ پھر فحشاء کی طرف چلے جاتے ہیں اور فحشاء کی طرف جانے والے پر جو ذاتی خواہشات ہیں وہ حاوی ہو جاتی ہیں اور ذاتی خواہشات حاوی ہونے والا پھر نہ عدل کر سکتا ہے نہ احسان کر سکتا ہے نہ ایتاء ذی القربیٰ کا سلوک کر سکتا ہے۔ پس اس ارشاد میں ایک انتہائی گہرائی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَاحُشَ لَيْسَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَاِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ اِسْلَامًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ اس مکمل حدیث کا ترجمہ یہ ہے جو حضرت جابر بن سمرۃؓ سے مروی ہے کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں شریک تھا۔ میرے والد حضرت سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے حیائی اور بیہودہ گوئی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اسلام کے اعتبار سے لوگوں میں عمدہ شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 18 حدیث 21120 مطبوعہ عالم الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

پھر حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جس کی فُحش گوئی سے بچا جاتا ہو۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی ﷺ فاحشا ولا متفاحشا حدیث 6032)۔ اس میں جیسا کہ لغوی معنی سے ظاہر ہے بیہودہ گوئی اور غلیظ زبان کے علاوہ بداخلاقی کا معنی بھی شامل ہے۔

پھر فاحش اور بے حیائی سے بچنے کی تلقین فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ظلم اندھیروں کی صورت میں ہو گا۔ بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سخت گوئی اور بدزبانی پسند نہیں۔ بخل سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اسی بخل نے انہیں قطع رحمی کا راستہ دکھایا سو انہوں نے رشتے ناطے توڑ دئے۔ اسی بخل نے انہیں اپنی دولت اور چیزیں اپنے پاس سمیٹ کر رکھنے کا حکم دیا سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی بخل نے انہیں گناہوں کا راستہ دکھایا سو وہ گناہ کرنے لگے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 590 حدیث 6487 مطبوعہ عالم الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

پس یہ سب باتیں جو ہیں فُحش کی قسمیں ہیں اور سب گناہوں کی طرف لے جانے والی ہیں یا خود گناہ ہیں اور اس دنیا میں ان سے بچنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پھر قیامت کے اندھیروں سے بچنے والا ہو گا۔

اس بات کو کہ بخل شیطان کا فعل ہے اور جب انسان بخیل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور بخشش سے محروم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرۃ:269) کہ شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشاء کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑی وسعتیں عطا کرنے والا اور دائمی علم

رکھنے والا ہے۔

جیسا کہ لغوی وضاحت میں یہ واضح ہو گیا ہے کہ فُحش ہر اس بدی کو کہتے ہیں جس کی برائی ظاہر ہو۔ اسی طرح فُحش بخل کو بھی کہتے ہیں اور شیطان فقر سے ڈرا کر بخل کا حکم دیتا ہے۔ بخل ایک ناپسندیدہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں۔ پس شیطان بخل سے ڈرا کر ہمیشہ بدی کا حکم دے گا۔ جب بخل سے ڈرائے گا تو اس لئے ڈرائے گا کہ تم نیکیاں نہ کرو اور بدیاں کرو۔ مثلاً اس سوچ میں ڈال دیتا ہے کہ غریب کی مدد کرو گے، چندوں کی طرف توجہ دو گے تو تمہارے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے؟ ہاں اگر لغویات پر خرچ کرنا ہے تو کہتا ہے ضرور کرو۔ بہت سی فضول خرچیاں لوگ کر جاتے ہیں اس میں کوئی کنجوسی نہیں کرتے۔ یہی حال ہم دنیا داروں کا دیکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم اللہ کے فضلوں کے وارث بنو گے۔ اس کا تجربہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بیشمار افراد کو ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ان کی فقر کی حالت نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو کشائش عطا فرماتا ہے۔

سُوء وہ برائیاں ہیں جو انسان کی اپنی ذات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ جیسے بدظنی ہے، غفلت ہے، بزدلی ہے، بے غیرتی ہے یا تکبر ہے۔ اور اس طرح کی تمام برائیاں ہیں۔ ان کا نقصان انسان کی اپنی ذات کو زیادہ ہوتا ہے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَاۡمُرُکُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَالۡفَحۡشَآءِ وَاَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔ (البقرۃ:170) کہ یقیناً وہ تمہیں محض برائی اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کے خلاف ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

ظاہر ہے جب برائی اور فحشاء کے پیچھے انسان چلے گا تو وہ بات کرے گا، وہ کہے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہے اور مختلف برائیوں میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا اور بڑھتا چلا جائے گا۔ یَاۡمُرُکُمۡ بِالسُّوۡٓءِ۔ سُوء وہ برائیاں ہیں جو انسان کی اپنی ذات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ جیسے بدظنی ہے، غفلت ہے، بزدلی ہے، بے غیرتی ہے یا تکبر ہے۔ اور اس طرح کی تمام برائیاں ہیں۔ ان کا نقصان انسان کی اپنی ذات کو زیادہ ہوتا ہے۔ بدظن جو ہے وہ بدظنی کر کے اپنے ہی دل میں کڑھتا اور سڑتا رہتا ہے۔ پریشان ہوتا رہتا ہے اور اس کا نقصان اس کی ذات کو ہی زیادہ ہوتا ہے۔ بہت سے دنیاوی لوگ میں نے اسی طرح دیکھے ہیں۔ غفلت ہے۔ کسی بھی کام سے جب غفلت انسان کو ہوتی ہے تو اس کا نقصان بھی انسان کی اپنی ذات کو ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے گناہ ہیں۔ اور یہ سب برائیاں جب بڑھتی جائیں اور انسان ان کی اصلاح کی کوشش نہ کرے تو وہ بڑھ کر پھر ایسی بدیوں میں داخل ہو جاتی ہیں جو دوسروں کو بھی نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں اور یہ فحشاء میں شامل ہیں۔ مثلاً خیانت ہے۔ چاہے کام میں خیانت ہو یا مال میں خیانت ہو اس کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ جب غلط طریق پر اپنے حالات ظاہر کر کے یہاں حکومت کے اداروں سے مالی منفعت حاصل کر لیتے ہیں تو وہ فحشاء کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کسی پر تہمت لگا کر اسے بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ بھی فُحش ہے۔ کسی کو دھوکہ دیتے ہیں یا مار پیٹ کرتے ہیں۔ غیر ضروری طرفداری کرنا ہے۔ رشوت دے کر اپنے کام دوسرے کو نقصان پہنچا کر کروانا ہے۔ جس طرح پاکستان میں اور تیسری دنیا کے بہت سے شہروں میں ہوتا ہے۔ تو پھر یہ عمل بے حیائی اور فُحش میں بڑھاتے چلے جانے والے عمل ہیں اور خدا کے مقابل کھڑا کر دیتے ہیں۔ بظاہر خدا تعالیٰ کا نام بھی لے رہے ہوتے ہیں۔ اور جب برائیاں پھیل رہی ہوں، جب ایسی صورت ہو تو پھر برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ اور جب برائیاں پھیل رہی ہوں، یہ احساس مٹ جائے کہ اپنی ذاتی برائیوں کی بھی اصلاح کرنی ہے کیونکہ یہ قومی برائیاں بن سکتی ہیں اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والی برائیاں بن سکتی ہیں۔ تو اگر یہ احساس مٹ جائے تو پھر اس سوسائٹی میں انصاف اور عدل بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور آج یہی صورت حال جو ہے ہمیں ان ملکوں میں نظر آتی ہے جہاں یہ سب کچھ مٹ رہا ہے، اخلاقی قدریں ختم ہو رہی ہیں۔

پھر فحشاء کے بعد جس بات سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے وہ مُنۡکَر ہے۔ مختلف لغات میں مُنۡکَر کے جو معنی کئے گئے ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔ امام راغب نے لکھا ہے کہ عرفان کی ضد کو انکار کہتے ہیں۔ ہر ایسے فعل کو مُنۡکَر کہتے ہیں جس کو عقول صحیحہ برا جانیں۔

(مفردات امام راغب زیر مادہ نکر)

پھر لسان العرب میں لکھا ہے اَلۡمُنۡکَر معروف کا متضاد ہے۔ اس سے مراد ہر وہ عمل ہے جس کا برا اثر ہونا شریعت نے بیان کیا ہے اور اس کو حرام قرار دیا ہے اور اس سے کراہت ظاہر کی ہے۔ پس وہ مُنۡکَر ہے۔

(لسان العرب زیر مادہ نکر)

اقرب نے لکھا ہے کہ ہر وہ بات یا فعل جس میں اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی نہ ہو مُنۡکَر کہلاتی ہے۔

(اقرب الموارد زیر مادہ نکر)

علّامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ قوت غضبیہ کا وہ اظہار جس میں افراد کو اور ایسے فعل کو ناپسند کیا جائے اسے مُنۡکَر کہتے ہیں۔

(تفسیر روح المعانی جزء14 صفحہ 610-611 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1999ء)

علّامہ جلال الدین سیوطی حضرت ابن عباس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مُنۡکَر سے مراد جھٹلانا ہے اور یہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ امر ہے۔

(تفسیر درمنثور جلد2 صفحہ 279 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

اللہ تعالیٰ نے فحشاء کے بعد مُنۡکَر سے منع فرمایا ہے اور اس تفسیر سے جو میں نے ابھی پڑھی ہے اس بات پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ بے حیائی پیدا ہو تو عدل قائم نہیں ہوتا۔ اور جب اس بے حیائی کو اس حد تک لے جایا جائے کہ وہ مُنۡکَر بن جائے تو ایسی غلط باتوں پر ضد کی جائے اور سچائی کو جھٹلایا جائے تو پھر ایسے شخص یا ایسے گروہ سے احسان کی امید نہیں کی جا سکتی۔ پس مُنۡکَر وہ ہے جو نیکیوں سے دُور ہٹنے والے ہیں۔ نفس ان پر غالب ہے۔ خود غرضی میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو جھٹلانے والے ہیں اور ظلم کے ساتھ جھٹلانے کی کوشش کرنے والے ہیں جو آجکل احمدیوں کے ساتھ بھی بعض لوگوں کی طرف سے، بعض گروہوں کی طرف سے، بعض حکومتوں کی طرف سے ہو رہا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ لَیَسۡئَلُ الۡعَبۡدَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ حَتّٰی یَقُوۡلَ مَا مَنَعَکَ اِذۡ رَأَیۡتَ الۡمُنۡکَرَ اَنۡ تُنۡکِرَہٗ فَاِذَا لَقَّنَ اللّٰہُ عَبۡدًا حُجَّتَہٗ قَالَ یَا رَبِّ رَجَوۡتُکَ وَفَرِقۡتُ مِنَ النَّاسِ۔ حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے ضرور پوچھے گا یہاں تک کہ فرمائے گا کہ تجھے کس چیز نے اس بات سے منع کیا کہ جب تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو تم اس کو ناپسند کرو۔ فرمایا کہ جب اللہ بندے پر اپنی حجت پوری کر دے گا تو بندہ کہے گا کہ اے میرے رب مجھے تجھ سے امید تھی مگر لوگوں کا ڈر تھا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب قولہ تعالیٰ یاایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم حدیث 4017)

یہ مسلمان اُمّت کے لئے ایک المیہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ نے اس کی وارننگ بھی دی ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ آیت ہر جمعہ کو پڑھی جاتی ہے اور بار بار اس کی یاد دہانی ہوتی ہے پھر بھی لوگوں سے زیادہ ڈر ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں نہیں ہے جس کی وجہ سے برائیوں میں پھر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کس طرح معلوم ہو کہ مَیں اچھا یا برا کام کر رہا ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ تم اچھا کام کر رہے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا طرز عمل اچھا ہے۔ اور جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم برا کام کر رہے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا طرز عمل برا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الثناء الحسن حدیث 4223)

پس پڑوسی کے حق کا خیال کرنا، اس کا حق دینا، نہ صرف اس کی تکالیف دُور کرنا بلکہ اسے آرام پہنچانے کی کوشش کرنا اور ہر ممکن کوشش کرنا، جب یہ ہو گا تب اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری ہو گی اور ہمسایہ بھی جب خوش ہو گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہو گا ورنہ ناخوش ہو کر ایسے لوگوں کو منکرین میں شمار کرے گا۔ مومن کی خصوصیت اور شان کیا ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ ایک مومن سے کیا چاہتا ہے؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ۔ مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 424 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فحشاء اور منکر سے بچنے کے لئے ایک نسخہ بھی عطا فرمایا ہے۔ اگر اس نسخہ کو صحیح استعمال کیا جائے تو انسان نہ صرف فحشاء اور منکر سے بچتا ہے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی بچاتا ہے۔

پس مومن کی بیشک یہ شان ہے کہ وہ بری اور غیر ضروری باتوں سے روکتا ہے۔ لیکن دوسروں کو روکنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اپنی حالت اس بات کا اثر پیدا کرنے والی بنائی جائے۔ اپنی عملی حالت کو بہتر بناؤ یہ عملی حالت کی بہتری ہی وہ طاقت رکھتی ہے جو پھر دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے اور یہ بھی بات یاد رکھنی چاہئے کہ موقع محل دیکھ کر نصیحت کی جائے۔

پس برائیوں سے روکنا بھی بڑی اچھی بات ہے اور اگر انسان دوسروں کو برائیوں سے روکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے دوسروں کو بچاتا ہے جب ان کو برائیوں سے روکتا ہے۔ لیکن موقع محل دیکھ کر۔ یہ نہیں کہ کسی کی برائی دیکھی تو پبلک میں کھڑے ہو کر اس کی برائیاں بیان کرنا شروع کر دیں یا اس کو روکنا ٹوکنا شروع کر دیا یا کوئی عہدیدار ہے تو سٹیج سے ہی اس کے خلاف باتیں کرنی شروع کر دیں۔ بہرحال یہ بہت اچھی بات ہے کہ اس کو برائیوں سے بچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچاتے ہیں اور گناہوں سے دور کرتے ہیں اگر صحیح محل پر سمجھایا جائے تو پھر یہ دوسرے پر احسان بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ شرط بہرحال ضروری ہے کہ اپنا عملی نمونہ اور موقع اور محل کے لحاظ سے بات ہو اور نرم زبان میں بات ہو اور تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ باتیں ہوں۔

پس یہ وہ خوبصورت طریقہ کار ہے جو عاجزی کے ساتھ دنیا میں نیکیاں پھیلانے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فحشاء اور منکر سے بچنے کے لئے ایک نسخہ بھی عطا فرمایا ہے۔ اگر اس نسخہ کو صحیح استعمال کیا جائے تو انسان نہ صرف فحشاء اور منکر سے بچتا ہے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی بچاتا ہے بلکہ دنیا کے لئے بھی ایک نمونہ بن کر اسے بھی تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ۔ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ (العنکبوت:46) کہ تُو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو باجماعت نماز کا حکم دیا ہے اور اَقِمِ الصَّلٰوۃَ کا مطلب بھی باجماعت نماز ہی ہے۔ یہ جہاں آپس میں محبت اور مودّت پیدا کرتا ہے وہاں بے حیائیوں اور بدکاریوں سے انسان کو بچاتا ہے۔ نماز باجماعت کی صورت میں بہت سا وقت عبادت میں گزرے گا اور انسان برائیوں کے خیالات سے بھی بچے گا۔ پس اس کا حق ادا کرتے ہوئے عبادت کی جائے تو یہ یقیناً فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے۔ برائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور مسجد میں آ کر بھی جو نماز اس سے نہ روکے جیسے بعض واقعات ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کے خلاف کینہ اور بغض پیدا ہو رہا ہو اور باتیں کی جا رہی ہوں، مسجد سے باہر نکلیں تو سڑک پر لڑائیاں ہو رہی ہوں، لوگوں کے سامنے تماشا بنا ہو ایسی نمازیں تو پھر خود نماز پڑھنے والے کو بھی گناہگار کر رہی ہوں گی اور دنیاداروں کو بھی دین سے متنفر کر رہی ہوں گی جن کے سامنے آپ نے دین پیش کرنا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز اسے فحشاء اور منکر سے نہ روکے وہ اللہ تعالیٰ سے دُوری کے علاوہ کسی چیز میں نہیں بڑھتا۔

(تفسیر طبری جزء20 صفحہ 180 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

پس نماز جو حقیقی نماز ہے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی جاتی ہے فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔ لیکن اگر اس میں دنیا کی ملونی شامل ہو جائے جیسے ہم بعض مسلمان ملکوں میں دیکھتے ہیں، غیروں کی مساجد میں بعض لوگوں میں دیکھتے ہیں کہ نمازوں کے بعد ایک دوسرے پر

کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں اور مغلظات بکی جاتی ہیں۔ ایسے نماز پڑھنے والوں کی نمازیں پھر انہیں فحشاء اور منکر سے نہیں روکتیں بلکہ انہیں مزید گناہگار بنا رہی ہوتی ہیں۔ ایسی نماز جو فحشاء اور منکر سے روکے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنانے والی ہو اس کی حالت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ 2018ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرما رہے ہیں

فرماتے ہیں کہ:

’’نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پرتَو اس پر نہیں پڑتا۔‘‘ عاجزی اور اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنا اور انکساری کی انتہا کرنا اس کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے تا کہ خدا تعالیٰ اس حقیقی نماز کا مزہ چکھائے جس سے اس کا فیضان حاصل ہوتا ہے اور فیضان اور اللہ تعالیٰ کا پرتَو اس پر پڑتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’… اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے، (بالکل ختم ہو جاتی ہے) تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔‘‘ بالکل کٹ جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کے سامنے کوئی چیز ہی نہیں ہوتی۔ ’’اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیّئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہے آگاہ کر کے بچاتی ہے۔ اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَر کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آسکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض ایک ایسی لذّت ایسا سرور حاصل ہوتا ہے (کہ) میں نہیں سمجھ سکتا کہ اُسے کیونکر بیان کروں۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 165–166)۔ اس کو بیان ہی نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔‘‘

(الحکم مورخہ 10 مارچ 1903ء جلد 7 شمارہ 9 صفحہ 8 کالم 2)

پھر فرمایا: ’’اِنَّ الۡحَسَنَاتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّئَات۔ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔ یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔‘‘ (صحیح طریقے سے نہیں پڑھتے، وہ روح نہیں ہوتی جو نماز پڑھنے کے لئے ہونی چاہئے) ’’وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا۔ اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 164)

پس ایسی نمازیں ہمیں ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب ایسی نمازیں ادا ہوں گی تو انسان بدیوں اور بدکرداری سے اور گناہ سے بچے گا اور بنی نوع انسان کے لئے بھی مفید وجود بنے گا۔ اس کی دعائیں پھر بنی نوع انسان کے لئے ٹھنڈی چھاؤں بن جائیں گی۔ اس زمانے میں دنیا پر احسان کرنے کے لئے یہی نمازیں اور دعائیں ہیں جو ہمیں پڑھنی چاہئیں تا کہ دنیا فحشاء اور منکر سے باہر آئے۔

اَلۡبَغۡیُ یا بغیٌ کے معنی کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغۡی کا استعمال کمیت اور کیفیت یعنی قدر اور وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے۔

پھر تیسری چیز جس سے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے بَغۡی ہے۔ اَلۡبَغۡیُ یا بغیٌ کے معنی کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا کے ہیں خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔ اور بَغۡی کا استعمال کمیت اور کیفیت یعنی قدر اور وصف دونوں کے متعلق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بَغَیۡتُ الشَّیۡءَ وَابۡتَغَیۡتُہٗ۔ کسی چیز کے حاصل کرنے میں جائز حد سے تجاوز کرنا۔ یَبۡغُوۡنَکُمُ الۡفِتۡنَۃَ۔ تم میں فساد ڈلوانے کی غرض سے۔ اور پھر اس کی آگے قسمیں بھی ہیں۔ بعض دفعہ اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ برے معنوں میں بھی۔ اَلۡبَغۡیُ حد سے تجاوز کرنا ہے۔ پھر اس کا معنی ظلم اور فساد بھی ہے۔ پھر اس کے معنی فساد کا ارادہ کرنا بھی ہے۔ پھر اس کا معنی حد سے تجاوز کرنا بھی ہے۔ پھر اس کا معنی حسد کرنا بھی ہے۔ اور گھوڑے کا بے چین ہونا اور اکڑنا بھی ہے۔ بارش کا بہت زیادہ برسنا بھی ہے۔

(مفردات امام راغب، اقرب الموارد زیر مادہ بغی)

حضرت ابن عباس کے حوالے سے جلال الدین سیوطی کہتے ہیں کہ اَلۡبَغۡیُ سے مراد تکبر اور ظلم بھی ہے۔

(تفسیر در منثور جلد 5 صفحہ 140 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

علامہ اسماعیل حقّی اس کے معنی لکھتے ہیں کہ لوگوں پر بغیر کسی وجہ کے ظلم کرنا۔ ان پر قابض ہونا۔ ان کے مقابل پر اپنی بڑائی کا اظہار کرنا۔ اور ان کے عیبوں کی ٹوہ میں رہنا۔ اور ان کی غیبت کرنا۔ اور طعن و تشنیع کرنا۔ اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف تجاوز کرنے کو بَغۡی کہتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان جلد 5 صفحہ 73 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

گو لغت میں بغی کا لفظ اچھے رنگ میں بھی اور مذموم دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مگر قرآن پاک میں اکثر جگہ مذموم کے لئے استعمال ہوئے ہیں جیسے فرمایا یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ (یونس:24)۔ وہ ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔ اِنَّمَا بَغۡیُکُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ (یونس:24)۔ تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہوگا۔ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیۡہِ لَیَنۡصُرَنَّہُ اللّٰہُ (الحج:61)۔ کہ پھر اس شخص پر زیادتی کی جاتی ہے تو خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ اِنَّ قَارُوۡنَ کَانَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰی فَبَغٰی عَلَیۡھِمۡ (القصص:28)۔ قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا۔

بہرحال جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے بَغۡی کا لفظ استعمال کر کے اس سے روکا ہے اور یہ منفی معنوں میں ہی ہے۔ روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا صاف دل، زبان کا سچا۔ لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ نے فرمایا پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ کوئی گناہ ہو، نہ بغاوت ہو اور نہ کینہ اور بغض ہو۔ اور نہ حسد ہو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ حدیث 4216)

پھر ایک روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا مِنۡ ذَنۡبٍ اَجۡدَرُ اَنۡ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الۡعَقُوۡبَۃَ فِی الدُّنۡیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِثۡلُ الۡبَغۡیِ وَقَطِیۡعَۃِ الرَّحِمِ۔ بغاوت اور قطع رحمی کی مثال ایسے دو گناہوں کی ہے جن کے کرنے والوں کے لئے آخرت میں سزا کو ذخیرہ کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ جلد سزا دیتا ہے۔ پس قطع رحمی کرنا، رشتوں کو نہ نبھانا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر رشتے کاٹ دینا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النھی عن البغی حدیث 4902)

بعض عورتیں خاص طور پر لکھتی ہیں کہ ان کے خاوند چھوٹی چھوٹی باتوں پر انہیں بھی قطع رحمی پر مجبور کرتے ہیں یا خود یہ رحمی رشتے چھوڑ دیتے ہیں۔ یا ان کو کہتے ہیں کہ تم نے اپنے رحمی رشتوں سے تعلق نہیں رکھنا۔ یہ گناہ ہے اور بَغۡی کے زُمرہ میں آتا ہے۔

پھر ایک روایت ہے اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلائی میں ثواب کے لحاظ سے تیز تر یہ دو چیزیں ہیں۔ نیکی کرنا اور صلہ رحمی کرنا۔ اور شر کی سزا کے لحاظ سے تیز تر یہ دو امر ہیں۔ بغاوت کرنا اور قطع تعلقی کرنا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب البغی حدیث 4212) بہت زیادہ انذار ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مسلمان کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے مصیبت کے وقت چھوڑتا ہے۔ اور تقویٰ یہاں ہے۔ اور

آپ نے اپنے ہاتھ سے دل کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا کہ کسی آدمی کے شریر ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے حقارت کے ساتھ پیش آئے۔
(مسند احمد بن حنبل جلد5 صفحہ498 حدیث16115 مطبوعہ عالم الکتب العلمیہ بیروت1998ء)

دوسرے لفظوں میں اس سے باہر نکلنا باغی بنا دیتا ہے۔ آجکل جو مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ کر رہے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فتوے کے نیچے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سزا کے مورد بننے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ کیا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے ظلم اور زیادتی سے بچنے کے لئے کس طرح دعا مانگا کرتے تھے؟ اس بارے میں ایک روایت میں ہے۔

حضرت اُمّ سلمہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ مَیں گمراہ ہو جاؤں یا مَیں پھسل جاؤں یا مَیں ظلم کروں یا میرے پر ظلم کیا جائے۔ یا مَیں جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کا سلوک کیا جائے۔
(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا خرج من بیتہ حدیث5094)

پس اس میں نفس کے شر سے بچنے اور گمراہی سے بچنے اور ظلم کرنے سے بچنے اور ظالم کے شر سے بچنے کے لئے تمام باتوں کا ذکر آ گیا بلکہ ہر قسم کی برائی سے بچنے کا ذکر آ گیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ عامر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ والی کچھ باتیں ہیں۔ اکثر لوگ انہیں نہیں جانتے۔ پس جو اِن مشتبہ باتوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے پوری احتیاط سے کام لیا اور جو اِن مشتبہ امور میں جا پڑا تو وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو اپنے ریوڑ رَکھ کے آس پاس چرا رہا ہے۔ (سرکاری رَکھ ہے) اور قریب ہے کہ اس میں ریوڑ جا پڑے۔ دیکھو ہر بادشاہ کی ایک رَکھ ہوتی ہے۔ (اس کا اپنا علاقہ ہوتا ہے جس میں جانا منع ہے۔) خیال رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی رَکھ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی باتیں ہیں۔ (جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ان کو کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی رَکھ میں جانا اور زیادتی کرنا ہے اور اس کی سزا بھی ملتی ہے۔) فرمایا خبردار! اور جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ ٹھیک ہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے۔ اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ دل ہے۔
(صحیح البخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرا لدینہ حدیث52)

پس یہ گوشت کا ٹکڑا جو ہے دل ہی ہے اور جب دل بگڑتا ہے تو فحشاء اور مُنکَر اور بَغْی سب انسان پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ اور ان چیزوں سے انسان تبھی بچ سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے جب انسان مانگے تبھی بچ سکتا ہے۔ اس کی طرف جھکے۔ اور آجکل تو ہر قدم پر یہ چیزیں موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رَکھ پہ لے جانے والی ہیں اور شیطان پوری قوت سے اپنے حملے کر رہا ہے۔ مختلف ذرائع ایسے ہیں جو پہلے فحشاء کی طرف لے جاتے ہیں۔ دین سے، اعلیٰ خُلق سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ دین کی بعض باتوں پر اعتراض پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اور جب دجّال کے دجل میں آ کر شیطان کی باتوں میں آ کر جب چھوٹی چھوٹی باتوں سے انسان ہٹتا ہے تو پھر بڑی باتوں کو بھی یا اللہ تعالیٰ کی نواہی جو ہیں جن سے روکا گیا ہے پھر ان کو بھی کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر بعض باتوں پر اعتراض کر کے دین سے مزید دور ہو جاتا ہے اور پھر بغاوت اور دین سے دُوری یہ ہوتی ہے کہ پھر دین کو ایک بوجھ سمجھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے بغاوت شروع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر یا دین کے احکامات پر اعتراض شروع ہو جاتا ہے۔ اور بغاوت یہاں تک چلی جاتی ہے کہ پھر خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انسان منحرف ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو دنیا دین سے ہٹ رہی ہے اس کی یہی وجہ ہے۔ کئی مسلمان بھی ایسے ہیں جن کو دینی احکامات کی سمجھ نہیں آتی تو سمجھتے ہیں کہ دین نئے زمانے کے لئے موزوں نہیں ہے اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بلکہ صاف کہتے ہیں کہ ہم مسلمان اپنے نام کی وجہ سے ہیں یا جس خاندان میں پیدا ہوئے اس کی وجہ سے ہیں ورنہ اسلام پر ہمیں یقین کوئی نہیں۔ مجھے ایسے لوگ ملتے رہتے ہیں تو ایسے حالات میں احمدیوں کو تو خاص طور پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر پہلے سے بڑھ کر قائم ہونا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رَکھ کا خیال رکھیں اور اپنے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر جھکائیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رَکھ میں قدم نہ رکھیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے فحشاء سے بھی بچنے والے ہوں۔ کبھی منکرین میں شامل نہ ہوں اور کبھی دل میں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے نافرمانی کا خیال نہ آئے۔

ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بھی ملتی ہے۔ حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یہ فرماتے تھے کہ اے میرے رب! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد مت کر اور میری تائید کر اور میرے مقابل کسی کی تائید مت کر اور میرے لئے تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر مت کر۔ اور مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے۔ اور اس شخص کے مقابلے میں جو مجھ پر ظلم کرے میری مدد کر۔ اے میرے رب مجھ کو اپنا شکر کرنے والا بنا۔ اور اپنا یاد کرنے والا بنا۔ اور اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا تابعدار اور اپنی طرف گڑگڑانے والا بنا۔ نرم دل اور جھکنے والا بنا۔ اے میرے رب میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ دھو ڈال اور میری دعا قبول کر اور میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان کو مضبوط کر اور میری دلیل کو مستحکم کر اور میرے دل سے بغض کو نکال دے۔
(سنن ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا سلم حدیث1510)

پس یہ دعا ایمان میں مضبوطی کے لئے کرنی چاہئے۔ بڑی وسیع دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بدصحبت سے پرہیز کرو۔ اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ۔ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو۔ اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔‘‘ کسی مذہب کسی گروہ کے آدمی کسی قوم اور کسی مذہب کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کبھی نہ کرو ’’اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ اور چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے اور چاہئے کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے۔ وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔ وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں۔ اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزّہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں۔ اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہوتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔‘‘
(کشف الغطاء، روحانی خزائن جلد14 صفحہ187–188)

پھر ایک دوسری جگہ آپ نے فرمایا کہ:

’’اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہمّ وغم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔‘‘ (صرف دنیا ہی کی چیزوں پر بھروسہ کرنے والا جو ہے وہ مشرک ہے۔) ’’قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصّوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبّر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چندروزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دُور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دُور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔‘‘
(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ63)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان لوگوں میں شامل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رَکھ میں قدم نہ رکھیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے فحشاء سے بھی بچنے والے ہوں۔ کبھی منکرین میں شامل نہ ہوں اور کبھی دل میں اللہ تعالیٰ کے حکموں سے نافرمانی کا خیال نہ آئے۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور یہی وہ مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ہم آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ آپ نے کئی جگہ فرمایا ہے کہ مجھے زیادہ فکر ایمان اور اخلاق کی درستی کی ہے۔ صرف تعداد بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر ایمان اور اخلاق میں ترقی نہیں ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ کی برکات سے دائمی فائدہ اٹھانے والا بنائے۔ جو اپنی خواہش کے باوجود نہیں آ سکے اللہ تعالیٰ انہیں بھی ان برکات سے حصہ دے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں جو احمدی اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ان برکات سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ اسیران راہ مولیٰ کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جن جن ملکوں میں احمدیوں پر سختیاں وارد کی جا رہی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ شہداء کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ایمان اور اخلاص میں بڑھائے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تمام مبلغین سلسلہ، مربیان اور معلّمین کو پہلے سے بڑھ کر اخلاص و وفا کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ جو بیعتیں حاصل ہو رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی صحیح تربیت کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ان نئے شامل ہونے والوں کے ایمان اور ایقان میں ترقی عطا فرمائے۔ تمام جماعتی کارکنان کو تقویٰ پر چلتے ہوئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت کے تمام کارکنان کو، جلسے کے تمام کارکنان کو اللہ تعالیٰ جزا دے اور اب وَائنڈ اَپ کے کام کرنے والی جو ٹیم ہے انہیں بھی احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں جائیں۔ اب دعا کرلیں۔

(دعا)

(دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:)

السلام علیکم۔ حاضری جو انہوں نے دی ہے اس کے مطابق اس سال جلسہ میں 38510 افراد شامل ہوئے اور 115 ممالک کی نمائندگی ہے۔ پچھلے سال 114 ممالک کی نمائندگی تھی اور 37393 کی حاضری تھی۔

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

2018ء میں الفضل ڈائجسٹ کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس

5/جنوری 2018ء - شمارہ 01

☆ حضرت حاجی عبدالکریم صاحب مرحوم آف کراچی

☆ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب ازمکرم رانا مبارک احمد صاحب

☆ مکرم عبدالرحیم راٹھور صاحب کی نئے سال پر ایک نظم:

''اے خدا سن اپنے بندوں کی پکار''

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب:

''مومن کے دل کا شوق ہے ارمان ہے نماز''

12/جنوری 2018ء - شمارہ 02

☆ حضرت بابو شاہ دین صاحبؓ (یکے از صحابہ 313)

ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''اللہ کے بندوں کا تو ہتھیار دعا ہے''

19/جنوری 2018ء - شمارہ 03

☆ محترم محمد رفیع جنجوعہ صاحب ازمکرمہ ر۔امجد صاحبہ

☆ محترم مظفر حسن صاحب ازمکرمہ ص۔حسن صاحبہ

☆ مکرمہ اے آر بدر صاحبہ کی حمد باری تعالیٰ میں سے انتخاب:

''جو بھی اُلفت کا تیری جام پیا کرتا ہے''

26/جنوری 2018ء - شمارہ 04

☆ حضرت میاں پیر محمد صاحبؓ ازمکرمہ ف۔فاروق صاحبہ

☆ مکرم ناصر احمد صاحب سابق محاسب وافسر پراویڈنٹ فنڈ

2/فروری 2018ء - شمارہ 05

☆ محترم چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب سابق امیر جماعت و مبلغ انچارج انڈونیشیا ازمکرمہ پروفیسر طیبہ چیمہ صاحبہ

☆ محترم محمد طفیل صاحب کا خاندان ازمکرم محمد اکرم خالد صاحب

☆ مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر کی غزل میں سے انتخاب:

''خمارِ بادہ ہستی کہیں مغرور نہ کردے''

☆ مکرم مبارک صدیقی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''مسافر بھول نہ جانا سفر دشوار ہوتے ہیں''

9/فروری 2018ء - شمارہ 06

☆ پیشگوئی مصلح موعود ''خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا''

ازمکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

☆ مکرم چوہدری نور احمد باجوہ صاحب ازمکرمہ ن۔ب صاحبہ

16/فروری 2018ء - شمارہ 07

☆ گزشتہ نوشتوں میں درج پیشگوئیوں میں سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش اور ترقیات کا ذکر ازمکرم لقمان احمد شاد صاحب

☆ خلفائے احمدیت (خلیفہ اوّل اور خلیفہ ثانی) کی لذّتِ نماز

☆ مکرمہ امۃالباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''تھی رفتار میں بجلیوں کی سی تیزی......''

23/فروری 2018ء - شمارہ 08

☆ تبلیغ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا جذبہ اور حکمت عملی

ازمکرم سیّد شمشاد احمد ناصر صاحب

2/مارچ 2018ء - شمارہ 09

☆ تربیتِ اولاد کے عملی نمونے ازمکرم حافظ عبدالحمید صاحب

9/مارچ 2018ء - شمارہ 10

☆ حضرت مرزا عبدالحق صاحب ازمکرم محمود احمد منگلا صاحب

☆ مکرم طارق محمود سدھو صاحب کی غزل میں سے انتخاب:

''جاں بلب دل کی جستجو نہ گئی''

16/مارچ 2018ء - شمارہ 11

☆ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ

ازمحترم مولانا ظفر محمد صاحب

☆ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ

ازمکرمہ شکیلہ طاہرہ صاحبہ

☆ اعزازی ڈگری کا اعجازی نشان ازڈاکٹر مطیع اللہ درد صاحب

☆ مکرم عبدالسلام اختر صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

''امامت کے بغیر ایماں درخشاں ہو نہیں سکتا''

23/مارچ 2018ء - شمارہ 12

☆ چہرے کے تأثرات ازمولانا عطاء المجیب راشد صاحب

☆ محترم شیخ امام الدین صاحب کا قبولِ احمدیت

ازمکرم شریف احمد علیانہ صاحب

☆ مکرم مظفر منصور صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''اِک نگر جب قاضیاں سے قادیاں ہونے لگا''

30/مارچ 2018ء - شمارہ 13

☆ محترم لطف الرحمٰن شاکر صاحب اور محترم عبدالجبار صاحب

ازمکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

☆ محترم چوہدری محمد یعقوب گلّا صاحب

ازمکرم انجینئر محمد ایوب صاحب

☆ مکرم ڈاکٹر مہدی علی چودھری کی نظم میں سے انتخاب:

''اے رات! ستاروں سے کہہ دے،......''

6/اپریل 2018ء - شمارہ 14

☆ محترم (بابو) محمد بخش صاحب اور اُن کا خاندان

ازمحترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

☆ سیرالیون میں میرے ابتدائی ایّام

ازمکرم محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری

☆ گولڈن گیٹ برج (Goldengate Bridge)

☆ جناب ابن آدم کے حمدیہ کلام میں سے انتخاب:

''سزاوار حمد و ثنا ایک ہے''

☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''عدو جب جَور کے تیروں کو مومن پر چلاتا ہے''

13/اپریل 2018ء - شمارہ 15

☆ جناب مسعود احمد خان صاحب دہلوی کی خودنوشت کے حوالہ سے اُن کا ذکر خیر ازمکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

☆ صحرائے اعظم افریقہ

☆ مکرمہ ا۔ق۔خانم صاحبہ کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب:

''کون ہے نفرتوں میں محبت کدہ''

20/اپریل 2018ء - شمارہ 16

☆ زودنویس محترم مولانا محمد یعقوب طاہر صاحب

ازمکرم فیض احمد صاحب گجراتی

☆ مکرم مبشر احمد وسیم صاحب ازمکرم منصور احمد صاحب

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی غزل میں سے انتخاب:

''کوئی کاریگری کر دے''

27/اپریل 2018ء - شمارہ 17

☆ صدسالہ خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاریخی انٹرویو

☆ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''اس ارمغانِ زیست کا ارماں تمہی تو ہو''

4/مئی 2018ء - شمارہ 18

☆ صدسالہ خلافت جوبلی 2008ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاریخی انٹرویو (قسط دوم)

☆ مکرمہ فریحہ ظہیر صاحبہ کے کلام میں سے انتخاب:

''چمن کے پتے پتے پر لکھا نامِ خلافت ہے''

☆ مکرم محمد اسلم صابر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''زمیں پہ خدا کی ہے رحمت خلافت''

11/مئی 2018ء - شمارہ 19

☆ اسلام کی تاریخ کے دو ادوار (یعنی خلافت اور خلافت کے بعد کا زمانہ) ازحضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحبؓ

18/مئی 2018ء - شمارہ 20

☆ خلافت احمدیہ سے عشق ووفا کے والہانہ نظارے

ازمکرم راشد مجید صاحب

25/مئی 2018ء - شمارہ 21

☆ خلفائے احمدیت کی حسین یادیں ازمکرم انور احمد رشید صاحب

☆ سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

ازمکرم مقصود الحق صاحب اور مکرم انور احمد خان صاحب

☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

''جس کا ہر روز رہا فضل کی برسات سے پُر''

یکم جون 2018ء - شمارہ 22

☆ قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کی سچی لگن کے چند دلکش واقعات ازمکرم عبدالسمیع خان صاحب

☆ مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''متّقی ہونے کا سب سامان ہے رمضان میں''

8/جون 2018ء - شمارہ 23

☆ حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کے اخلاقِ حسنہ

ازمکرم ملک منور احمد جاوید صاحب

☆ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ازجناب واجد شمس الحسن سابق ہائی کمشنر پاکستان (اردو ترجمہ مکرم زکریا ورک صاحب)

☆ محترم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ

ازمکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

☆ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

''خوشا نصیب کہ تم اس جہاں میں آ بیٹھے''

15/جون 2018ء - شمارہ 24

☆ حضرت ابودُجانہ انصاریؓ ازمکرم حافظ مظفر احمد صاحب

☆ حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ ازمکرم منور احمد خورشید صاحب

☆ جنوبی امریکہ کا قدیم قبیلہ اِنکا (Inca)

☆ مکرم عبدالشکور صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''ظاہر رضائے یار کے عنواں ہوئے تو ہیں''

22/جون 2018ء - شمارہ 25

☆ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی شہادت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بنائی جانے والی ایک سازش

ازمکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

29/جون 2018ء - شمارہ 26

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی مجالس میں فری میسن کا ذکر

☆ مکرم طارق احمد صاحب شہید ابن مکرم مبارک احمد صاحب

☆ مکرم منظور احمد صاحب کوئٹہ کی شہادت

☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

''کہتے ہو داستانِ وفا کو رقم کروں''

6/جولائی 2018ء - شمارہ 27

☆ محترم بریگیڈیئر محمد وقیع الزمان خان صاحب

ازمکرم ماجد احمد خان صاحب

☆ مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی شہادت

☆ اخبار 'الفضل' کے ذریعہ ہونے والی چند پاکیزہ تبدیلیاں

ازمکرم عبدالسمیع خان صاحب

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک مختصر نظم:

''زخموں سے چُور چُور تھا لب پہ گِلہ نہ تھا''

☆ مکرم بشارت محمود طاہر صاحب کی نظم سے انتخاب:

''بَن پڑا جو بھی مخالف نے ستم رکھا ہے''

☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی نظم سے انتخاب:

''رہتی دنیا تک جو چمکے تُو نے ایسا کام کیا''

☆ مکرم طاہر محمود احمد صاحب کی ''الفضل'' اخبار کے بارہ میں کہی گئی نظم سے انتخاب:

''مری تخلیق سے پہلے ......''

13 جولائی 2018ء - شمارہ 28

☆ بابرکت دوریاں جو خدا کی خاطر اختیار کی گئیں

ازمکرم مبارک احمد طاہر صاحب

☆ مکرم چوہدری نعیم احمد گوندل صاحب آف کراچی کی شہادت

☆ دوشہروں کا حسین ملاپ 'بوڈاپسٹ'

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے کلام میں سے انتخاب:

''پیشِ نظر ہے بیعتِ صداقت کا راستہ''

20/جولائی 2018ء - شمارہ 29

☆ محترم چودھری شبیر احمد صاحب ازمکرم عبدالخالق خان صاحب

☆ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

''آج رخصت ہو گیا خدمت کا جو مینار تھا''

☆ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم میں سے انتخاب:

''وہ تھا خادم ثانی سے اوّل وکیل المال تک''

27/جولائی 2018ء - شمارہ 30

☆ محترم عبدالرشید رازی صاحب ازمکرم عبدالقدیر رازی صاحب

☆ مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کی وفات

☆ مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب ازمکرم انور احمد مبشر صاحب

☆ مکرم رانا اقبال الدین صاحب ازمکرمہ ح۔شاہدہ صاحبہ

☆ مکرم منور احمد کنڈے صاحب کی غزل میں سے انتخاب:

''رہ میں خُلدِ بریں آ جائے''

3/اگست 2018ء - شمارہ 31-32

☆ پنجابی الہام ''عشق الٰہی منہ پروسّے ولیاں ایہی نشانی''

ازمکرم عبدالقدیر قمر صاحب

☆ بلوچ قبیلہ کے سردار حضرت سردار امام بخش خان صاحب قیصرانیؓ اور آپؓ کی اہلیہ حضرت سردار بیگم صاحبہؓ

ازمکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی نظم سے انتخاب:

''کیا کریں، محدود ہے اپنا سخن''

☆ مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''ہو سایہ فگن سر پہ ترے خیر کا بادل''

☆ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''جس راہ گزر سے ہو گزر آپ کا سائیں''

17/اگست 2018ء - شمارہ 33

☆ تاریخ پاکستان کے بعض اہم واقعات اور شخصیات کا تعارف (پاکستان کا پرچم، قومی ترانہ، گوادر کی پاکستان میں شمولیت، اقوام متحدہ کی رُکنیت، ریڈیو پاکستان لاہور کا آغاز، لاہور کا عجائب گھر، پہلی مردم شماری، ڈاک ٹکٹ)

(مرسلہ: مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب)

☆ مکرم انور ندیم علوی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''یہ پاک دھرتی حسیں ہے اتنی''

24/اگست 2018ء - شمارہ 34

☆ بانئ پاکستان محمد علی جناح ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب

☆ مکرم محمود الحسن صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''فخرِ پاکستان تھا عبدالسلام''

31/اگست 2018ء - شمارہ 35

☆ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں شامل پاکستانی افراد، واقعات اور اشیاء کے ریکارڈز

☆ اعزازات (عزیزم محمد یحیٰی صاحب + مکرم غالب احمد طاہر صاحب + مکرمہ نائمہ مبارک صاحبہ + مکرمہ کنزہ بشریٰ صاحبہ + مکرم سیّد نادر سیّدین صاحب + مکرمہ انیلہ عارف صاحبہ + مکرمہ ملیحہ سلیم صاحبہ + مکرم توقیر احمد صاحب)

☆ جزیرہ مالٹا

☆ پیٹروناس ٹاورز۔ملائیشیا

☆ مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''رہبر کے لئے دوستو راہوں کو سجا دو''

☆ مکرم نسیم سیفی صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب:

''چاند چمکے گا، ستارے جھلملاتے جائیں گے''

7/ستمبر 2018ء - شمارہ 36

☆ وقت کی اہمیت۔دینی ودنیاوی نقطۂ نگاہ سے

ازمکرم ندیم احمد فرخ صاحب

☆ جنرل عبدالعلی ملک صاحب

☆ 'فاتح چھمب' جنرل اختر حسین ملک کو کمان سے ہٹانے کا واقعہ (مرتّبہ: پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب)

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

December 28, 2018 – January 03, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday December 28, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 64.
01:25	Waqfe Nau Ijtema Girls: Rec. February 28, 2015.
02:10	In His Own Words
02:45	Spanish Service
03:20	Ashab-e-Ahmad: the life of Hazrat Mirza Kabiruddin Ahmad (ra).
03:50	Quran Class: Surah Ambiyaa, verses 1 - 30 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class no. 166, recorded on December 10, 1996.
05:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 65.
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on January 21, 2018.
08:00	The Prophecy Of Khilafat: the re-establishment of Khilafat on the precepts of prophethood.
08:20	Attractions Of Australia: Programme no. 2.
08:55	Waqfe Nau Ijtema Khuddam & Atfal: Recorded on March 1, 2015.
09:55	In His Own Words: Divine Manifestations.
10:25	Food For Thought: Programme no. 3.
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:40	Noor-e-Mustafwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 48.
12:00	Tilawat [R]
12:30	Live From Baitul Futuh Mosque
13:00	LIVE Friday Sermon
14:00	Live From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane: Recorded on April 2, 2016.
15:30	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as).
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Noor-e-Mustafwi (SAW) [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 54-88.
18:30	Beacon Of Truth: Recorded on January 21, 2018.
19:30	Waqfe Nau Ijtema Khuddam & Atfal 2015 [R]
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:00	In His Own Words: Today's episode is about the book 'Divine Manifestations'.
21:35	Friday Sermon [R]

Saturday December 29, 2018

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:40	Noor-e-Mustafwi (SAW)
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Waqfe Nau Ijtema Khuddam & Atfal 2015
02:30	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
04:05	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
05:10	Hazrat Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
05:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith: prayer.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 5.
07:05	Truth Matters
07:30	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 50.
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Seerat-un-Nabi (SAW): The topic of discussion is 'trust in Allah'.
15:45	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper): the fifth successor of the Promised Messiah (as).
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on December 22, 2018.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 89-127.
18:30	Truth Matters [R]
19:00	Open Forum
19:30	Dua-e-Mustaja'ab
20:00	Huzoor's (aba) Jalsa Salana UK Concluding Address: Recorded on August 1, 2010.
21:30	International Jama'at News
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper) [R]

Sunday December 30, 2018

00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's (aba) Jalsa Salana UK Concluding Address 2010
03:00	Truth Matters
03:25	Open Forum
04:00	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
05:10	Seerat-un-Nabi (SAW)
05:50	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper)
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 65.
07:00	Rah-e-Huda
08:35	The Review Of Religions: Programme no. 05.
09:05	In His Own Words
09:40	History Of Jalsa Salana
10:30	LIVE Jalsa Salana Qadian 2018
13:00	Tilawat [R]
13:10	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018
14:20	Shotter Shondhane: Recorded on April 2, 2016.
15:20	Jalsa Salana Qadian 2018 [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 128-152.
18:35	Story Time: Programme no. 53.
19:00	Live Face 2 Face: Worldwide Khuddamul Ahmadiyya compete in giving the best possible responses to contemporary issues.
20:05	Jalsa Salana Qadian 2018 [R]
22:35	Karwan-e-Waqfe Jadid
23:30	The Review Of Religions

Monday December 31, 2018

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Jalsa Salana Qadian 2018
03:55	Aadab-e-Zindagi: New Year.
04:25	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
05:30	The Review Of Religions
06:00	Tilawat& Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 05.
07:05	Rencontre Avec Les Francophones: Session no. 15. Recorded on December 15, 1997.
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as): the life and character of the Promised Messiah (as).
08:20	Beautiful Hyderabad
08:55	Peace Symposium: Recorded on March 14, 2015.
09:40	In His Own Words: Lecture Lahore.
10:15	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper): the fifth successor of the Promised Messiah (as).
10:25	Swahili Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on July 20, 2018.
11:55	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel
12:55	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Peace Symposium 2015 [R]
15:50	In His Own Words
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 153-180.
18:30	Somali Service: Programme no. 8.
19:10	Beautiful Hyderabad
19:45	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper) [R]
20:00	Peace Symposium 2015 [R]
20:45	In His Own Words
21:20	Signs Of The Latter Days: Programme no. 8.
22:00	Aadab-e-Zindagi
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday January 01, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Peace Symposium 2015
02:20	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
04:40	Signs Of The Latter Days
05:25	Beautiful Hyderabad
06:00	Tilawat: Surah Al-Qalam, verses 18-49.
06:15	Dars-e-Malfoozat: plague and repentance.
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
07:05	Liqa Maal Arab: Recorded on May 7, 1996.
08:10	Story Time: Programme no. 54.
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat: Recorded on May 13, 2016 in Malmo, Sweden.
09:50	In His Own Words
10:30	Kasre Saleeb: Christianity and its beliefs.
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat 2016 [R]
15:50	In His Own Words [R]
16:25	Face 2 Face: Recorded on December 30, 2018.
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:30	Rah-e-Huda
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat 2016 [R]
20:50	In His Own Words [R]
21:30	Aadab-e-Zindagi [R]
22:05	Liqa Maal Arab [R]
23:20	Life Of Promised Messiah (as)

Wednesday January 02, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:40	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna & Nasirat 2016
02:05	In His Own Words
02:35	Face 2 Face
04:15	Liqa Maal Arab
05:20	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
05:25	Kasre Saleeb
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
07:00	Question And Answer Session: Rec. July 9, 1995.
08:00	Quiz Qur'an-e-Kareem
09:00	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: Recorded on September 26, 2010.
10:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:50	Masjid Yadgar Rabwah
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
14:10	Bangla Shomprochar
15:20	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2010 [R]
16:25	Moshaa'irah
17:10	Tasheez-ul-Azhan
17:30	Al-Tarteel: Lesson no. 5.
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 9-41.
18:35	French Service: Lumiere Sur Hadiths.
19:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
20:00	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2010 [R]
21:05	In His Own Words
21:40	Moshaa'irah
22:30	Question And Answer Session [R]

Thursday January 03, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05	Al-Tarteel
01:35	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: Recorded on September 26, 2010.
02:40	In His Own Words
03:15	Quiz Qur'an-e-Kareem
04:05	Question And Answer Session
05:00	Moshaa'irah
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat: plague: wrath of God.
06:25	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
07:00	Quran Class: Qur'anic verses of Surah Taa Haa, verses 106 - 136 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Rec. December 9, 1996.
08:10	Islamic Jurisprudence
08:55	MTA International Conference: Recorded on March 22, 2015.
09:40	In His Own Words: Today's episode is about 'Lecture Ludhiana'.
10:15	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
10:50	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 28, 2018.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
14:40	In His Own Words [R]
15:20	Persian Service
15:50	Friday Sermon [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah Al-Anfaal, verses 1-70.
18:30	LIVE Messiah Of The Age: A discussion programme about the Promised Messiah (as).
19:35	Ashab-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Sheikh Muhammad Hussain (ra) and Hazrat Muhammad Ayub (ra).
20:05	Friday Sermon: Recorded on December 21, 2018.
21:10	In His Own Words [R]
22:20	Quran Class [R]
23:25	The Review Of Religions

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 25 Friday 28 December 2018 Issue No. 52

امیرالمومنین حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا اکتوبر، نومبر2018ء

☆... پرامن معاشرہ کے لئے ہمیں اعلیٰ قیادت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضورِانور کا وجود ہے۔☆... میں خلیفہ سے اور احمدیہ جماعت سے بہت متأثر ہوا ہوں اور خواہش رکھتا ہوں کہ اور بہت سے ایسے مواقع پیدا ہوں جہاں احمدیہ جماعت اپنے عملی نمونہ سے معاشرے کو پُرامن بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی رہے۔☆... آپ مسجد کو امن، محبت اور بھائی چارے کی جگہ قرار دے رہے تھے اور میں اس کی گواہ ہوں۔ میں یہاں آ کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ میں دیگر عالمی رہنماؤں سے بھی مل چکی ہوں لیکن حضورِانور کی ذات میں ایک جاذبیت ہے۔ آپ کی باتیں دل سے نکلتی محسوس ہوتی ہیں، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان میں مخفی کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں تھا۔☆... خلیفہ کی شخصیت کو اگر ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو انہیں سراپا امن کہا جاسکتا ہے۔

(مسجد بیت الصمد کی ریسیپشن پر آنے والے مدعوین کے تأثرات)

مسجد بیت الصمد کی افتتاحی ریسیپشن کے بعد مہمانوں کے تأثرات، واشنگٹن سے ہیوسٹن روانگی، ایک روز قیام اور پھر گوئٹے مالا میں ورودِ مسعود

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

20/اکتوبر2018ء بروز ہفتہ

(حصہ سوم آخری)

... ...

مسجد بیت الصمد کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تأثرات (گزشتہ سے پیوستہ)

☆... **ایک خاتون نے کہا:** میں ہر اتوار کو چرچ میں دنیا کے امن کے لئے دعا کرتی ہوں۔ حضورِانور نے کہا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کے قریب آنا ہے، ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا ہے نہ کہ ایک دوسرے کے مذہب و عقیدہ و قومیتوں سے خوف کھانا ہے۔ ہمیں ایسا ہی ہونے کی ضرورت ہے۔ میں اسی لئے یہاں آئی ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں حضورِانور سے مل سکوں لیکن یہاں بہت سے افراد ہیں، شاید یہ میرے لئے ممکن نہ ہو۔

☆... **ایک طالبہ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضورِانور کے خطاب نے ہم میں ایک جان ڈال دی ہے۔ مجھ میں یہاں آ کر فخر کا احساس ہو رہا ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ ہم سب انسان ہیں اور حضور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جب ہم سب ایک جیسے انسان ہیں تو پھر ہم میں کسی قسم کی نفرت کی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ہمیں آج اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے کام کرنا ہے۔ میرے لئے یہ باتیں بہت ہی تقویتِ ایمان کا باعث بنی ہیں۔ بہت ہی متأثر کُن خطاب تھا۔

☆... **کیپٹن جوزف Conger اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

میرا گزشتہ کچھ عرصہ سے جماعت سے رابطہ ہے اور یہ بہت ہی تعاون کرنے والی جماعت ہے۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ حضورِانور کا خطاب بہت متأثر کن تھا۔ پرامن معاشرہ کے لئے ہمیں اعلیٰ قیادت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضورِانور کا وجود ہے۔

☆... **سیکرٹری آف سٹیٹ John Robin Smith نے پروگرام کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

حضورِانور سے مل کر بہت اچھا لگا۔ ڈِنر پر حضورِانور کے قریب بیٹھنا ایک بہت ہی اعزاز کی بات تھی۔ اور دوسری طرف حضورِانور کے بھائی تشریف فرما تھے۔ میری دونوں سے بہت اچھی گفتگو ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امن کا قیام اور دیگر مذاہب کا احترام کرنا ایک شاندار پیغام تھا۔ میں نے گزشتہ چار سال سے دیکھا ہے کہ دیگر مذاہب سے رابطے کرنے کا کافی فائدہ ہوا ہے۔ حضورِانور نے جو نصائح کی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام باتیں امن کے قیام میں اور معاشرے کی بہتری میں کلیدی کردار ادا کریں گی۔ بعض اوقات ہمارے معاشرے پر مشکل وقت بھی آتا ہے لیکن اچھے کام بھی ہو رہے ہیں، جیسا کہ آج کا پروگرام تھا۔ میرا خیال ہے کہ ایسے پروگرام معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے ناگزیر ہیں۔ حضورِانور کے پیغام نے معاشرہ میں امن کے قیام کے ہر پہلو کا احاطہ کیا ہے۔

☆... **پروگرام میں ایک پادری فادر Joe Math بھی شامل تھے۔ یہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:**

آپ کے خلیفہ کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اُن کے آنے سے فضا پر ایک عجیب اثر چھا گیا تھا۔ اُن کا پیغام بھی محبت اور اخلاص سے پُر تھا۔ آج اذان بھی سنی جس نے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑا ہے۔

حضورِانور کا پیغام بہت اہم ہے۔ یہ بہت ہی بروقت پروگرام تھا۔ حضورِانور کے خطاب کے دوران میں ایک ایک بات سے اتفاق کر رہا تھا کیونکہ میں بالٹی مور میں کئی مرتبہ احمدیہ مسجد گیا ہوا ہوں، اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو حضورِانور نے فرمایا ہے گزشتہ چند سالوں سے دوسری مسجد میں ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ احمدیہ مسجد تمام کمیونٹی کے لئے کھلی ہے، میں کئی مرتبہ جمعہ پر بھی گیا ہوں۔ جیسا کہ خلیفہ نے کہا ہے، میں ان تمام باتوں کے عملی اظہار کا گواہ ہوں۔ مجھے یہ تمام باتیں سُن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہاں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اکٹھے ہوئے ہیں اور امن کی بات کر رہے ہیں، یہی وہ بات ہے، جس کی نہ صرف ہمارے اس شہر کو بلکہ تمام دنیا کو ضرورت ہے۔ میں خلیفہ سے اور احمدیہ جماعت سے بہت متأثر ہوا ہوں اور خواہش رکھتا ہوں کہ اور بہت سے ایسے مواقع پیدا ہوں جہاں احمدیہ جماعت اپنے عملی نمونہ سے معاشرے کو پُرامن بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی رہے۔

☆... **ایک خاتون مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** اول تو یہ ایک شاندار شام تھی۔ حضورِانور کا وجود تو بہت متأثر کن ہے۔ آپ کا ہر جملہ ایسا تھا کہ میں اس سے محظوظ ہو رہی تھی۔ میں کئی مرتبہ اپنے علاقہ میں مسجد گئی ہوں۔ حضورِانور کی باتیں سن کر احساس ہوتا تھا کہ آپ دل سے باتیں کر رہے ہیں۔ آپ مسجد کو امن، محبت اور بھائی چارے کی جگہ قرار دے رہے تھے اور میں اس کی گواہ ہوں۔ میں یہاں آ کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ میں دیگر عالمی رہنماؤں سے بھی مل چکی ہوں لیکن حضورِانور کی ذات میں ایک جاذبیت ہے۔ آپ کی باتیں دل سے نکلتی محسوس ہوتی ہیں، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان میں مخفی کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں تھا جو کہ مجھے بہت اچھا لگا۔ آپ جو کچھ کہہ رہے تھے وہ آپ کی دلی تمنا تھی اور محسوس ہو رہا تھا کہ یہ شخص جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اس کے دل کی آواز ہے۔ حضورِانور نہایت شفیق ہیں، آپ بہت نرم گو ہیں اور حقیقی طور پر دنیا میں امن چاہتے ہیں اور اس میں درپردہ کوئی ایجنڈا یا کوئی مخفی مقصد نہیں ہے۔

☆... **بالٹی مور کی میئر Catherine Pugh نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضورِانور سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ پہلی چیز جو میں نے آپ کی شخصیت میں محسوس کی وہ یہ تھی کہ آپ کی موجودگی میں ایک روح پرور ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ نے امن کے حوالہ سے بات کی ہے۔ یہ وہ پیغام ہے، جو آج وقت کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ہمارے شہر میں بلکہ ہماری سٹیٹ اور پھر تمام یو ایس اے اور تمام دنیا میں اس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پیغام ہر ایک کو سننا چاہئے۔ اگر ہم سُنیں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دنیا کے مسائل کا واحد حل امن ہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھیں گے۔ مجھے آج یہاں آ کر اور حضورِانور سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضورِانور نے جو سب کو ساتھ لے کر چلنے کا پیغام دیا ہے یہ اہم ہے۔ ہم محروموں کا خیال رکھنے کے لئے جو بھی قدم اٹھائیں گے اس کا اثر ہم سب پر پڑے گا۔ باہمی محبت اور بھائی چارہ کا پیغام ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔ ہمارے معاشرے میں اسلحہ بہت عام ہو گیا ہے، ہمیں ایک دوسرے کی تربیت کرنی ہے، ایک دوسرے کو سمجھانا ہے کہ زندگی قیمتی ہے، ہمیں اس کی قدر کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے تا کہ معاشرہ میں امن قائم کر سکیں۔

☆... **ایک نیورولوجسٹ (Neurologist) Robert Dewberry بھی پروگرام میں شامل ہوئے۔ یہ کہتے ہیں:** میں یہاں آ کر بہت محظوظ ہوا ہوں۔ آپ کے روحانی امام کی تقریر بہت حوصلہ بخش اور دلوں کو متأثر کرنے والی تھی۔ خلیفہ نے عالمگیر پیغام دیا ہے۔ خلیفہ کی شخصیت کو اگر ایک لفظ میں بیان کیا جائے تو انہیں سراپا امن کہا جاسکتا ہے۔

☆... **بالٹی مور کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے Chris Keyl اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:** آج کا پروگرام بہت شاندار تھا۔ میں 2015ء سے اس

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں